

# ستمگر ہی ہمسفر تھا

## اقرا شیخ

وہ کب سے بس ڈورتی ہی جا رہی تھی اور بھاگتے بھاگتے اسکے پیر بھی دکھنے لگے تھے اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا کی وہ کہاں جائے یہ ایک سن سان جگہ تھی دور دور تک کوئی گھریا سڈک نہی دکھائی دے رہی تھی اور کچھ رات کا وقت ہونے کی وجہ سے اسکو راستہ بھی سمجھ نہی آ رہا تھا پیر وہ ان لوگوں کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی اپنی اڈت کو وہ کیسے بچا کر آئی ہے یہ بس وہی جانتی تھی اب بھاگتے بھاگتے اسکی ساس بھی پھولنے لگی تھی پراسکو بھاگنا تھا وہ جیسے ہی تھوڑا ساس لینے کے لیے رکی تو اسکو قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی تو وہ پھر سے اپنی جان کے لیے بھاگنے لگی اور اپنی اڈت کی حفاظت کی دعا کرنے لگی اسکی سمجھ نہیں آ رہا تھا کی کیا کرے کہاں جائے بس وہ بھاگتی ہی جا رہی تھی اسکے پیر سے خوں بھی نکلنے لگا تھا پھر اچانک بھاگتے بھاگتے اسکو سڑک نظر آ ہی گئی وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی اسکو یقین تھا یہاں سے کچھ مدد ضرور ملے گی وہ سڑک پر آتے ہی زور زور سے بھاگنے لگی اور پیچھے دیکھنے کی اسنے ہمت بھی نہی کی تھی اور وہ اپنی دھن میں بھاگتی ہی جا رہی تھی کی سامنے سے آتی کار سے وہ بری طرح ٹکرا گئی اور ٹکرا کر زمین پر گر گئی اسکے سر سے خوں نکل رہا تھا کچھ تو پیر کے زخم کا درد اور کچھ سر کی

چوٹ کا درد اسے اب ہمت نہیں بچی تھی کی وہ خود کو ہوش میں رکھ سکے اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہوتی چلی گئی ایک آخری احساس جو ہوا تھا اسکو دو ہاتھوں کے اٹھانے کا تھا

اسکی انگلیاں کیبوڈ پر تیزی سے چل رہی تھی کل اسکی بہت امپورٹنٹ میٹنگ تھی جسکے لیے اسے یہ فائل تیار کرنی تھی ویسے تو اسکا کام یہ کام کرنے کے لیے بہت سے ملازم تھے پر وہ اپنا یہ کام خود کرنا چاہتا تھا کل کیوں کی اسے اپنے کام میں کوئی غلطی پسند نہیں ہے ویسے اسے اتنا تواضع تھا کی کل کی ہونے والی ڈیل اسے ہی ملے گی کیوں کی وہ آذان شاہ تھا اور آج اسکے ساتھ ہر کوئی بزنس کرنا چاہتا تھا کیوں کی جس طرح اسنے اتنے کم وقت میں اپنا بزنس کو بڑھایا ہے کسی کے لیے بھی آسان نہیں تھا اسکا نام شہر کے مشہور بزنس معن میں شمار ہوتا تھا..

موبائل کی آواز پر اسکے چلتے ہاتھوں کو بریک لگا تھا سکرین پر ازلاں شاہ کا نمبر دیکھ کر وہ ہولے سے مسکرایا تھا اور ایسا بہت کم ہوتا تھا جب وہ مسکراتا تھا اسکی کمپنی کے ورکرس بھی یہی بولتے تھے کی انکے بوس نے مسکرا کر اسکا ہنسنا ہی نہیں ہے..

.. السلام علیکم بھائی کیسے ہیں آپ اور آج سارا دن کہاں بیڑی تھے میں نے آپکو کتنی بار کال کی پر آپنے کوئی جواب ہی نہیں دیا..

.. اسکے کال ریسپونڈ کرتے ہی ازلاں نون اسٹاپ شروع ہو چکا تھا کون یقین کر سکتا تھا کی سبکی بولتی بند کر دینے والے آذان شاہ کو اسکا چھوٹا بھائی چپ کرنا سکتا ہے..

میں بلکل ٹھیک ہو چھوٹے ہاں آج تھوڑا بیزی تھا اس لیے ٹائم نہی ملا تم سے بات کرنے کا آذان نے اپنا لپ ٹاپ بند کیا اور اسکو سائیڈ پر رکھ دیا..

.. بھائی آپ ہمیشہ بیزی ہی رہتے ہو آپکو کتنے دن ہو گئے ہے آے ہوے اور بی جان بھی آپکا پوچھ چکی ہے کتنی بار آپ کب آرہے ہو..

.. تم جانتے ہو آذان جب مجھے وقت نہی ملتا تب ہی ایسا ہوتا ہے کی میں آنہیں پاتا تم بی جان کو سمجھا دینا کی میں جلد ہی آؤنگا ان سے ملنے اس بار اسکا لہزہ سنجیدہ تھا..

ٹھیک ہے بھائی آپ فکر نہ کرے میں بی جان کو سمجھا دوں گا بس آپ اپنا خیال رکھیں از لان اسکے لہزے کی سنجیدگی کو محسوس کر کے بولا وہ بہت اچھے سے جانتا تھا کی اسکو بھائی کیوں دن رات محنت کرتا ہے اور کیوں ایک ہی شہر میں رہنے کے باوجود خود ان لوگوں سے دور اکیلا اس بڑے سے گھر میں رہتا ہے وہ اسکا درد باٹنا چاہتا ہے پر آذان شاہ اسکے اس پاس غم تو دور ایک پریشانی بھی برداشت نہی کر سکتا اس لیے اسنے ان لوگوں کو اپنے سے دور رکھا ہوا تھا..

.. اور تم اپنا اور بی سب کا خیال رکھنا آذان اسکو اور ہدایت دیتا فون رکھ کر پھر سے اپنے کام میں لگ گیا تھا لیکن اس بار اسکا سارا دھیان اپنے کام پر نہیں تھا

بی جان آپ یہاں کیا کر رہیں ہیں میں آپکو پورے گھر میں تلاش کر رہیں تھی پھر رانی نے بتایا آپ یہاں ہو ردابی جان کے پاس آتے ہوے بولی جولوں میں رکھی کر سی پر بیٹھی تھی..

ردا کی آواز سن کر بی جان نے مڈ کر اسکی طرف دیکھا اور اسکا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے برابر ہی کر سی پر بیٹھا دیا اور مسکراتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھنے لگی انکی آنکھوں میں اسکے لیے پیار ہی پیار تھا..

.. کیا ہوا بی جان آپ چپ کیوں ہے آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے نہ انکے چپ رہنے پر رد اپریشانی سے دوبارہ پوچھنے لگی..

.. میں ٹھیک ہوں میری جان بس اپنے لیے تمہاری فکر مندی دیکھ رہی تھی وہ خوش ہوتے ہوئے بولی تو رد کو کچھ سکوں ملا ورنہ انکی چوپی سے وہ پریشان ہو گئی تھی..

.. آپکے لیے ہو گئی تو اور کس کے لیے ہو گئی بی جان آپ تو میری جان ہے اور آپکے علاوہ میرا ہے ہی کون وہ بی جان کے ہاتھوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولی..

.. میرا بھی تم لوگوں کے علاوہ کون ہے بس تم لوگوں کو دیکھ کر ہی جی رہیں ہوں اور ایک وہ ہے جس نے اتنے دنوں سے اپنی شغل ہی نہیں دکھائی ہے اسکو اپنی بی جان کی کوئی پرواہ ہی نہیں ہے اس بار بی جان کے لہزے میں شکوہ تھا..

www.kitabnagri.com

.. انکی بات سن کر رد اچپ رہی وہ آخر کہ بھی کیا سکتی تھی یہ شکوہ تو اسکو بھی تھا مگر وہ کہتی بھی تو کس سے..

.. میری بات ہوئی ہے بی جان بھائی سے اور میں نے انکو اچھے سے ڈانٹ بھی دیا ہے کی میری پیاری بی جان آپکے لیے پریشان رہتی ہے ذرا کچھ انکے بارے میں بھی سوچے از لان سامنے سے آتے ہوئے بولا وہ بی جان کی باتیں سن چکا تھا..

تمہاری بات ہوئی ہے کیا کہ رہا تھا میرا بچہ بی جان کے لہزے میں بے چینی صاف جھلک رہی تھی..

..وہ کہہ رہے ہیں ایک دودن میں جب آؤنگا تو بی جان کے سارے شکوے دور کر دوں گا اتنے آپ میرے حصے کا پیار ازلان کو دیتی رہے آخری بات اسے شرارت سے ردا کی طرف دیکھ کر کہی تھی.. اور وہ بھی مسکرا دی تھی..

..اسکی پوری بات سن کر بی جان خوش ہو گئی تھی اور اسکی آخری بات سن کر کھل کر مسکرا دی اور انکو مسکراتا دیکھ کر ازلان کو سکوں ملا تھا وہ انکے چہرے پر اداسی برداشت نہیں کر سکتا تھا..

..میرا پیار تو تم تینوں کے لیے برابر ہے بس وہ اپنے کام کی وجہ سے دور رہتا ہے تو اس لیے اسکی فکر رہتی ہے.. بی جان مجھے بہت بھوک لگی ہے اور میں کب سے انتظار کر رہا تھا کہ آپ لوگ اندر آؤ تو ہم خانے میلے وہ بات بدلتے ہوئے بولا وہ نہیں چاہتا تھا بی جان پھر سے اداس ہو..

..ارے ہاں میں میں تو بھول ہی گئی میں بی جان کو کھانے کے لیے ہی بلانے آئی تھی ردا کو یاد ازلان کی بات سن کر یاد آیا کہ وہ کیوں بی جان کو تلاش کر رہی تھی..

..لو اگر میں نہ آتا تو تم دونوں ساری رات یہاں باتیں کرنے میں گزار دیتی اور میں وہاں بھوک سے بے حال رہتا ازلان براسا منہ بناتے ہوئے بولا تو اسکی شغل دیکھ کر ان دونوں کو ہنسی آگئی ازلان نے بی جان کا ہاتھ پکڑا اور انکو اندر کی طرف لے جانے لگا اور پھر ردا بھی انکے پیچھے اندر کی طرف چل دی

آج وہ بہت خوش تھا اب وہ جیسا چاہ رہا تھا دھیرے دھیرے ویسا ہی ہو رہا تھا اور آج بھی ایسا ہی ہوا تھا یہ ڈیل بھی اسی کو ملی تھی یہ ڈیل اسکے لیے ضروری نہیں تھی پر جب اسکو پتا چلا کہ یہ دلاور خان کے لیے بہت ہی ضروری ہے تو آذان کے لیے یہ ڈیل اہم ہو گئی تھی وہ ہر چیز چھین لینا چاہتا تھا جو خان کو چاہیے تھی ابھی وہ اس



وقت ہوٹل میں بیٹھا تھا جہاں آج میٹنگ تھی اور سامنے بیٹھے دلاور خان کو دیکھ رہا تھا جو آج پھر اپنی ہار پر غصے میں بیٹھا تھا اسکو اس طرح دیکھ کر اسکو بڑا سکوں ملتا تھا..

ایک دن ایسا بھی ہو گا خان جب میں تجھ سے تیرا سب کچھ چھین لوں گا اور تیرے پاس کچھ نہیں ہو گا اور تو اپنی موت کے لیے تڑپا گا آذان اسکو دیکھتے ہوئے سوچ رہا تھا..

تمہیں خوش دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے آذان اب آگے کیا کرنا ہے اب تک تو وہ ہی ہو رہا ہے جیسا تم نے چاہا ہے حارث آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جسکا سارا دھیان تو سامنے بیٹھے خان کی طرف تھا..

.. ابھی تو ہونا شروع ہی ہوا ہے جیسا میں چاہتا ہوں آگے ابھی بہت کچھ ہونا ہے اور جو میں نے تم سے بولا تھا اس کام کا کیا ہو حارث اس بار اسنے حارث کی طرف دیکھا تھا اسکی آنکھیں ہمیشہ کی طرح لال تھی شاید وہ اپنا غصہ ضبط کر رہا تھا یہاں بیٹھا ہوا..

.. وہ آچکی ہے اسکو آئے کچھ ہی دن ہوئے ہے اور میں نے اپنے آدمی لگا رکھے ہے اس کام کے لیے بس تمہارے اشارے کا انتظار ہے حارث اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا حارث سے اسکی دوستی زیادہ پرانی تو نہیں تھی مگر وہ آذان شاہ کا کچھ ہی دنوں میں بہت اچھا دوست بن گیا تھا اور وہ آذان کے ساتھ ہی رہتا تھا حارث ان لوگوں میں سے ایک تھا جو آذان شاہ کے لیے خاص تھے اور اسکی زندگی میں اہمیت رکھتے تھے..

.. ٹھیک ہے مجھے بس سہی وقت کا انتظار ہے جب کرنا ہو گا میں تمہیں بتا دوں گا اور تم ایسا کرو گاڑی نکالو ہے اب یہاں سے چلنا چاہیے.. وہ اب مزید یہاں بیٹھنا نہیں چاہتا تھا اسکی بات سنکر حارث اٹھ کر چلا گیا تو وہ بھی ایک نظر خان کی طرف دیکھتا اسکے پیچھے پیچھے چل دیا

تم اس وقت کہاں سے آرہی ہو اور میں نے تمہیں منہ کیا ہے تم اکیلے کہیں کیا جایا کرو تم پھر بھی چلی گئی اگر جانا ہی تھا تو گارڈ کو اپنے ساتھ لے جاتی..

.. اسنے ابھی گھر میں قدم رکھا ہی تھا کی دلاور خان کی نظر اس پڑی تو وہ غصے سے بولا آج پھر ایک ڈیل اسکے ہاتھ سے نکل گئی تھی ایسا کثر ہو رہا تھا ہر بار آذان شاہ ہی اس سے جیت جاتا تھا اب اسکی برداشت سے باہر تھا یہ سب اپر سے اسکو اکیلے آتے دیکھ کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا..

.. میرا بھیا اس بڑے سے گھر میں دم گھٹ رہا تھا میرا دل کہیں باہر جانے کا تھا تو میں چلی گئی اسنے خان کی طرف دیکھا..

.. اگر اب آگے سے کہیں باہر جانا ہو تو کسی کو ساتھ لے کر جان اب جاوا اپنے کمرے میں دلاور خان کی بات سن کر وہ اپر اپنے کمرے میں جانے لگی..

اور ہاں کل ایک پارٹی ہے شام میں تیار رہنا تمہیں وہاں جانا ہے میرے ساتھ اسکو روک کر پھر سے بولا..

.. پر مجھے کہیں نہیں جانا ہے میں یہیں گھر پر ٹھیک ہوں وہ بیزاری سے بولی تھی..

.. تمہیں کہاں جانا ہے کہاں نہیں یہ میں طے کرونگا تم دلاور خان کی بیٹی ہو آیت دلاور خان تو تم اس پارٹی میں ضرور جاؤ گی میں نہ سننا پسند نہی کرتا وہ اپنی بات پوری کر کے اپنے روم میں چلا گیا تو وہ بھی پھر سے اپر سیڑھیا چڑھنے لگی اسکو پتا تھا اسکے انکار کی کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے کل نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو پارٹی میں جانا ہو گا

تم تیار ہو آذان ہم پارٹی کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں حارث اسکے کمرے میں آتے بولا اور اسکو دیکھ کر وہ ایک پل کے لیے روک گیا وہ اس وقت اتنا ہیڈ سم لگ رہا تھا اسنے دل میں ہی اپنی دوست کی نظر اتری تھی.. انچا لمبا کد گورارنگ کالی آنکھیں جو اسکی خوبصورتی کو مزید بڑھاتی تھی اور بلیک تہری پیس سوٹ میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک اچھا لگ رہا تھا..

..ہاں میں تیار ہوں ویسے بھی جو پارٹی صرف میرے لیے رکھی ہو اسے میں لیٹ نہیں ہونا چاہتا ظفر صاحب جو آذان کے اچھے دوست تھے انہونے صرف آذان کے لیے یہ پارٹی رکھی تھی اور یقیناً اس پارٹی میں خان بھی انوائٹ تھا تو وہ وہاں جانے میں دیر نہیں کرنا چاہتا تھا اسکو یقین تھا وہ ضرور آئے گا کیوں کی وہ کی سی کو یہ نہیں دکھانا چاہتا ہے کی وہ اپنی ہار کی وجہ سے نہیں آیا اور بس آذان کو بس اسکا چہرہ دیکھنے کی جلدی تھی...

چلیں پھر وہ خود کو آسنے میں دیکھتا بولا اور حارث سے پہلے ہی اپنے کمرے سے باہر چل دیا اسکے پیچھے حارث بھی چل دیا

یہ ایک بہت ہی بڑا ہول تھا جسکو بڑی ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا اسنے جیسے ہی اندر قدم رکھا ہر کسی کی نظر اس پر اٹھ رہی تھی پر وہ شان بے نیاضی سے چلتا ہوا ظفر صاحب کے پاس آکر رک گیا اسکو دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئے تھے وہ بھی انہی لوگوں میں سے تھے جو آذان شاہ کے ساتھ بزنس کرنا چاہتے تھے..

..پارٹی بہت ہی اچھی چل رہی تھی پر اسکو ابھی تک خان نظر نہیں آیا تھا حارث سے اسکو پتا چلا تھا کی وہ آئے گا پر وہ ابھی تک نہیں آیا تھا آذان جانتا تھا وہ اسکو پسند نہیں کرتا ہے وجہ اسکی ہار جو وہ اسکو ہر دن دے رہا ہے..



.. اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا اسکو دلا اور خان آتے نظر آیا اسکے ہونٹھس پر فتحہ مسکراہٹ تھی وہ لوگوں سے ملتا آگے بڑھا کی اسکے پیچھے سے جو چہرہ نظر آیا اسکو دیکھ کر ایک پل کے لیے تو آذان کے مسکراتے ہونٹھ وہیں روک گئے اتنا مکمل حسن اسنے شید پہلی بار دیکھا تھا وہ پوری پارٹی میں آذان شاہ کو سب سے الگ لگی تھی اور سب سے خوبصورت یہ اسنے دل میں عتراف کیا تھا آذان شاہ کے دل نے پہلی بار بیٹ مس کی تھی وہ ظفر صاحب کے پاس ان سے کچھ ہی فاصلے پر آکر روکا تھا اور وہ بھی دھیرے دھیرے پاس ہی آرہی تھی..

.. خان صاحب آپ نے کافی دیر کر دی آنے میں ظفر صاحب انکے پاس آتے ہی بولے پاس ہونے کی وجہ سے آذان شاہ اور حارث انکی بات آسانی سے سن سکتے تھے..

.. ہاں ظفر صاحب بس کچھ کام تھا تو دیر ہو گئی آیت بیٹی ادھر آؤ انکل سے ملو.. ظفر یہ ہے میری بیٹی آیت دلا اور خان ابھی کچھ ہی وقت ہوا ہے لندن سے آئے ہوئے خان نے پاس آتی آیت کو بولا..

.. اسکی بات سنکر جہاں حارث پریشان ہوا تھا وہیں آذان کو زور کا جھٹکا لگا تھا حارث سکو نہی پتا تھا کی خان اپنی بیٹی کو اس پارٹی میں لانے والا ہے اور اب آذان کی شکل دیکھتے ہوئے بولا.. آذان مجھے اگر خبر ہوتی تو میں تمہیں ضرور بتاتا خان کے آنے کی خبر ملی تھی بس مجھے..

آگے سے خیال رکھنا غلطی دوبارہ نہ ہو آذان خود کو سمجھا چکا تھا ابی کچھ دیر پہلے جو لڑکی اسکو سب سے اچھی لگ رہی تھی اب وہ دنیا کی سب سے بری لڑکی لگی اسکو..

بہت مبارک ڈیل کے لیے خان آذان کے پاس آتے بولا وہ اس پارٹی میں آیا ہی اس لیے تھا کی کوئی یہ نہ سوچے کی اسکو اپنی ہار سے فرک پڑتا ہے.. یہ پارٹی تھی ہی آذان کی جیت کی..

بہت شکریہ خان صاحب مجھے بہت خوشی ہوئی کی آپ آے ہارجیت تو چلتی ہی رہتی ہے آذان نے خان سے ہاتھ ملایا پر اسکی نظریں آیت پر تھی..

.. آیت کا دھیان اس پارٹی میں تھا ہی نہیں پر سامنے والے کی آواز سن کر اسنے جیسے ہی آذان کی طرف دیکھ تو وہ ایک پل کے لیے اسکو دیکھتی ہی رہ گئی پر آذان کی آنکھوں میں ایسا کچھ تھا کی وہ زیادہ دیر دیکھ نہ سکی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی..

.. تم نے سہی کہا یہ سب چھوٹی بات ہیں میرے لئے اور دلاور خان کو ان چھوٹی باتوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے خان نے آیت کا ہاتھ تھاما اور اسکو لیکر آگے بڑھ گیا..

.. یہ چھوٹی ہار ہی ایک دن بڑی ہار ہوگی دیکھ لینا تم خان آذان شاہ نے نفرت سے ان دونوں کی پیٹھ دیکھتے ہوئے سوچا تھا..

حادث میں کل جا رہا ہو بی جان کے پاس وہاں مجھے ایک دو دن لگ سکتے ہے اتنے میں آؤں تو کام ہو جانا چاہیے اس بار وہ حادث سے مخاطب تھا اسکی بات سنکر حادث نے ہاں میں سر ہلادیا تھا  
www.kitabnagri.com

وہ اپنے بیڈ پر لیٹی تھی نیند اسکی آنکھوں سے قوسوں دور تھی وہ جب سے یہاں آئی تھی اسکو کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا ایک عجیب سی مچپنی تھی اسکی اسکی کچھ سمجھ نہی آرہا تھا آج وہ پارٹی میں بھی نہیں جانا چاہتی تھی پر بابا کی وجہ سے جانا پڑا تھا پوری پارٹی میں اسکو ایسا لگتا رہا تھا کو وہ کسی کی نظروں کے حصر میں ہے پر اس پاس دیکھنے کی بعد اسکو کوئی نظر نہی آتا تھا اور ایسا تو جب سے وہ آئی تھی تب سے لگ رہا تھا پر سے زید کی نگاہیں

اسکو پریشان کر رہی تھی وہ اسکے بابا کے دوست کا بیٹا تھا اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسکو اس سے بات کرنی پڑی تھی..

جب وہ سوچ سوچ کر تھک گئی تو اسنے اپنی آنکھیں بند کی اور سونے کی کوشش کرنے لگی پر آنکھیں بند کرتے ہی ایک چہرہ اسکی بند آنکھوں کے سامنے آگیا تھا اسنے گہرا کر اپنی آنکھیں کھول لی تھی..

یا اللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے میں کیوں آئی یہاں اس سے اچھا تو میں لندن ہی ٹھیک تھی وہ پریشان سی پھر سے آنکھیں بند کر کے لیٹ گئی اور اس بار تھوڑی ہی دیر میں نیند کی دیوی اس پر مہربان ہو گئی تھی

السلام علیکم بی جان کسی ہیں آپ وہ تینوں اس وقت ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے جب آذان نے پیچھے سے بی جان کو اپنی باہوں میں لیکر سلام کیا..

.. اسکی آواز اور اسکا لمس کو محسوس کر کے بی جان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ ایک دم کرسی سے اٹھی اور اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اسکی اچانک آمد سے از لان اور ردادو نو ہی بہت خوش ہوئے تھے ردادو کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کی اسکی رات مانگی گئی دعا اتنی جلدی پوری ہو گئی تھی..

.. میرا بچہ آگیا تمہیں دیکھ کر مجھے کتنی خوشی ہوئی ہے میں بیان نہیں کر سکتی ہوں بی جان اسکو اپنے ساتھ لگایے بول رہی تھی آج پورے ایک ماہ بعد وہ آیا تھا اور بی جان اسکو کتنا یاد کر رہیں ہوگی اس بات کا اندازہ اسکو اچھے سے تھا..

.. معاف کر دیں بی جان اب دوبارہ کبھی ایسا نہی ہو گا بس تھوڑی مصروفیت زیادہ تھی تو.. اسنے بات ادھوری چھوڑ دی تھی اور بی جان کو کرسی پر بیٹھا کر خود بھی انکے برابر بیٹھ گیا تھا..

اس بار معاف کر رہیں ہوں آگے نہی کرونگی یاد رکھنا بی جان نے اسکو دھمکی دی تو انکی بات سن کر رد اور ازلان مسکراہنس دیے جبکی وہ صرف مسکرا دیا تھا..

.. بھائی آپنے اچھا سر پرانز دیا بی جان کو ہم تو سوچ رہے تھے آپکے آنے کا فحال کوئی ارادہ نہی ہے ازلان شرارت سے بولا تھا وہ ایسا ہی تھا ہر وقت مذک کرنے والا ہسنے اور ہنسانے والا آذان سے بالکل الگ پردیکھنے میں تھا بالکل آذان کی کاپی..

.. میں نے سوچا بی جان کی ساری شکایات دور کر دیتا ہوں انکو سر پرانز دے کر اسنے بی جان کا ہاتھ تھام کر کہا.. ہاں میری ساری شکایات دور ہو گئی ہیں تمہیں دیکھ کر بی جان محبت سے بولی تھی میں بھی کیا باتوں میں لگ گئی ہوں رد ا جاؤ رانی سے بولو کی آذان کا ناشتہ تیار کرے میرا انہونے پاس بیٹھی رد ا کو بولا تو وہ فورن ہی کچن کی طرف چلی گئی تھی..

www.kitabnagri.com

.. ناشتہ کرنے کے بعد وہ کچھ دیر بی جان کے پاس بیٹھا رہا اور پھر آرام کرنے اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اور اس دوران اسنے رد اور ازلان کی پڑھائی کے بارے میں بھی بات کی تھی وہ ازلان کی عادت کو اچھے سے جانتا تھا کی وہ اپنی اسٹڈی پر دھیان نہی دیتا ہے جسکی وجہ سے اس پر ہمیشہ ڈانٹ پڑتی تھی

وہ آج پھر شام کے وقت اکیلی باہر واک کے لیے پارک آئی تھی اسکا اس بڑے سے گھر میں دل گھبراتا تھا اس لیے وہ بنا کی سی کو بتایے ہی واک کے لیے آجاتی تھی کچھ دیر تو وہ اچھے سے واک کرتی رہی پر اسکو

کچھ عجیب سا لگنے لگا تھا ایسا کی کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے اس وقت بہت کم ہی لوگ آتے تھے ابھی بھی پارک سنسان تھا ایک انجانے سے ڈر سے اسنے اپنے قدم تیز کیے اور پارک سے نکل کر گھر کی طرف چل دی تھی اسکے قدموں میں جتنی تیزی آرہی تھی اسکو لگ رہا تھا کوئی اتنی ہی تیزی سے اسکے پیچھے آرہا ہے اسے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی بھی ہمت نہی تھی اب اسنے تقریباً بھاگنا شروع کر دیا تھا اسکا گھر پارک سے کافی دوری پر تھا اور باکی راستا تھوڑا سنسان تھا بھاگتے بھاگتے اسکو پسینہ آنے لگا تھا پر اب اسکا شق یقین میں بدل گیا تھا کی کوئی اسکا پیچھا کر رہا ہے اسنے اپنی رفتار مزید تیز کی تھی پر اچانک ہی اسکا ہاتھ کسی نے پکڑا اس سے پہلے کی وہ کچھ کر پاتی یا چیختی اسکے منہ پر رومال رکھ کر اسکی کوشش کو نہ کامیاب بنا دیا تھا اور کچھ ہی دیر میں وہ ہوش سے بیگانہ ہوتی چلی گئی تھی

آذان کام ہو گیا ہے جیسا تم نے بولا تھا سب کچھ بالکل اسی طرح کیا ہے کسی کو کوئی شق بھی نہی ہوا ہے.. وہ اپنے کمرے میں بیٹھا فائل دیکھ رہا تھا جب حارث کی کال آئی اور اسکی بات سن کر بہت دنوں بعد اسکے ہونٹھس کے ساتھ ساتھ اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔

.. اس وقت کہاں رکھا ہوا ہے اسکو حارث کی بات سن کر اسکا اگلا سوال تھا..

.. جہاں تم نے بولا تھا تمہارے ہی گھر کے گیسٹ روم میں رکھا ہوا ہے..



.. اس پر نظر رکھنا میں جلد آنے کی کوشش کرتا ہوں اسنے اتنا کہ کرفون کٹ دیا تھا.. بہت جلد تم اپنی زندگی کی سب سے بڑی ہار دیکھنے والے ہو دلاور خان وہ بھی اپنی ہی بیٹی کے ہاتھوں وہ اپنی سوچ میں اس سے مخاطب تھا آج ایک اور جیت اس نے اپنے نام لکھی تھی..

.. بھائی آپ اکیلے کیوں بیٹھے ہیں نیچے چلے نہ بی جان آپکو بلارہیں ہے از لان اسکے کمرے میں آتے ہی بولا جبکی وہ اس سے پہلے اسکی فون پر ہونے والی گفتگو بھی سن چکا تھا پروہ آذان سے اس بارے میں پوچھ نہیں سکتا تھا اسے پتا تھا کی وہ اسکو کبھی نہیں بتائے گا پروہ سب جانتا تھا کی اسکا بھائی کیا کرتا ہے ان لوگوں سے الگ رہ کر اور یہ سب اسکو حادثے سے پتا چلتا رہتا تھا کیوں کی دونوں میں کافی اچھی دوست تھی..

.. ہاں چلو وہ اسکے ساتھ نیچے ہی بی جان کے پاس آگیا اسکو نیچے آتا دیکھ ردابی جان کے پاس سے اٹھ کر دوسرے صوفہ پر بیٹھ گئی اور بہت ہی محبت سے اسکو بی جان سے باتیں کرتا دیکھتی رہی تھی اسکو پتا تھا اسکے ایک طرفہ پیار کی کوئی منزل نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اس راہ کی مسافر تھی..

ردا تمہارا کالج کیسا جارہا ہے تمہیں کوئی پریشانی تو نہیں ہے نہ اس بار آذان اسکی طرف معطجا ہوا تھا..

.. نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے اور کالج بھی اچھا جارہا ہے اسکے اچانک پوچھنے سے وہ گھبرا گئی تھی کچھ سمجھا کر بولی...

.. اگر کوئی پریشانی ہو تو بتا دینا اور از لان تو ہے ہی تمہارے ساتھ وہ اسکو جواب دے کر پھر سے بی جان کے ساتھ باتوں میں لگ گیا تھا اور اسکی اتنی سی بات کرنے پر ہی رد کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا وہ خوش ہوتی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی

اسکی جیسے ہی آنکھ کھلی تو اسکی کچھ سمجھ ہی نہیں آیا کی وہ کہاں ہے سر میں بھی ہلکا سا درد محسوس ہو رہا تھا پر جب دھیرے دھیرے اسکے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو کل کا سارا منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم گیا تھا وہ ایک جھٹکے سے بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی اور کمرے کے چاروں طرف دیکھا یہ ایک بہت ہی شاندار کمرہ تھا پر اس پر اس وقت خوف سوار تھا وہ دروازے کی طرف گئی تو وہ لو کڈ تھا خوف اسکے پورے بدن میں پھیل چکا تھا اسکا پورا بدن پسینے میں نہایا ہوا تھا وہ سمجھ چکی تھی اسکو کڈ نیپ کیا گیا ہے..

کوئی ہے دروازہ کھولو مجھے یہاں کیوں بند کیا ہوا ہے آخر مجھ سے کیا چاہتے ہو کوئی ہے وہ زور زور سے دروازہ پیٹنے لگی تھی جب کوئی جواب نہیں ملا تو وہ کمرے کے چاروں طرف دیکھنے لگی لیکن اسکے بھاگنے کا کوئی راستہ نہیں تھا اسکو ایک دروازہ دکھا مگر وہ واٹر م تھا اسکی سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کیا کرے آنسو اسکی آنکھوں سے لگاتار بہ رہے تھے..

یا اللہ میری مدد فرما مجھے اس مشکل سے نکل دے وہ واپس بیڈ پر آکر روتے ہوئے اللہ سے دعا کرنے لگی تھی اسکی اب سمجھ آ گیا تھا کیوں اسکا دل بار بار گھبرا رہا تھا پر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا وہ کچھ نہیں کر پار ہی تھی

میں نے تم لوگوں سے کہا تھا کی ہمیشہ اسکے ساتھ رہنا اسکو اکیلے کہیں مت جانے دینا جب وہ جا رہی تھی تو تم سے کوئی اسکے ساتھ کیوں نہیں گیا دلاور خان کا غصے سے برا حال تھا آیت کو غائب ہوئے پوری رات بیت چکی تھی مگر اسکا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا اسنے اپنے آدمی اسکو ڈھونڈنے کے لیے لگا رکھے تھے مگر کچھ ہاتھ نہیں لگا تھا..

وہ پولیس کے پاس نہیں جانا چاہتا تھا اسے پولیس سے زیادہ خود پر بھروسہ تھا وہ آیت کو جلد سے جلد ڈھونڈھ لینا چاہتا تھا

وہ کسی کام کے سلسلے میں شہر سے باہر گیا ہوا تھا اسکی واپسی رات کو ہوئی تھی جب وہ گھر واپس آتا تھا تو آیت اسکے پاس آکر ضرور بیٹھتی تھی جب وہ آیا تو کچھ دیر اسکا انتظار کرتا رہا تھا پر جب وہ نہیں آئی تو ملازمہ سے پوچھنے پر پتا چلا کہ وہ شام سے گھر ہی نہیں آئی ہے ملازمہ کی بات سن کر اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اور اسکو جب پتا چلا کہ وہ اکیلی گئی ہے تب اسکا غصے سے برا حال ہو گیا تھا اسنے اپنے آدمیوں کو اسکو تلاش کرنے کے لیے بھیجا پر بہت اسکا کچھ پتا نہیں چلا تھا اسکا غصہ اب مزید بڑھ گیا تھا اسکو کچھ غلط ہونے کا ڈر تھا اور اب پوری رات اسکو ڈھونڈھنے میں بیت گئی تھی پر اسکا کچھ پتا نہیں چلا تھا

اسکو روتے ہوئے کتنا وقت بیت چکا تھا اسکو نہیں معلوم تھا رو کر اسکا سر درد کرنے لگا تھا آنکھیں رو کر لال ہو چکی تھی وہ رونے میں اتنی مشغول تھی کہ اسکو دروازہ کھلنے کی بھی آواز نہیں آئی تھی..

.. رونے سے کچھ حاصل نہیں ہو گا کیوں کی تمہاری بھانجی سے آزادی ناممکن ہے کسی کی آواز آئی تو اسنے سر اٹھا کر سامنے دیکھا تو سامنے کھڑی شخصیت دیکھتی ہی رہ گئی..

.. ایسے کیا دیکھ رہی ہو اب رونا ہی ہے تمہیں ساری عمر وہ اسکی طرف قدم بڑھا رہا تھا اور اسکا لہزہ آگ برساتا ہوا تھا..

..ت.. تم کیا چاہتے ہو اور کیوں لایں ہو مجھے یہاں.. میں نے کیا بگاڑا ہے تمہارا اسکا لہزہ لڑکھڑاتا ہوا تھا اسکی سمجھ  
نہی ارہا تھا آخر یہ شخص اس سے کیا چاہتا ہے اسے اسکی لال ہوتی آنکھوں سے خوف آرہا تھا..

..بہت کچھ بگاڑا ہے تمہارے باپ نے اور اب تم تیار ہو جاؤ اپنے باپ کا فرض اترنے کے لیے ایک ایک کر کے  
سارے حساب برابر کرنے ہے مجھے اسنے اپنی لال ہوتی آنکھیں اسکی ڈری سہمی بڑی بڑی آنکھوں میں گاڑتے  
ہوئے کہا..

تم جھوٹ بول رہے ہو میرے بابا کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں کر سکتے تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے وہ اب کانپنے لگی  
تھی..

..اسکی بات سن کر وہ زور سے ہنسا تمہاری یہ غلط فہمی بھی دور ہو جائیگی کی تمہارا باپ کیا کر سکتا ہے اور کیا کر چکا  
ہے آذان اپنی آنکھیں اس پر رکھے ہوئے تھا..

..پلیز مجھے جانے دو میرے بابا پریشان ہو رہے ہوں گے دیکھو میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤ گی بس مجھے جانے دو وہ اسکے  
آگے ہاتھ جوڑ کر اس سے اپنی آزادی مانگ رہی تھی..

www.kitabnagri.com

..یہ تم اب ہمیشہ کے لیے بھول جاؤ کی تم یہاں سے جاسکتی ہو تمہارے واپسی کے سارے راستے بند ہو چکے ہیں  
تمہارے لیے اور یہ راستے آذان شاہ نے بند کیے ہیں آج جس طرح تم مجھ سے رحم کی بھیک مانگ رہی ہو نہ ایک  
دن تمہارا باپ بھی ایسے ہی بالکل اسی طرح کھڑا ہو گا میرے سامنے وہ اسکی حالت کو دیکھ کر سکون محسوس کر رہا  
تھا

..کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا جانے دو مجھے یہاں سے آیت کو اب اپنے آنسو پڑ قابو کرنا مشکل لگ رہا تھا..

کیا بگاڑا ہے یہ جلد ہی تمہیں پتا چل جائیگا اور یہاں سے اب تمہاری آزادی ناممکن ہے وہ ایک نظر اسکے چہرے کو دیکھتا وہاں روکا نہیں تھا

کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا اور وہ اسکے جانے کے بعد پھر سے روتے ہوئے دروازہ بجاتی رہی تھی

میرا سر پرانز کیسا لگا خان کہا تھا نہ میں نے کی تیری بیٹی تیرے پاس نہیں رہنے دوں گا تو تڈپے گا اسکی شقل دیکھنے کے لیے اور میں اسکو اتنا تڑپاؤں گا ہر دن ہر پل تو کچھ نہیں کر پائے گا اور پھر تو خود اپنے مرنے کی بھیک مانگے گا مجھ سے اسکی آواز سن کر خان کچھ پل تو خاموش ہی رہ گیا تھا وہ یہ آواز اور یہ بات تو کبھی بھولا ہی نہیں تھا جس کا اسکو ڈر تھا وہ ہی ہوا تھا اسکو بس جلد سے جلد آیت کا پتا لگانا تھا اس سے پہلے کی سب ختم ہو جائے..

.. کیا ہوا خان خاموش کیوں ہو میرا سر پرانز پسند نہیں آیا تمہیں آذان کو اب اسکی حالت سوچ کر ہی سکوں مل رہا تھا..

.. تم آخر ہو کون اور کیا چاہتے ہو دلاور خان کو اب اپنا غصہ کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا..

.. میں کون ہوں اور کیا چاہتا ہوں جلد ہی پتا چل جائیگا تمہیں بس تم دعا کرو اپنی بیٹی کے لیے آذان نے زور سے ہنستے ہوئے کہا اور فون کاٹ دیا دلاور خان نے فون دور پھینک کر مارا تھا آخر یہ ہے کون اور اتنے وقت سے کیا چاہتا ہے اسکا غصہ کم نہیں ہو رہا تھا

بیٹا صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے دعا کرو کی تمہارے باپ کو اللہ قبر میں سکوں دے موہلے کی ایک عورت اسکے سر پر ہاتھ رکھتی ہوئی بولی تھی آج اسکی پوری دنیا ہی ختم ہو گئی تھی اسکو کیسے صبر



آجاتا آج اسکی ماں کے بعد آج اسکا باپ بھی اسکو چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے چلے گئے تھے اسکا باپ بہت دنوں سے بیمار تھا گھر کے حالات اور تنگدستی کی وجہ سے انکی بیماری کا سہی سے علاج نہیں ہو پارہا تھا بیماری کا سہی سے علاج نہ ہونے کی وجہ سے آج وہ اس دنیا سے ہی رخصت ہو گئے حیا کی تو آج ساری دنیا ہی ختم ہو گئی تھی اسکا اپنے ماں تو اسکو بہت پہلے ہی چھوڑ کر چلی گئی تھی اور آج اسکا باپ بھی اسکو اس پوری دنیا میں تنہا چھوڑ کر چلا گیا تھا اسکے ماں اور باپ کے علاوہ اسکا اور کوئی اس دنیا میں نہیں تھا وہ اپنے ماں باپ کی ایک لوتی اولاد تھی اور آج اسکا کچھ بھی نہیں بچا تھا اسکو کیسے صبر آ جاتا..

..کیسے صبر کروں خالہ میرے پاس تو کچھ بچہ ہی نہیں ہے کون ہے اس بھری دنیا میں میرا وہ انسے گلے مل کر زور زور سے رو دی تھی خالہ اسکو چپ کرواتی رہی تھی مگر اسے ہوش ہی کب تھا..

..دھیرے دھیرے کر کے سب اپنے گھر چلے گئے تھے اب وہ اس چھوٹے سے گھر میں اکیلے تھی رشتے دار بھی کوئی نہیں تھا وہ لوگ بہت غریب سے لوگ تھے انکی عام سی زندگی تھی وہ اٹھی اور اپنے ماں باپ کے کمرے میں آئی اور پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی..

میں کیسے رہونگی آپکے بغیر آپ کس کے سہارے چھوڑ کر گئے ہے مجھے.. وہ اپنے ماں باپ کی فوٹو کو سینے سے لگا کر روتی ہی جا رہی تھی...

..وقت اچھا ہو یا برا وقت کا کام ہے گزرنا گزر ہی جاتا ہے اسکی زندگی اب پہلے جیسی نہیں تھی پر اسکو جینا تھا اور وہ جی رہی تھی اٹھارہ سال کی کم عمر میں ماں باپ کے بنا جینا بہت مشکل تھا پر وہ جی رہی تھی اسکے پڑوس کی جو ٹیچر تھی انہوں نے اسکو اپنے اسکول میں جاب دلوا دی تھی وہ ایک چھوٹے سے اسکول تھا جس وجہ سے اسکو آسانی

سے جاب مل گئی تھی.. آج بھی وہ اسکول سے آکر سیدھا اپنے ماں باپ کے کمرے میں آکر بیٹھ گئی یہ اسکا روز کا معمول تھا کی وہ جب بھی گھر آتی نہ جانے کتنے وقت وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی تھی.. اور نہ جانے کتنے ہی آنسو اسکا چہرہ بھیگوں دیتے تھے..

.. کہاں سے آرہے ہو تم اور یہ کھانا کس کے لیے ہے حارث کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے دیکھ کر آذان نے اس سے پوچھا تھا..

.. آذان اس نے صبح سے کچھ نہیں کھایا ہے ملازمہ دوبار کھانا لے کر گئی تھی پر وہ منا کر دیتی ہے حارث نے اسکو تفصیل سے آیت کے بارے میں بتایا تھا اسکو دکھ تھا کی وہ ایک بے قصور کے ساتھ غلط کر رہے ہیں پر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا..

.. لاؤ مجھے دو یہ ایسے نہیں مانے گی آذان اس کے ہاتھ سے ٹرے لے کر بولا تھا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا اس کے کمرے تک پھونچا تھا حارث بھی اس کے پیچھے چلا تھا..

.. تمہارے یہ ڈرامے یہاں نہیں چلے گے یہ سب اپنے باپ کے گھر کرنا بھیجا جو بولا گیا ہے صرف تم وہی کرو گی اگر کھانے کو بولا ہے تو چپ چاپ کھانا کھا لو سمجھی وہ روم میں آتے ہی غصے سے بولا تھا ٹرے بیڈ پر رکھ کر اسکو بازو پکڑ کر نیچے سے اٹھایا تھا..

..مجھے نہی کھانا ہے مجھے صرف اپنے بابا کے گھر جانا ہے پلزم مجھے جانے دو میں نے کیا بگاڑا ہے آخر تمہارا وہ اپنا بازو اس سے چھوڑا رہی تھی پر بے سود اسکی پکڑ مضبوط تھی..

..تم نے شید سنا نہی میں نے تم سے کیا بولا ہے چپ چاپ کھانا کھا لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہی ہو گا اسکا لہزہ سنجیدہ تھا

..

..میں نے بولا نہ کی مجھے نہی کھانا تو نہی کھانا مجھے بس اپنے بابا کے پاس جانا ہے جانے دو مجھے اس نے آذان کی بات نظر انداز کرتے ہوئے کہا.. اور بھی کہنا اسکے لیے اچھا نہی رہا آذان کا ہاتھ اٹھا اور اسکے گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا اور تھپڑ اتنی زور کہ تھا کی وہ زمین پر جا کر گری تھی..

..میری کوئی بات نظر انداز کرے مجھے بالکل برداشت نہی ہے تمہاری سمجھ نہی آتا جو میں بول رہا ہوں وہ کرنا ہے اگر نہی کیا تو وہ پھر سے اسکی طرف بڑھا تھا کی حارث نے آکر اسکا بازو تھام لیا...

..آیت تو اسکے ابھی ایک تھپڑ سے ہی نہی سمجھل سکی تھی اسکو دوبارہ ہاتھ اٹھاتا دیکھ اسنے اپنی زور سے آنکھیں بند کر لی تھی

www.kitabnagri.com

..یہ کیا کر رہے ہو آذان چھوڑو اسے حارث اس کو آیت سے دور کرتے ہوئے بولا تھا..

..سمجھا دو اسکو حارث اسکو اب وہی کرنا ہو گا جو میں کہو نگا ورنہ انجام یہ خود جانتی ہے وہ ایک غصّلی نظر اس پر ڈالتا چلا گیا تھا اور حارث بھی اسکے ساتھ نکل گیا تھا اس وقت وہ آیت کو اکیلے رہنے دینا چاہتا تھا..

..ان دونو کے جانے کے بعد وہ نیچے ہی بیٹھی بیٹھی زور زور سے رونے لگی تھی .....

بی جان کیا ہوا آپ اتنی چپ کیوں ہے.. از لان بی جان کے پاس بیٹھتے ہوئے بولا.. نہیں ایسا کچھ نہیں ہے میرے بچیں... بی جان نے مسکرانے کی نہ ممکن سے کوشش کی.. بی جان آپ جانتی ہے کی آپ مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی ہے تو اسلئے جلدی سے بتایہ کی آپ کیوں پریشاں ہے اور آپ نے آج کھانا بھی نہیں کھایا ہے.. از لان نے انکے ہاتھ تھامتے ہوئے فکر مندی سے انکی طرف دیکھا.

ایسا کچھ نہیں ہے بیٹا اور آج میرا دل نہیں تھا کھانا کھانے کا بس اسلیے نہیں کھایا... بی جان نے اسکو ٹالنے چاہا...  
... بی جان میں جانتا ہوں کوئی بات تو ہے جو آپکو پریشاں کر رہی ہے اور آپ یہ بھی جانتی ہے کی جب تک آپ مجھے نہیں بتائیگی کی کیا بات ہے جو آپکو پریشاں کر رہی ہے تب تک میں یہاں سے نہیں جاؤنگا.. از لان نے ضدی لہزے میں کہا اور انکے بیڈ پر اچھی ترہ بیٹھ گیا جسے وہ اپنی بات کا انکو یقین دلارہا تھا کی جو وہ کہہ رہا ہے کریگا بھی..  
... از لان مجھے اذان کی بہت فکر رہتی ہے.. بی جان نے ہار مانتے ہوئے اسکو اپنی پریشانی بتائی جبکی انکی آواز سن کر راجو بی جان کے لئے کھانا لارہی تھی اذان کا نام سون کر دروازے پر ہی رک گئی..  
www.kitabnagri.com  
.. کیوں کیا ہوا بھائی کو بی جان.. از لان کو بھی اب فکر ہونے لگی تھی..

.. اللہ نہ کرے اسکو کچھ ہو.. مجھے بس اسکی فکر رہتی ہے وہ بالکل اپنے باپ کی طرح ہے بہت ضدی اور غصے والا ہے وہ غصے اور ضد میں اچھا اور بر اسب بھول جاتا ہے.. بی جان نے اپنے دل کی پریشانی از لان کو بتائی جسے سن کر از لان بھی پریشاں ہو گیا تھا لیکن پھر سہمبل کر بولا...

.. بی جان آپ بھائی کی فکر مت کرے وہ اپنا اچھا اور برا جانتے ہے.. از لان نے انکو تسلی دی..

..میں جانتی ہوں لیکن میں کیا کرو مجھے بس ایک ڈر ہی کھایہ جاتا ہے کی

جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے ..

... دیکھ بی جان میں آپکے لئے کھانا لائی ہوں اور آپکو کھانا پڑیگا... اس سے پہلے کے بی جان کچھ کہتی ردا کھانے کی  
ٹرے لیکر انکے روم میں آتی ہوئی بولی...

ارے میرے بیٹی میں نے کہا نہ کی مجھے بھوک نہیں ہے.. بی جان نے مسکراتے ہوئے ردا کی طرف دیکھا..

ہمیں پتا ہے کے آپکو بھک نہیں ہے پر پھر بھی ہمارے لئے تھوڑا سا تو کھالے.. ردا نے کھانا انکی پلیٹ میں نکالا اور  
پھر انکو کھانے کو کہا جس پر بی جان مسکراتے ہوئے کھانا کھانے لگی.. جبکی ازلاں بی جان کی بات سن کر سہی میں  
پریشن ہو گیا تھا کیوں کی وہ اپنے بھائی کو بہت اچھے سے جانتا تھا وہ جو ایک بار سوچ لیتا ہے تو پھر کچھ بھی ہو جائے  
کوئی اسکو نہیں روک سکتا تھا ...

کیسے ہو میری جان تم تو ہمیں بھول ہی گئی ہو اسلئے ہم نے سوچا کیوں نا ہم خود ہی مل لے تم سے آکر وہ  
اسکول سے گھر واپس آرہی تھی جب فرقان اسکا راستہ روک کر کمینگی مسکراہٹ کے ساتھ اسکی طرف دیکھتے  
ہوئے بولا تھا... حیا جو جلدی جلدی میں گھر جا رہی تھی اسکا اس طرح راستہ روکنے سے گھبرا کر دو قدم پیچھے ہٹ  
گئی تھی..

ارے میری جان ہم سے کیسا شرمنا.. اس نے ایک آنکھ دباتے ہوئے کہا اسکا لہزہ اور آنکھ دبانے سے وہ اور بھی  
ڈر گئی تھی.. اور ایسا ہمیشہ ہوتا تھا فرقان اسی طرح سے اسکے ساتھ ایسی حرکت کرتا تھا کبھی اسکا راستہ روک کر تو  
کبھی کوئی غلط بات بول کر اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہی کر پاتی تھی کئی بار اسنے اپنے بابا سے اسکے بارے میں بات



کرنے کی کوشش کی تھی پر انکی بیماری کی وجہ سے چپ رہی تھی اور اسکا چپ رہنا ہی اسکو نکسان دے سکتا تھا اور اسکو اس بات کی خبر نہی تھی... بہت افسوس ہوا تمہارے باپ کے بارے میں سن کر پر تم پریشان مت ہو تم اکیلی نہی ہو اب میں ہوں نہ تمہارے ساتھ وہ ایک بار پھر بولا تھا اور.. اس نے کہنے کے ساتھ ساتھ اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا تھا...

.. میرا راستہ چھوڑ مجھے جانے دو پلڑوہ اسکا ارادہ بھانپ کر اس سے دو قدم اور دور ہوتے ہوئے بولی تھی اسکی نظرے ادھر ادھر کسی کو اپنی مدد کے لئے تلاش کر رہی تھی پر اس وقت گلی سنسان ہونے کی وجہ سے کوئی اسکو اپنی مدد کے لئے نظر نہی آ رہا تھا...

.... کیسے چھوڑ دوں میری جان ابھی تو راستے صاف ہوئے ہے میری جان ویسے اچھا ہوا جو تمہارا باپ جلدی ہی ختم ہو گیا کیوں کی اب مجھ سے اور انتظار نہی ہوتا اسکا جملہ ابھی پورا بھی نہی ہوا تھا کی ایک تھپڑ کی آواز گونجی تھی اور اسکی چلتی زبان رک گئی تھی...

... تمہاری... ہمت... کیسے... ہوئی... میرے... بابا... کے... بارے... میں ایسا... بولنے... کی... اس نے ڈرتے ڈرتے اسکی طرف دیکھا جو اسکو خوں عار نظروں سے اسکی طرف دیکھ رہا تھا.. اپنے بابا کے بارے میں ایسی بات سن کر اسے اتنی ہمت کہا سے آگئی تھی یہ وہ خد بھی نہیں جانتی تھی.. جبکی وہ اب اس سے ڈری ہوئی تھی..

تیری اتنی ہمت سالی کی تو نے مجھے پر ہاتھ اٹھایا.. فرقان نے اسکو بالوں سے پکڑا اور دھاڑتے ہوئے کہا...

مو.. مجھے... جا... جانے.. دو... پلڑ.. حیا نے روتے ہوئے اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کی لیکن اسکی پکڑ مضبوط تھی...

جانے دو تجھے ہاں تجھے تو اب میں بتاؤنگا.. تیرا تو میں وہ حال کرونگا کی تو کیا تیری تو روح بھی مجھ سے پناہ مانگیں گی اور اپنے اس تھپڑ کی وجہ سے بہت کچھتے گی.. اسنے اسکو ایک جھٹکے سے چھوڑا تھا اور اسکے چھوڑنے سے حیا بنا اسکی طرف دیکھے اپنے گھر کی طرف بھاگی تھی.... اب تجھے مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا میری جان وہ اسکی پیٹھ دیکھتے ہوئے بولا تھا اور شیطانی مسکراہٹ اسکے ہونٹوں پر تھی

پلیز مجھے جانے دو میرے بابا پریشان ہو رہے ہوں گے پلیز میں تم سے معافی مانگتی ہوں انکو معاف کر دو مجھے جانے دو وہ جیسے ہی روم میں آیا وہ اسکے سامنے آکر اس سے ہاتھ جوڑ کر فریاد کرنے لگی تھی.. اسکا غصہ دیکھ کر وہ اس سے ڈرنے لگی تھی اور اسکو یہ ہی بہتر لگا کی وہ اس گناہ کی معافی مانگ لے جو اسنے کیا ہی نہیں ہے..

.. میرے سامنے یہ ناک کر کے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم جتنی معصوم بن رہی ہو نہ اتنی معصوم ہو نہیں تم گھٹیا باپ کی گھٹیا اولاد ہو اور تمہارا باپ ایک گرا ہوا انسان ہے اسکے جیسا کمینا انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا آذان کو اسکی یہ ساری باتیں ناک لگی تھی اور اسکا اپنے باپ کے لئے مافی گننے سے اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا..

بس چپ ہو جاؤ گھٹیا وہ نہیں تم ہو تم نے ایک لڑکی کو زبردستی اپنے گھر میں بند کر کے رکھا ہے اور اس سے بڑی گھٹیا حرکت اور کیا ہوگی اور بابا نے جو تمہارے ساتھ کیا ہے نہ بہت سہی کیا ہے تم اسی لائق ہو. اس بار وہ بھی اپنی ہمت جمع کر کے بولی تھی... ایک تو وہ اس سے معافی مانگ رہی تھی منت کر رہی تھی اس سے پروہ تھا اسکے بابا کے لیے غلط الفاظ استعمال کر رہا تھا

وہ اور بھی کچھ بولتی کی..

چٹاخ کی آواز پورے کمرے میں گنجی تھی اور اسکی چلتی زبان ایک تھپڑنے بند کر دی تھی..

..تمہاری اتنی ہمت کی تم میرے سامنے زبان چلاؤ گی.. اسنے دھاڑتے ہوئے کہا...

ہاں چلاؤ گی زبان تم جسے مرد اپنی ہوس مٹانے کے لئے معصوم لڑکیوں کو اٹھاتے ہو اور.. اس سے پہلے وہ کچھ اور کہتی اذان کا ہاتھ ایک بار پھر اسکے گال پر اپنے نشان چھوڑ گیا تھا..

کیا کہا تم نے ہوس مٹانے کے لئے میں تمہیں یہاں لے کر آیا ہوں... اذان نے اسکو بالوسے پکڑ کر کھڑا کیا جو اسکے تھپڑ کی وجہ سے نیچے گر گئی تھی..

حوس کہانہ تم نے تو حوس ہی سہی اور اب جو تمہارے ساتھ ہو گا وہ بھی سا ہی ہو گا تم اسی لائق ہو اسنے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسکو بیڈ پر گرادیا تھا اس اچانک آفت کے لیے وہ بالکل تیار نہی تھی اسنے اٹھنا چاہا پر اذان اس کے پر جھکا اور اسکے دونوں ہاتھوں کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں پکڑ لیا..

..یہ.. یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے پلیز ایسا مت کرو اذان کی اس حرکت سے آیت کو اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...

..تم نے حوس کہا تھا نہ مجھے اب میں تمہیں بتاتا ہوں کی ہوس ہوتی کیا ہے.. آیت کی باتیں سن کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا..

..وہ خود کو اس سے آزاد کرانے کوشش کر رہی تھی لیکن اسکی مضبوط پکڑ کے آگے وہ کچھ نہ کر سکی تھی

..مو.. مجھے معاف کر دو پلیز ایسا مت کرو تم ٹھیک نہی کر رہیں ہو بہت پچھتاؤ گے تم رک جاؤ خدا کے لیے جب اسکی پکڑ سے خود کو آزاد نہ کر اسکی تو وہ اس سے روتے ہوئے گزارش کر رہی تھی لیکن سامنے والے کو اس سے کوئی فرق نہی پڑ رہا تھا وہ روتی رہی فریاد کرتی رہیں لیکن آذان نے اسکی ایک نہ سنی تھی..

آیت کی بات سن کر اسکا غصہ مزید بڑھ گیا تھا وہ اس وقت سب کچھ بھول گیا تھا اسکو تو بس اتنا یاد تھا کی وہ گنہگار کی بیٹی ہے اور اسکے کیے کی سزا وہ اسکو دے رہا تھا اور وہ اپنے غصے میں سہی اور گلت سب بھول گیا تھا...

آج پتا نہیں کیوں بی جان کا من بہت گھبرا رہا تھا اور پتا نہیں کیوں کچھ پیچینی سی تھی انکے اندر جو وہ خود بھی نہیں سمجھ پار ہی تھی انکو بس آذان کی فکر ہو رہی تھی اس ہی فکر میں وہ چلتی ہوئی آذان کے روم میں جیسے ہی ای تو وہ چوک گئی..

تم یہاں کیا کر رہی ہو.. رد اس وقت آذان کے کمرے میں اسکے بیڈ پر بیٹھی اسکی خوشبو کو محسوس کر رہی تھی اسکا روز کا معمول تھا کالج سے آکر وہ کچھ دیر اسکے روم میں بیٹھ کر وقت بیتاتی تھی اور آج بھی وہ اسکے کمرے میں تھی جب بی جان کی آواز سن کر گھبرا کر بیڈ سے کھڑی ہو گئی..

کچھ نہی بی جان میں دیکھ نے آئی تھی کی اس کمرے کی صفائی ہوئی ہے یا نہی وہ اپنی گھبراہٹ پر کا بو پاتے ہوئے بولی تھی...

..اسکی بات سن کر بی جان مسکرا دی اور پھر چلتے ہوئے اسکے پاس آئی اور اسکو لیکر بیڈ پر بیٹھ گئی..

..تم پوری دنیا سے چھپا سکتی ہو لیکن اپنی بی جان سے نہیں بچیں سے جانتی ہوں تمہیں کیا لگتا ہے تمہری آنکھیں  
نہی پڑھی میں نے وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولی تھی.. انکی یہ خواہش تو ہمیشہ سے تھی.

..انکی بات سن کر رد اکا چہرہ شرم سے لال ہو گیا تھا بی جان ایسا کچھ نہیں ہے آپ غلط سوچ رہیں ہے وہ اپنی شرم اور  
گھبراہٹ پر کا بو پاتے ہوئے بولی..

..میں نے ابھی تم سے کیا کہا کی تم سب سے چھپا سکتی ہی ہو مگر اپنی بی جان سے نہیں آنے دو آذان کو اس بار بات  
کرونگی اس سے کی اب مجھے اسکی جلد سے جلد شادی کرنی ہے لڑکی تو میں کب کی دیکھ چکی ہوں بی جان شرارت  
سے بولی تو وہ اپنا ہاتھ بی جان سے چھوڑا کر بھاگتی ہوئی وہا سے چلی گئی تھی اور پیچھے بی جان اسکو آواز ہی دیتی رہ گئی  
تھی... بی جان رد اسے بات کرنے کے بعد اپنی پریشانی بھول گئی تھی اور ایک خوشی تھی جو وہ اپنے اندر محسوس  
کر رہی تھی.. آذان اور رد اکے لئے ...

وہ نیچے زمین پر گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی رو رو کر اسکے اب آنسو بھی سکھ چکے تھے اسکی ذات  
پوری طرح بکھر کر رہ گئی تھی کتنا روئی تھی کتنا ٹپتی تھی وہ اس ظالم شخص کے سامنے پر اسنے اسکی ایک نہ سنی  
تھی اسکو اس غلطی اس گناہ کی سزہ دے گیا تھا جو اسنے کیا ہی نہیں تھا اسکا درد تھا جو کم ہونے میں ہی نہیں لے رہا  
تھا..

..آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا میں نے کیا بگاڑا تھا کسی کامیری کیا غلطی تھی جسکی سزہ مجھے ملی ہے جب سے  
اسکو ہوش آیا تھا بس وہ خود سے ایک یہ ہی سوال کیے جا رہی تھی رونے کی وجہ سے اسکی آنکھیں بھی سوچ چکی



تھی ایک عزت ہی تو تھی اسکے پاس جواب اسکے پاس نہیں رہی تھی اس ستمگر نے اسکا سب کچھ اس سے چھین لیا تھا لیکن وہ کچھ نہیں کر پائی تھی اسکو اس ہی حالت میں بیٹھے نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا یہ وہ بھی نہیں جانتی تھی جب کچھ سمجھ نہی آیا تو وہ پھر سے زور زور سے رونے لگی تھی ....

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/OfficialSocialMediaWriters)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](https://www.facebook.com/KitabNagri)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

وہ پچھلے تین دنوں سے فرقان کے ڈر کی

وجہ سے اسکول نہیں جا رہی تھی لیکن ایسا بھی کب تک چلتا اسکو کبھی نہ کبھی تو گھر سے بھر تو جانا ہی تھا کب تک وہ اسکے ڈر کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہتی اسلیے آج اسکو اسکول جاتے ہوئے تھوڑا ڈر لگ رہا تھا پر اگر وہ اس طرح

ڈر کر رہی تھی تو کیسے چلیگا یہی سوچتے ہوئے وہ اسکول جانے کے لیے تیار ہو گئی تھوڑا ڈرتے ڈرتے وہ باہر نکلی تھی پار کچھ دور چل کر اسکا ڈر ختم ہو گیا تھا ابھی اسکو خوش ہوئے کچھ پل ہی ہوئے تھے کی ایک کار اسکے پاس آ کر رکی اور اسکو کچھ بھی کرنے کا موقع دے بغیر ایک آدمی نے اسے منہ پر رومال رکھا اور اسکو گاڑی میں ڈال کر گاڑی آگے بھگالے گیا...

.. اسکی جب آنکھ کھلی تو خود کو ایک کمرے میں بیڈ پر لیٹا پایا اسکا دماغ ابھی ٹھیک سے بیدار نہیں ہوا تھا سر میں بھی درد تھا اسنے جیسے ہی دماغ پر زور تو ایک دم سب یاد آنے پر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی..

.. اٹھ گئی میری جان میں کب سے تمہارے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہا تھا کسی کی آواز سن کر اس نے جیسے ہی گردن موڑ کر دیکھا تو سامنے فرکان کو سامنے بیٹھا پایا اسکو دیکھ کر اسکے ہاتھ پیر کانپنے لگے تھے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا..

.. ت.. تم کیوں لایہ ہو مجھے یہاں کیا چاہتے ہو آخر اسکی آواز بھی ڈر سے کانپ رہی تھی..

.. کیا چاہتا ہوں جلد ہی تمہیں بتا دوں گا میری جان اتنی بھی کیا جلدی ہے وہ کمینگی سے مسکراتا اسکے قریب بڑھنے لگا تھا..

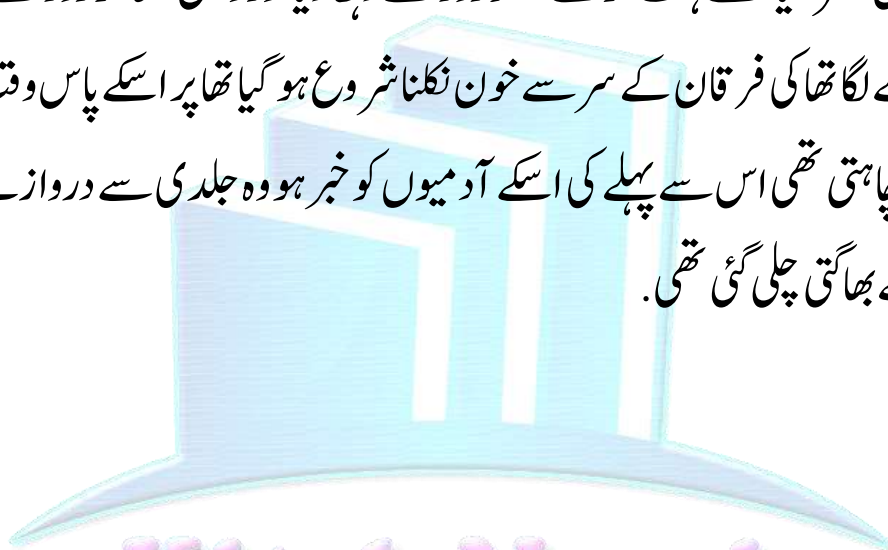
.. دور رہو مجھ سے میرے قریب مت آنا ورنہ اچھا نہیں ہو گا اسکو اپنے قریب آنا دیکھ کر آیت کی جان نکل رہی تھی..

.. اچھا تو تم نے نہیں کیا تھا مجھے تھپڑ مار کر اب اسکا بھی تو حساب دینا ہو گا نہ اسنے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اسکو اپنے قریب کھینچ کر بیڈ پر پٹختا تھا..

.. اسکے زور سے پٹخنے سے اسکا سر بہت زور سے بیڈ کراؤں سے لگا تھا پر وہ پھر بھی ہمت کر کے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی جب اسنے پھر سے اسکو بیڈ پر گرا دیا تھا..

.. کہاں چلی ابھی تو سارے حساب باقی کرنے ہے تمہیں فرقان اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا...

... آیت کے آنسو آنکھوں سے بہ رہے تھے وہ خود کو اس کی پکڑ سے آزاد کرانے لگی تھی کی اسکو بیڈ کے پاس رکھی میز پر کانچ کا واس نظر آیا اسنے ہمت کر کے اسکو زور سے دھکا دیا اور واس اٹھا کر زور سے اسکے سر پر مار دیا.. واس اتنی زور سے لگا تھا کی فرقان کے سر سے خون نکلنا شروع ہو گیا تھا پر اسکے پاس وقت کم تھا وہ جلد سے جلد بھاگ جانا چاہتی تھی اس سے پہلے کی اسکے آدمیوں کو خبر ہو وہ جلدی سے دروازے کی طرف آئی اور اسکو کھول کر وہاں سے بھاگتی چلی گئی تھی.



تم لوگوں سے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا ہے آج تیسرا دن ہے اور تم لوگ پتا نہیں لگا سکے ہو کی میری بیٹی کہاں ہے آج آیت کو اغوہ ہوئے آج تیسرا دن تھا اور دلاور خان ابھی تک کچھ پتا نہیں لگا سکا تھا اسکی سمجھ نہیں آرہا تھا آخر وہ شخص ہے کون اور اس سے کیا چاہتا ہے اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کی وہ کوئی عام شخصیت نہیں ہے دلاور خان کی بیٹی کو اغوہ کرنا اتنا آسان نہیں تھا اس لیے وہ ابھی تک پولیس کے پاس بھی نہیں گیا تھا اسکو اپنی اڈت کھونے کا بھی بہت ڈر تھا.. اور اوپر سے وہ اسکا نام تک نہیں جانتا تھا.. واسے بھی وہ جب بھی کال کرتا تھا تو اسکو اپنا

نام نہیں بتاتا تھا.. اگر اسکو اسکا نام پتا ہوتا تو وہ پھر بھی کچھ کر لیتا.. یا پھر وہ اسکے بارے میں کچھ جانتا ایک انجان شخص سے اسکی کیا دشمنی ہو سکتی ہے وہ سمجھ نہی پارہا تھا...

.. خان ہمے اتنا تو پتا چلا ہے کی بی بی جی گھر کے پاس والے پارک سے اغوہ ہوئی ہے آپ ہمے کچھ وقت اور دے وہ آدمی ڈرتے ہوئے بولا تھا..

.. ٹھیک ہے دو دن اور دے رہا ہوں اگر ان دو دن میں تم نے کچھ پتا نہی کیا تو وہ تمہارا آخری دن ہو گا اب جاؤ یہاں سے اپنا کام کرو جا کر وہ اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا اسکا حقم سنتے ہی آدمی وہاں سے چلا گیا تو دلاور خان نے پاس رکھی میز پر زور سے ٹھوکر مار کر اپنے غصے کو کم کرنا چاہتا تھا.. آخر کون ہو تم وہ اپنی سوچ میں اس سے مخاطب تھا ...

.... وہ آنے کے سامنے کھڑا اپنی ٹائی بندہ رہا تھا اسکے چہرے سے کہی سے بھی یہ نہیں لگ رہا تھا کی جو کل رات وہ کرچکا ہے اسکو اسکا ذرا سا بھی دکھ ہے بلکی وہ اپنی پہلی کامیابی پر خوش تھا ویسے بھی وہ دلاور خان کو برباد کرنا چاہتا تھا اسکو تڑپتا ہوا دیکھنا چاہتا تھا اسکو اپنی دولت اور اپنی بیٹی صرف دو ہی چیزے پیاری تھی اور وہ اس سے یہ دونو چیز چھین لینا چاہتا تھا اور آج اسکی بیٹی کو تڑپتا ہوا دیکھ کر اسکو بہت سکوں محسوس ہو رہا تھا.. دلاور خان جو اسکے ساتھ کرچکا تھا اسکی نظر میں جو اسنے آیت کے ساتھ کیا وہ کچھ بھی نہیں تھا..

تم رڈی ہو اذان ہم میٹنگ کے لئے لیٹ ہو رہے ہے... وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب حارث کی آواز سن کر وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا تھا...

ہاں میں رڈی ہوں چلو.. وہ اپنے اپر پر فیوم چھڑک کر مسکراتے ہوئے بولا..

کیا بات ہے آج بہت خوش لگ رہے ہو.. حارث اسکو کھوجتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا.. کیوں کی وہ جانتا تھا کی اذان کبھی بھی بے وجہ نہیں مسکراتا تھا..

ایسا ہی سمجھ لو کیوں کی وہ دن اب دور نہیں ہے جب میں دلاور خان سے اسکا سب کچھ چھین لوں گا.. اذان نے گاڈی کی چابی اٹھاتے ہوئے نفرت سے کہا..

انشا اللہ ایسا ہی ہو گا اچھا چلو ہمیں دیر ہو رہی ہے.. حارث نے سچے دل سے کہا اور پھر وہ دونوں روم سے نکل گئے

تم سچ کہہ رہے ہو حارث بھائی ایسا کر سکتے ہیں سوچ بھی نہیں سکتا ہوں تم نے انکو روکا کیوں نہیں حارث کی بات سن کر ازلان کو شاک لگا تھا حارث اس وقت ازلان کے پاس آیا تھا وہ اکثر اس سے ملنے آتا رہتا تھا اور دونوں میں بہت اچھی دوستی بھی تھی جب حارث نے اسکو بتایا کی کیسے اذان نے دلاور خان کا بدلہ لینے کے لئے آیات کو اغوا کروا کر اپنے گھر رکھا ہوا ہے تو حارث کی بات سن کر تو اسکو یقین ہی نہیں ہوا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کی اسکا بھائی دلاور خان کو برباد کرنا چاہتا ہے پر وہ کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا..

.. تم جانتے ہو تمہارے بھائی کو روکنا نہ ممکن ہے اور وہ غلط نہیں ہے پر اسکا طریقہ غلط ہے میں نے کتنی بار اسکو سمجھانا چاہا ہے پر آگے وہ اور کچھ کہتا کی سامنے سے آتی رد اکو دیکھ کر چپ ہو گیا تھا.. وہ ان لوگوں کے لیے کافی بنا کر لائی تھی.. آج بہت دن بعد اسکو دیکھ کر اسکے دل کو سکوں ملا تھا کام میں بیزی رہنے کی وجہ سے وہ ازلان کے



پاس بھی نہیں آسکا تھا اور نہ ہی اسے دیکھنے کا موقع ملا تھا وہ نہیں جانتا تھا کب اور کیسے وہ اس کے لیے اتنی عزیز ہو گئی تھی وہ اسکو بتانا چاہتا تھا کی اسنے اس کے دل پر اپنا کبڑہ کر لیا ہے پر اسکو سہی وقت کا انتظار تھا..

.. ارے ردا تم بھی بیٹھو نہ جب وہ جانے لگی تو از لان نے اسکو روکا حارث کی نظریں بھی اسی پر تھی..

نہی از لان میں بی جان کے پاس جا رہی ہوں انکی دوائی کا وقت ہو چکا ہے تم لوگ باتیں کرو اگر کچھ چاہیے تو آواز دے دینا کیوں کی رانی اس وقت اپنے قواٹر میں چلی گئی ہوگی اسنے ایک نظر حارث کو دیکھا پھر بی جان کے کمرے کی طرف چل دی پتا نہیں کیوں وہ حارث کے سامنے بیٹھ نہیں سکتی تھی اسے اسکی نظروں سے بے چینی سی ہوتی تھی جب بھی وہ آتا تھا تو وہ کوئی کام کا بہانہ بنا کر وہاں سے چلی جاتی تھی..

.. چلی گئی ہے وہ واپس یہیں آ جا حارث کی نظریں ابھی بھی وہی تھی جہاں سے وہ ابھی گئی تھی از لان کی آواز سن کر وہ کھل کر مسکرایا تھا از لان جانتا تھا کی وہ ردا کو پسند کرتا ہے اور اسکی نظریں ردا کے لیے حارث سے اچھا اور کوئی ہو ہی نہیں سکتا تھا..

.. تو کہیں تو میں ردا سے بات کر لوں اب از لان شرارت کے موڈ میں آچکا تھا وہ بھول گیا تھا کی وہ تھوڑی دیر پہلے کیا بات کر رہے تھے..

... نہیں میں اس سے خود بات کرونگا تو خود کو تکلیف مت دیں اور ابھی ہم کس بارے میں بات کر رہے تھے اور بات کو کہاں لے کر چلا گیا ہے حارث سنجیدگی سے بولا تھا از لان بھی خاموش ہو گیا تھا اور پھر دو نو دیر تک آذان کے بارے میں باتیں کرتے رہے تھے پھر جب کافی رات ہو گئی ہو گئی تو حارث اس سے اجازت لیتا چلا گیا

وہ کب سے بس ڈورتی ہی جا رہی تھی اور

بھاگتے بھاگتے اسکے پیر بھی دکھنے لگے تھے اسکو سمجھ نہی آرہا تھا کی وہ کہاں جائے یہ ایک سن سان جگہ تھی دور دور تک کوئی گھریا سڈک نہی دکھائی دے رہی تھی اور کچھ رات کا وقت ہونے کی وجہ سے اسکو راستہ بھی سمجھ نہی آرہا تھا پر وہ ان لوگوں کی پہنچ سے دور جانا چاہتی تھی اپنی اڈت کو وہ کیسے بچا کر آئی ہے یہ بس وہی جانتی تھی اب بھاگتے بھاگتے اسکی ساس بھی پھولنے لگی تھی پر اسکو بھاگنا تھا وہ جیسے ہی تھوڑا ساس لینے کے لیے رکی تو اسکو قدموں کی آواز قریب آتی سنائی دی وہ پھر سے اپنی عزت بچانے کے لیے پھر سے بھاگنے لگی اور اپنی اڈت کی حفاظت کی دعا کرنے لگی اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا کی کیا کرے کہاں جائے بس وہ بھاگتی ہی جا رہی تھی اسکے پیر سے خوں بھی نکلنے لگا تھا پھر اچانک بھاگتے بھاگتے اسکو سڑک نظر آئی گئی وہ اللہ کا شکر ادا کرنے لگی اسکو یقین تھا یہاں سے کچھ مدد ضرور ملے گی وہ سڑک پر آتے ہی زور زور سے بھاگنے لگی اور پیچھے دیکھنے کی اسنے ہمت بھی نہی کی تھی اور وہ اپنی دھن میں بھاگتی ہی جا رہی تھی کی سامنے سے آتی کار سے وہ بری طرح ٹکرا گئی اور ٹکرا کر زمین پر گر گئی اسکے سر سے خوں نکل رہا تھا کچھ تو زخم کا درد اور کچھ سر کی چوٹ کا درد اسے اب ہمت نہی بچی تھی کی وہ خود کو ہوش میں رکھ سکے اسکی آنکھیں دھیرے دھیرے بند ہوتی چلی گئی ایک آخری احساس جو ہوا تھا اسکو دو ہاتھوں کے اٹھانے کا تھا ...

ردا تمہیں حارث کیسا لگتا ہے وہ دونو اس وقت لاونج میں بیٹھے کافی پی رہے تھے دوپہر کا وقت تھا بی

جان اس وقت اپنے کمرے میں آرام کر رہیں تھی اور سبھی ملازم اپنے اپنے کام میں بیزی تھے

.. یہ تم تمہیں اچانک حارث کیوں یاد آگیا اور ویسے بھی حارث تمہارے اور آذان کے اچھے دوست ہیں تو ظاہر ہے اچھے ہے اسے سمجھ نہی آیا تھا کی وہ اس سے حارث کے بارے میں کیوں پوچھ رہا تھا..

.. ہاں یہ تو پتا ہے وہ میرا دوست ہے پر وہ تمہیں کیسا لگتا ہے تمہاری کیا رائے ہے اسکے بارے میں..

.. حارث اچھے انسان ہے جتنا تم سے سنا ہے انکے بارے میں اور جتنا میں جانتی ہو تو اس لحاظ سے وہ ایک اچھے انسان ہے اور بی جان بھی انکو بہت پسند کرتی ہے اسنے کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی جو سچ تھی.. ویسے تم کیوں پوچھ رہے ہو اسنے آخر اپنے من میں آیا سوال پوچھ ہی لیا تھا..

.. ارے نہی بس ایسے ہی کوئی خاص وجہ نہی تھی اسکے اچانک پوچھنے پر وہ تھوڑا گڑبڑا گیا تھا اگر حارث کو پتا چل جاتا اسکی اس حرکت کے بارے میں تو وہ اچھی خاصی اسکی کلاس لے لیتا..

.. اچھا اردا تمہیں میں کیسا لگتا ہوں اس بار اسنے شرارت سے اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا..

.. تم مجھے بالکل فالتو لگتے ہو میرا دماغ خراب کر دیا ہے سوال پوچھ پوچھ کر اگر اپنے بارے میں جاننے کا اتنا ہی شوک ہے تو اپنی یونی کی لڑکیوں سے پوچھو جا کر اس بار وہ اسکے سوال جواب سے چڑ کر بولی تھی..

.. میری یونی کی ساری ہی لڑکیاں میری دیوانی ہے مجھے ان سے پوچھنے کی ضرورت نہی ہے تم اپنے بارے میں سوچو جسکو کوئی پوچھتا ہی نہی ہے وہ اسکا مذاک بناتے ہوئے بولا تھا.. اور یہ بات سچ بھی تھی اسکی یونی کی لڑکیاں اس پر مارتی تھی.. کیوں کی وہ دیکھنے میں بالکل اذان جیسا ہینڈ سم تھا..

اب تم نہی بچو گے مجھ سے ازلان کے بچے کسے بول بول کر میرے سر میں درد کر دیا ہے تم نے.. اسکی بات سن کر ردا نے ایک کوشن اٹھایا اور پھر اس سے زور زور سے ازلان کی پٹائی کرنے لگی تھی وہ بھی بہت تیزی سے اپنی

جگہ سے اٹھا اور باہر لوں کی طرف بھگا تھا تو وہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پیچھے بھاگی تھی.. وہ دونو ایسے ہی تھے ان دونو میں عمر کا زیادہ فرق نہیں تھا وہ ازلان سے صرف تین سال چوٹی تھی... جس وجہ سے انکی بہت بنتی تھی

..

یا اللہ میری مدد فرما میں کیسے یہاں سے نکلویہ کیسی آزمائش ہے میں کیا کروں کچھ سمجھ نہی آرہا ہے میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا یہ سب ہونے سے پہلے میں مریکوں نہی گئی جب میں اپنی اڈت کو بچا ہی نہ سکی بابا ماما آپ کیوں چلے گئے مجھے اس دنیا میں تنہا چھوڑ کر کاش میں بھی آپ کے ساتھ مر گئی ہوتی دیکھ نہ اپنی اڈت بچانے کے لیے میں کہاں سے کہاں اگئی لیکن پھر بھی اپنی اڈت کی حفاظت نہ کر سکی اسکا رورو کر برا حال تھا اسنے دودن سے کچھ نہی کہا یا تھا اور پھر بھوک ہی کیسے تھی اپنی عزت اور اپنا سب کچھ کھونے کے بعد پر اب اسکی ہمت جواب دینے لگی تھی..

.. جب اذان نے سنا کی اسنے دودن سے کچھ نہی کہا یا ہے تو وہ اسکے پاس آرہا تھا پر اسکی آواز سن کر دروازے میں ہی روک گیا تھا اور پھر اسنے جو سنا اسکو لگا کی اسکے پاس کسی نے دھماکہ کیا ہوا اسکو یقین نہی آیا تھا کی جو اسنے سنا وہ سچ تھا...

.. کون ہو تم وہ اپنی حالت پر قابو پاتے ہی ایک دم اندر آیا اور چہرے پر غصہ لیے اس سے پوچھ رہا تھا..

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

**Fb/Page/Social Media Writers .Official**

**Fb/Pg/Kitab Nagri**

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

.. اسکی آواز سن کر وہ ایک دم ڈر کر کھڑی ہوئی تھی اسکو دیکھ کر ہی اسکے سارے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے..

.. میں نے پوچھا کون ہو تم اور اس آدمی کی بیٹی کی جگہ پر کیوں تھی اس بار اسنے سختی سے اسکا بازو اپنی گرفت میں لیا تھا اور اتنی سختی سے پکڑا تھا کی درد سے اسکی آنکھوں میں آنسو بہ نکلے تھے..

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

.. مے... میں آ... آیت... ہو... ہوں اسکی سخت پکڑ سے خود کو آزاد کراتے ہوئے وہ کانپتی آواز میں بولی تھی..

.. مجھے جھوٹ بلکل پسند نہیں ہے سچ سننا ہے مجھے ایک زوردار تھپڑ اسکے گال پر رسید کرتے ہوئے وہ بولا تھا اور تھپڑ اتنی زور کا تھا کی وہ زمین پر گر پڑی تھی..



.. سنا نہی کیا کہا میں نے اسنے اس بار اسکو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا.. درد سے اسکی چیخ نکل گئی تھی اسکی آواز سنکر حارث بھی اندر آگیا تھا جو اذان کو آیت کے روم میں جاتا ہوا دیکھ کر اسکے پیچھے آیا تھا..

اذان یہ کیا کر رہے ہو اسکو درد ہو رہا ہو گا.. اسنے اذان کو روکنا چاہا پر اذان نے اشارے سے اسکو منا کر دیا تھا..

.. اسکی نظروں کا اشارہ سمجھتے ہی حارث اپنی جگہ پر رک گیا تھا اس وقت اذان کی نظروں میں جنوں سوار تھا غصے سے اسکی آنکھیں بھی لال ہو رہی تھی وہ اسکو چاہ کر بھی روک نہی سکا تھا ایک نظر اسکی پکڑ میں مچلتی آیت کو دیکھا اور وہی دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا..

سنا نہی تم نے کیا کہا میں نے کون ہو تم سچ سچ بتاؤ ورنہ تمہارے لیے اچھا نہی ہو گا اس بار اسکی آواز پہلے سے بھی زیدہ تیز ہوئی تھی ایک پل کے لیے تو حارث بھی ڈر گیا تھا اور اسکی گرفت میں موضوع آیت اب کانپنے لگی تھی.. مے... میں.. اگر اب جھوٹ بولا تو وہ حال کرونگا کی تم زندگی بھر یاد رکھو گی... اس سے پہلے آیت کچھ کہتی اذان نے اسکا منہ دبوچتے ہوئے کہا..

.. مے... میں... ح.. حیا.. احم.. احمد... ہو... ہوں میں... دلاور... خان... کی... بیٹی... نہی... ہوں... پر... قسم... سے... میں... نے... کچھ... غلط... نہی... کیا... ہے پلینز... مجھے... جانے... دو... میں... کچھ... نہی... جانتی... ہوں... بے قصور ہوں... میں... وہ روتے ہوئے اس سے خود کو چھوڑا رہی تھی حارث کو اسکی حالت پر رحم آرہا تھا پر وہ کچھ نہی کر سکتا تھا...

.. اذان چھوڑ دو اسے وہ جھوٹ نہی بول رہی ہے اسکی حالت نہی دیکھی تم نے آخر کار اسکو بولنا ہی پڑا تھا حارث کی بات سن کر اسنے آیت کو آزاد کیا اور ایک نظر اس پر ڈالتا روم سے باہر چلا گیا تھا...

... حارث نے نیچے بیٹھی آیت کو اٹھایا اور بیڈ پر بیٹھا دیا پھر اسکے لیے پانی کا گلاس لایا اسکو دیا..

.. آیت نے اسکے ہاتھ سے گلاس لیا اور ایک ہی سانس میں پورا گلاس ختم کر گئی تھی.. وہ اس وقت بہت بری تارہ کا پ رہی تھی حارث کو اسکی حالت دیکھ کر بہت ترس آ رہا تھا.. کی وہ اپنے بدلے لینے کے وجہ سے ایک معصوم کی ساتھ بہت گلت کر چکے تھے...

دیکھو تم مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں ہماری تم سے کچھ دشمنی نہیں ہے تمہیں کوئی نکسن نہیں پھونچا حارث اس سے نرمی سے بات کر رہا تھا اور اسکی بات سنتے ہی حیا اور بھی شدت سے رو پڑی تھی.

دیکھو میری بات سنو میں وعدہ کرتا ہوں تمہارے ساتھ اب کچھ غلط نہیں ہو گا بس تم سب سچ بتا دو میری بات کا یقین کرو حارث کو اس وقت اس پر بہت ترس آ رہا تھا وہ اس معصوم سی لڑکی کا درد کم کرنا چاہتا تھا..

.. حارث کی بات سن کر ایک پل کے لیے آیت نے اسکی طرف دیکھا اور پھر جب بولی تو اسکی آواز میں بہت درد تھا.. حیا نے اس سے کچھ نہیں چھپایا تھا اس نے اسکو سب سچ سچ بتا دیا تھا.. وہ ایک بار پھر کسی انجن پر بھروسہ کر رہی تھی.. جبکی حارث کے دل میں اسکے لئے ہمدردی اور بھی بڑھ گئی تھی ..

.. اسکو جب ہوش آیا تو پہلے تو اسکی کچھ سمجھ نہی آیا کی وہ کہاں ہے کچھ تو سر میں چوٹ لگنے کی وجہ سے بھی کافی درد بھی محسوس کر رہی تھی جب دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسکو سمجھ آیا کی وہ ہسپتال کے روم میں ہے..

.. اٹھ گئی تم اب کیسا محسوس کر رہی ہو...

.. کسی کی آواز اسکو اپنے بہت ہی قریب سنائی دی تھی.. اسنے اپنے بیڈ کے برابر گردن موڑ کر دیکھا تو ایک شخص کو بیٹھے پایا..

.. تم کل رات میری کار سے ٹکرا گئی تھی میں ہی تمہیں ہسپتال لے کر آیا ہوں تم کل سے بے ہوش تھی اب جا کر تمہیں ہوش آیا ہے اس شخص نے تفصیل سے اسکو بتایا.. وہ اسکی آنکھوں میں اپنے لئے سوالات دیکھ چکا تھا اس لئے اسکے پوچھنے سے پہلے ہی اسکو سب کچھ بتانا ضروری سمجھا تھا..

.. اس شخص کی بات سن کر اسنے سکوں کا سانس لیا تھا یانی وہ خود کو بچانے میں کامیاب ہو گئی ہے اپنے اڈت بچانے میں اسنے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا تھا.. اور کتنے ہی آنسو اسکی آنکھوں آنسو بہ نکلے تھے....

.. تم کون ہو اور رات کے اس وقت جنگل میں کیا کر رہی تھی اور جہاں تک مجھے لگتا ہے تم کسی سے اپنی جان بچا کر بھاگ رہی تھی... وہ شخص اسکو جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا.. اسکی حالت کو دیکھ کر وہ پہلے ہی سمجھ چکا تھا بس اس سے سننا چاہتا تھا...

... نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے میں بس جنگل میں گم ہو گئی تھی اور کچھ رات کا وقت بھی تھا حیا نے جھوٹ بولا تھا وہ اپنے بارے میں بتاتے ہوئے ڈر رہی تھی اگر اسنے یہ بتا دیا کی وہ کسی کا قتل کر کے آئی ہے تو شخص اسکو غلط نہ سمجھ لے...

دیکھو جہاں تک مجھے لگ رہا ہے تم گم نہیں ہوئی تھی تم کسی سے بچ کر بھاگ رہی تھی مجھ سے جھوٹ مت بولو سب سچ بتا دو ہو سکتا ہے وہ لوگ پھر تمہیں دوبارہ پریشان کر سکتے ہیں... ہو سکتا ہے میں کچھ مدد کر دوں تمہاری وہ شخص سہی ہی تو کہہ رہا تھا اگر اسکے لوگ پھر اسکو مل گئے تو وہ کیا کریگی اور اسکی کون مدد کریگا.. اس شخص کی بات سن کر

اسکی آنکھ سے آنسو بہنے لگے تھے اور پھر وہ ساری بات اسکو بتاتی چلی گئی تھی اسکو اس بات کا اندازہ بالکل نہیں تھا کہ وہ اپنی کمزوری کس آدمی کو بتا رہی ہے پر وہ کیا کرتی بہت معصوم تھی وہ اسکو سہارے کی ضرورت تھی اور اس وقت اسکو وہ شخص اپنے لیے سہارے سے کم نہیں لگا تھا...

... بہت افسوس ہوا تمہاری بات سن کر اور اب سے تم اکیلی نہیں ہو میں ہوں تمہارے ساتھ تم میرے ساتھ چلو... حیا کی بات سن کر وہ شخص اس سے بولا..

میں آپ کے ساتھ کیسے جاسکتی ہوں میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں ہو اور مجھے تو اپکا نام بھی نہیں پتا ہے... حیا نے بہت معصومیت سے اس سے پوچھا... جبکی حیا کی بات سن کر وہ شخص مسکراتے ہوئے بولا.. دلاور خان .

اور پھر اسکی زندگی کا ایک نیا سفر شروع ہو گیا تھا وہ اس شخص کے ساتھ اسکے گھر چلی آئی تھی جس نے اپنا نام دلاور خان بتایا تھا اس نے بہت ہی چالاکی سے حیا کو اپنی باتوں میں فسا لیا تھا اور وہ اسکی باتوں میں آتی گئی ایک دن اس نے حیا کو بتایا کہ کچھ لوگ اسکی اور اسکی بیٹی کی جان کے پیچھے پڑے ہیں اور وہ چاہتا ہے کہ وہ اسکی بیٹی کی جگہ لے اسکی بیٹی کا نام آیت ہے اور وہ لندن رہتی تھی وہ چاہتا تھا کہ حیا اسکی بیٹی بن کر سبکے سامنے رہے جس سے اسکی بیٹی کو کوئی ٹکسن نہ ہو اور اس نے حیا سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسکی بھی حفاظت کریگا دلاور نے بڑی ہی چالاکی سے حیا کو اپنی باتوں میں فسا لیا تھا اور وہ معصوم اسکی باتوں میں آتی چلی گئی تھی یہ جانے بنا کہ اسکا یہ سب کرنے کے پیچھے کیا مقصد تھا..

.. حیا کو تو بس یہ لگتا تھا کی اس شخص نے اسکی جان بچائی ہے اور بدلے میں بس وہ اس سے تھوڑی سی مدد ہی تو مانگ رہا تھا اپنی بیٹی کے لئے اور پھر اسکے احسن کا سوچ کر اسنے حامی بھر لی تھی یہ جانے بغیر کی اسکو اس سے کتنا نقصان ہونے والا تھا..

.. پھر وہ دو سال تک لندن رہی تھی دلاور کی بیٹی کے پاس اسنے اپنی بیٹی سے حیا کے بارے میں جھوٹ بولا تھا کی وہ اسکے دوست کی بیٹی ہے اور حیا کو بھی آیت کو کچھ بھی بتانے سے منا کیا تھا کی وہ اپنے بارے میں اسکو کچھ بھی نہ بتائیں کی وہ کون ہے اور کیوں دلاور نے اسکو اپنے ساتھ رکھا ہے اور وہاں کچھ وقت آیت کے ساتھ رہ کر ہی حیا کو لگا تھا کی وہ بہت ہی معصوم ہے اور وہ حیا کو اپنی عمر کی لگی تھی دونوں میں کافی اچھی دوستی بھی ہو گئی تھی اس سے ہی حیا پتا لگا تھا کی دلاور اچھا آدمی نہیں ہے سب غلط کام کرتا ہے جسکی وجہ سے وہ اپنے باپ کو خاص پسند نہیں کرتی تھی اسکی بات سن کر ایک بار پھر اسکو خود پر بہت رونا آیا تھا کی وہ پھر سے غلط لوگوں میں پھنس گئی ہے۔ پر دلاور خان کا سپر احسان تھا جو اسکو اترنا تھا۔ وہ دوبارہ واپس نہیں آنا چاہتی تھی پر اسکو آنا پڑا تھا اور پھر اسکے ساتھ واپس آکر جو ہو اوہ اسکے لیے برداشت کرنا مشکل تھا اسکو لگ رہا تھا قسمت نے اسکو پھر وہیں لا کر کھڑا کر دیا تھا جہاں سے وہ بچ کر بھاگی تھی پر اس بار وہ اپنی اڈت اپنی آبرو کو نہیں بچا سکی تھی.. جب آذان غصے میں دلاور خان کے لیے غلط الفاظ استعمال کر رہا تھا اسکو لگا وہ اسکے بابا کو بول رہا ہے بس یہی وجہ تھی کی ایک دم اسکو غصہ آ گیا تھا اور اسنے غصے میں آذان کو وہ سب بول دیا تھا جو شید اسکو بولنا نہیں چاہیے تھا اور یہ غلطی اس پر بہت بھاری پڑی تھی اس غلطی کی قیمت اسے اپنی اڈت گوا کر چکائی تھی..

... اسکی آنکھوں سے لگاتار آنسو جاری تھے اور حارث صرف اسکی شکل دیکھ جا رہا تھا اسکی داستان سن کر اسے اس وقت حیا پر بہت رحم آرہا تھا جو بیس سال کی ایک چوٹی سی لڑکی تھی اور کتنی مشغلوں میں اسکی زندگی گزری



تھی اور جانے انجانے میں وہ بھی اس پر ظلم کر چکا تھا اسکے پاس معافی کے لیے لفظ بھی نہیں تھے... اسنے حارث کو آذان کی زبردستی والی بات نہیں بتائی تھی اس میں بتانے کی ہمت ہی نہیں تھی..

... ہو سکے تو مجھے معاف کر دینا یہ تم بھی جانتی ہو کی یہ نہیں ہوتا اگر ہمیں پتا ہوتا کی تم کون ہو.. حارث کی آواز میں گہرا دکھ تھا...

.. میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں اب کوئی تکلیف نہیں ہوگی یہ ایک بھائی کا وعدہ ہے تم سے حیا کو خاموش دیکھ کر.. وہ اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر بولا اور ایک نظر اسکے جھوکے سر کو دیکھتا روم سے چلا گیا..

میں مانتی ہوں اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے پر میں اس ظالم کے ظلم کو کیسے بھول جاؤں جو اسنے مجھ پر کیا ہے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا ہے.

اسکو اگر بدلہ لینا تھا تو دلاور خان سے لیتا ایک لڑکی کے ساتھ یہ سب کرتے ہوئے اسکو ذرا بھی رحم نہیں آیا وہ اسکے ظلم کو یاد کر کے پھر دوبارہ سے زور کتار رونے لگی تھی

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہمیشہ کمزور لوگوں کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے آخر بتائیں مجھے جواب دے نہ خاموش کیوں ہیں

آپ...

وہ اپنے سامنے خاموش بیٹھے شخص سے پوچھ رہی تھی..

.. کیوں کی کمزور لوگوں کے پاس اتنی طاقت نہیں ہوتی کی وہ مضبوط اور طاقتور لوگوں کا مقابلہ کر سکے اسنے بے بسی سے جواب دیا تھا..

.. جب سے حادثہ اسکو حیا کے بارے میں سب بتا کر گیا تھا جب سے بس یہ دو آوازے اسکے کانوں میں گنج رہی تھی..

.. سہی تو تھا ظلم ہمیشہ کمزور لوگوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور وہ بھی انجانے میں ایک کمزور اور بے قصور کے ساتھ ظلم کر

چکا تھا..

... حادثہ نے اسکو حیا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا کی کیسے دلاور نے اسکا استعمال کیا اور اسکی بے بسی کا فائدہ اٹھایا اپنے کام کے لیے پر ایک بات تھی جو اسنے آذان سے چھپالی تھی اور یہ بات اسکو بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا تھا..

.. نہیں اگر وہ پہلے ہی سب کچھ بتا دیتی تو اسکے ساتھ ایسا نہیں ہوتا وہ ایک طرح سے اسکی مدد کر رہی تھی اسکے دل نے خود کو سہی سبط کرنا چاہا تھا وہ اپنی غلطی ماننے کے لیے تیار نہیں تھا...

... اسکو یہ جان کر غصہ تو بہت آیا تھا کی وہ دلاور کی بیٹی نہیں ہے پر وہ اسکو اپنی ہار بھی نہیں سمجھ رہا تھا کیوں کی اسکو لگ رہا تھا دلاور کا حیا کو اپنی بیٹی بنا کر بھالنے کا کوئی مقصد ضرور ہے اور وہ یہ جان بھی لگا جلد ہی اتنا تو وہ لوگ جان ہی گئے تھے کی حیا دلاور کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہے اور اب وہ اسکو چھوڑ بھی نہیں سکتا کیوں کی حیا کا انکے ساتھ رہنا بھی ضروری تھا اور شاید کچھ اور وجہ بھی تھی. کچھ سوچ کر اسنے حادثہ کا نمبر ملا یا تھا

کون ہے آخر اور اب تک سامنے کیوں نہیں آیا ہے دلاور خان کا سوچ سوچ کر برا حال تھا اور اسکو ڈر بھی تھا کی حیا اپنے منہ سے سچ نہ اگل دے ویسے بھی اب سب کو پتا چل چکا تھا کی وہ دلاور خان کی بیٹی ہے اور وہ نہی چاہتا تھا کی اسکا بننا یا پلان خراب ہو سب کچھ سہی چل رہا تھا پھر سب اچانک سب کچھ غلط ہوتا جا رہا تھا اب تک وہ حیا کا پتا بھی نہی لگا پایا تھا فون کی آواز نے اسکے سوچوں کا سیلسلا توڑا تھا..

.. سوچ لو جتنا سوچنا ہے تو کبھی پتا نہی لگا سکتا کی میں کون ہوں اور تیری پیاری بیٹی کہاں ہے اسنے پیاری پر زور ڈالتے ہوئے کہا تھا...

.. تو خود کو اتنا سمارٹ سمجھتا ہے تو سامنے کیوں نہی آجاتا یوں چھپ کر رہنے کا مطلب خان اب اس کھیل سے تانگ آچکا تھا..

... تو فکر مت کر خان آؤنگا ایک دن تیرے سامنے اور وہ دن تیری بربادی کا دن ہوگا اور وہ دن بہت جلد آنے والا ہے اتنا کہ کر آذان زور سے حسا ہسا تھا...

.. یہ تیری بھول ہے کی تو دلاور خان کو برباد کر سکتا ہے تو دلاور خان کو چھو بھی نہی سکتا ہے برباد کرنا تو دور کی بات ہے دلاور نے جیسے اسکی بات کا مذاک بنایا تھا پر آذان پر اسکا کوئی اثر نہی ہوا تھا...

.. میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا کر چکا ہوں جلد ہی تجھے پتا چل جائیگا اور یہ تیری بھول ہے کی میں تجھے برباد نہی کر سکتا تیری یہ غلط فہمی جلدی دور ہو جائے گی.. آذان نے اسکو یاد دلانا ضروری سمجھا تھا.. اور فون کٹ کر دیا تھا آذان کی بات سن کر دلاور کا ایک بار پھر غصے سے برا حال تھا پر ایک بات کا اطمینان ضرور تھا کی حیا نے اپنا منہ نہی

کھولا تھا اب اسکو جلد سے جلد حیات تک پھو چنا تھا اس سے پہلے کی اسکا بننا یا پلان خراب ہو جائے اب اسکو آگے کیا کرنا ہے وہ اس بارے میں سوچنے لگا تھا

تم نے کیوں نہیں بتایا کی تم سب کچھ جان چکے ہو اسکی بات ختم ہونے پر حارث نے اس سے سوال کیا تھا.. جو اسکے پیچھے ہی کھڑا اسکی ساری باتیں سن رہا تھا اسکی سمجھ نہی آیا تھا کی اسنے دلاور کو کیوں نہیں بتایا کی وہ حیا کے بارے میں سب جان چکا ہے آخر وہ اب کرنا کیا چاہتا ہے..

.. کیوں کی میں چاہتا ہوں کی وہ سوچتا رہے کی وہ جیت رہا اور ہم بیٹھا اسکی بیٹی تک پہنچ جائیگے اور اس بار کوئی غلطی نہی ہوگی وہ حارث کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور اپنا لپ ٹاپ کھول کر بیٹھ گیا تھا...

.. اور تم نے اس معصوم کے بارے میں کیا سوچا ہے جس پر نہ حق ہم ظلم کر بیٹھے ہے وہ کب تک یوں قید رہیگی جب کی ہم سب اسکے بارے میں جان چکے ہے اور اب اسکو اس طرح رکھ کر ہم اس پر اور ظلم کریں گے اس معصوم کے ساتھ حارث آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جاب کی آذان کی نظریں ابھی بھی لپ ٹاپ پر ہی جمی ہوئی تھی...

.. میں تم سے ہی بات کر رہا ہوں اذان جب سب کلیر ہو چکا ہے تو جانے دو اس معصوم کو حارث کچھ دیر آذان کے جواب کا انتظار کرتا رہا پر جب وہ کچھ نہ بولا تو اسکو دوبارہ پھر بولنا پڑا تھا...

.. حارث کی بات سن کر اسکی لیپ ٹاپ پر تیزی سے چلتی انگلیاں رک گئی تھی اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے اسکا روتا ہوا چہرہ آیا تھا اور کانوں میں اسکے کہے الفاظ گنج رہے تھے ایک پل کے لیے اسکو افسوس ہوا تھا کی انجانے میں غلط تو ہو گیا تھا اس سے ..

.. نہیں وہ کہیں نہیں جائے گی تم اچھی طرح جانتے ہو حارث کی اسکے یہاں رہنے سے ہمیں ہی فائدہ ہو گا وہ بارہ حارث کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکے لہزہ سے لگ رہا تھا جیسے اسے حیا سے کچھ ہمدردی ہیں نہیں تھی جبکی اسکے اندر کیا چل رہا ہے کوئی نہیں جانتا تھا ..

... پر آذان یہ تو اسکے ساتھ غلط ہو گا نہ ہم ایسے کیسے اسکو یہاں رکھ سکتے ہیں آذان کی بات سن کر حارث سمجھ نہیں پارہا تھا کی آذان کے دماغ میں کیا چل رہا ہے ..

.. حارث ایک کام کرو سب سے پہلے جا کر نکاح خواہ کو لے آؤ اور ایک دو گواہ کی بھی ضرورت ہے جتنی جلدی ہو یہ کام کرو ابھی اور اسی وقت اسنے ایک فیصلہ کرتے ہوئے حارث کو حتم دیا تھا ..

.. یہ کیا کہ رہے ہو تم آذان کی بات سن کر حارث کو جیسے شاق لگا تھا اسکی خیال میں بھی نہیں تھا کی آذان ایسی بات کریگا ...

... تم نے جو سنا ہے میں نے وہ ہی کہا ہے جاؤ جا کر جلدی سے سارے انتظام کرو آذان اس بار کھڑے ہوتے ہوئے بولا تھا ..

.. آذان تم غلط کر رہے ہو اسکے ساتھ اپنے بدلے میں تم اسکی زندگی خراب کر دو گے حارث کو حیا کی فکر ہوئی تھی ..



.. حارث میں کسی کی زندگی خراب نہیں کر رہا ہوں بس تم یہ سمجھ لو یہ کرنا میرے لئے بہت ضروری ہے حیا سے شادی کرنے کی دوسری وجہ وہ حارث کو نہیں بتانا چاہتا تھا...

... پر وہ ماں جائے گی حارث نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا حارث پہلے تو حیران ہوا تھا اسکی بات سن کر پر وہ اتنا تو جانتا تھا کی آذان کسی بے گناہ کے ساتھ کبھی غلط نہیں کر سکتا ہے اس لیے اسکی بات مانتے ہوئے بولا تھا پر وہ نہیں جانتا تھا کی اسکی سوچ غلط سبب ہو چکی ہے..

.. یہ میں دیکھ لو نگا تم جا کر سب انتظام کرو وہ روم سے باہر جاتے ہوئے بولا تھا اسکا رخ اب حیا کے روم کی طرف تھا جبکی حارث وہیں کھڑا آذان کے بارے میں سوچتا رہا تھا

میں یہ نکاح نہیں کرونگی اور کتنی بار بولوں میں.. اس بار وہ حلق کے بل چلہ کر بولی تھی اور اسکی اس حرکت سے آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے وہ کب سے اسکو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ سننے کو تیار ہی نہیں تھی اور نہ ہی اسنے حیا سے اپنی غلطی کی معافی اب تک نہیں مانگی تھی۔ اور شاید اسنے ضروری بھی نہیں سمجھا تھا.. اسکی نظر میں حیا سے نکاح کرنا اپنی غلطی سدھار نہ تھا

.. میں تم سے آخری بار کہ رہا ہوں کچھ ہی دیر میں نکاح خواہ آنے والے ہے اور مجھے اپنی ایک بات بار بار دہرانا پسند نہیں ہے آئی بات سمجھ آذان نے اس بار اسکا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا...

.. اور میں بھی آخری بار کہ رہی ہو مجھے یہاں نہیں رہنا ہے مجھے آزاد کر دو تم.. وہ اپنا بازو اس سے آزاد کرانے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی کیوں کی آذان کی پکڑ بہت مضبوط تھی..

.. اگر تم سیدھی طرح نہیں منی تو میں تمہارے ساتھ بہت برا کروں گا.. آذان نے ایک جھٹکے سے اسکو خود سے بہت قریب کیا تھا..

جتنا برا تم میرے ساتھ کر چکے ہو وہ کافی نہیں ہے کیا جواب تم میرے ساتھ اور برا کرنے جا رہے ہو... حیا نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا...

اس سب میں میری کوئی غلطی نہیں تھی غلطی صرف تمہاری تھی اگر تم مجھے بتا دیتی تم کون ہو تو وہ سب نہ ہوتا... آذان نے بہت اطمینان سے سارا الزام اسکے اپر ڈال دیا تھا..

... اسکی بات سن کر حیا نے زخمی نظروں سے اسکی طرف دیکھا... اس شخص نے کتنی آرام سے اپنا گناہ اسکے سر پر ڈال دیا.. اسکو ذرا سے بھی ندامت نہیں تھی اپنے کیے پر...

کتنے برے ہو تم لیکن شاید ہی کوئی تم جیسا ہو گا اب میں اپنے ساتھ اور برا نہیں ہونے دوں گی میں یہ نکاح نہیں کروں گی سمجھے تم وہ اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی اور اس سے تھوڑا دور ہوتی بولی تھی.. حیا کی آنکھوں میں آنسو لڑیوں کی طرح بہ رہے تھے اسکو آذان سے ڈر بھی لگ رہا تھا جو اسکو خو خار نظروں سے گھر رہا تھا...

www.kitabnagri.com

.. کہاں جاؤ گی یہاں سے نکل کر پھر سے اس شخص کے پاس جاؤ گی وہ پھر سے تمہیں استعمال کریگا اگر وہاں نہیں تو کہاں جاؤ گی بولو.. وہ اسکے تھوڑا قریب ہوا.. اور اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا.. اور اسکی بات سن کر حیا نے بھی اسکی طرف دیکھا تھا دونو بہت ہی قریب کھڑے تھے اور ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے..

.. تمہیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے میں کہیں بھی جاؤں وہ اس سے نظروں سے فہرتی ہوئی بولی تھی ایک تو اسکو اس سے ڈر لگ رہا تھا اوپر سے وہ اسکے بہت قریب کھڑا تھا..

.. کتنا ظالم تھا یہ شخص ظلم کر کے پھر سے اس پر ظلم کرنے جا رہا تھا.. اور وہ سہی بھی تو کہ رہا تھا اسکا اس بڑی دنیا میں تھا ہی کون وہ کہاں جاتی اسکو بھی نہیں پتا تھا..

.. تھوڑی دیر میں تمہاری ضرورت کی ساری چیزے آجائیں گی اور تمہارے کپڑے بھی تم تیار ہو کر نیچے آجانا اور اس بار میں نہ نہیں سنو گا اور اگر تم نے کوئی حرکت کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا وہ اسکو وارن کرتا ایک نظر اسکی طرف دیکھتا چلا گیا تھا..

.. تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں اور کوئی ہو گا بھی نہیں آذان شاہ وہ اسکی پیٹھ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جبکی باہر جاتے آذان نے اسکا یہ جملہ سن لیا تھا

یہ از لان کہاں ہے جب سے یونی سے آیا ہے نظر ہی نہیں آیا ہے بی جان نے رد اسے پوچھا جو انکے پاس صوفہ پر ہی بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی...

.. بی جان سو رہا ہے جب سے یونی سے آیا ہے میں کتنی بہار جاچکی ہوں اسکے روم میں اٹھانے کے لیے پر نہیں اٹھا ردانے ٹیوی بند کرتے ہوئے کہا تھا...

www.kitabnagri.com

... اچھا تم رانی کو بولو کی وہ اٹھا کر آئے ورنہ رات میں اسکو نیند نہیں آئے گی اگر ایسے ہی سوتا رہا تو بی جان نے فکر مندی سے کہا تھا..

.. ٹھیک ہے بی جان وہ اتنا کہہ کر جانے لگی تھی جب فون کی گھنٹی پر اسکو رکنا پڑا تھا..

.. ہیلو اسنے جیسے ہی بولا اسکی آواز پہچان کر حارث کو خوشی سی محسوس ہوئی تھی اسنے تو سوچا بھی نہیں تھا کی وہ اسکی کال پک کریگی..

.. السلام علیکم کیسے ہیں آپ حارث نے اسکو جواب میں سلام کیا تھا اور اسکی خیریت معلوم کی تھی...

... وعلیکم السلام میں ٹھیک ہوں اسکی آواز سن کر ایک پل کے لئے ردا گھبرا گئی تھی...

... کچھ کام تھا آپکو ردانے اسکے فون کرنے کا مقصد پوچھا تھا وہ جلد سے جلد فون رکھنا چاہتی تھی اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو بی جان کوئی کتاب پڑھنے میں مگن تھی...

... ہاں میں کب سے از لان کو فون کڑ رہا ہوں پروہ پک نہیں کر رہا ہے اس لیے میں نے سوچا گھر پر کر کے پوچھ لوں کہاں ہے وہ حارث نے اپنی بات تفصیل سے بتائی تھی سچ تو یہ تھا جس پریشانی میں وہ از لان کو فون کر رہا تھا ردا کی آواز سن کر وہ اپنی پریشانی جیسے بھول ہی گیا تھا..

.. جی وہ اپنے روم میں سو رہے ہیں میں ابھی جا کر اسکو اٹھاتی ہوں اور آپکے کال کا بتاتی ہوں ردا جلدی جلدی بات ختم کار کے فون رکھنا چہ رہی تھی..

.. اچھا ٹھیک ہیں اور... اسکی پوری بات سن نے پہلے ہی ردانے فون رکھ دیا تھا اور اسکا اس طرح سے کرنا حارث کو اس پریشانی میں بھی مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا..

.. کیوں کرتی ہو تم میرے ساتھ ایسا وہ اپنی سوچ میں ردا سے مخاطب تھا..

.. کیا ہو ابیٹا کس کا فون تھا اسکے فون رکھنے کے بعد بی جان نے اس سے پوچھا تھا..

.. بی جان حارث کا فون تھا وہ از لان سے بات کرنا چہ رہے تھے ردانے بی جان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... اچھا آذان کے بارے میں کچھ نہیں کہا اسنے انہو نے اس سے ایک اور سوال پوچھا تھا..

.. نہی بی جان بس از لان سے بات کرنی تھی انکو وہ خود بھی آذان کے بارے میں پوچھنا چاہتی تھی پر ایسا کر نہی  
سکتی تھی آذان روز ہی بی جان کے پاس کال کرتا تھا اور ان سے ہی اسکو آذان کی خیریت کے بارے میں پتا چل  
جاتا تھا جو اسکے لئے کافی تھا...

... جاؤ جا کر تم ہی اسکو اٹھا کر آ جاؤ کیا پتا حارث کو کوئی ضرورت بات کرنی ہو بی جان اسکو وہیں کھڑا دیکھ کر بولی تھی  
انکی بات سن کر رد اپنی سوچوں سے باہر نکلی تھی اور پھر از لان کے روم کی طرف چل دی تھی ..

.. اور چند لوگوں کی موجودگی میں اسکا نکاح ہو اوہ حیا احمد سے حیا آذان شاہ ہو گئی تھی کتنا کچھ ہو گیا تھا  
اسکے ساتھ وہ روئی چیخنی خود کو بچانے کی کوشش کی پر کہتے ہے نہ جو قسمت میں لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر ہی رہتا ہے  
اور وہ چاہ کر بھی کچھ نہی کر سکتا....

... وہ اسی کمرے میں بیٹھی اپنی اب تک زندگی میں آچکی مشقلوں کے بارے میں سوچ رہی تھی اس وقت اسنے  
ریڈ کلر کا بہت ہی خوبصورت سا سوٹ پہنا ہوا تھا آخر وہ آذان شاہ کی بیوی بن چکی تھی کھانا اسکے سامنے ایسے ہی  
رکھا ٹھنڈا ہو رہا تھا...

.. اور وہ کھاتے بھی کیسے جب انسان کا دل ہی اٹھ جائے ہر چیز سے تو بھوک بھی محسوس نہی ہوتی ہے وہ اپنی  
سوچوں میں اس قدر گم تھی کی اسکو اپنے پر جمی آذان کی نظریں بھی محسوس نہی ہوئی تھی...



... یہ تمہارے کھانے کے لیے بھیجا تھا اسکو دیکھنے کے لیے نہیں وہ کب سے دروازے میں کھڑا حیا کو دیکھ رہا تھا وہ خوبصورت تو تھی ہی پہلی بار اسکو دیکھتے ہی اسکے دل نے اعتراف کیا تھا اپنی تیس سالہ زندگی میں اسکے دل نے اگر کسی کے لیے اپنی بیٹ مس کی تھی تو وہ ہی تھی اگر وہ اسکو کہیں اور ملتی تو حالات کچھ اور ہوتے اسنے اس سے شادی اپنی غلطی سدھارنے کے لیے کی تھی اور اسکے ذریعے وہ دلاور کی بیٹی تک آسانی سے پہونچ سکتا تھا..

.. مجھے بھوک نہیں ہے اور تم اس میں بھی مجھ سے زبردستی نہیں کر سکتے ہو وہ بے رخی سے کہتی ہوئی رخ موڑ گئی تھی.. اور ایک بار پھر آنکھیں نمکن پانی سے باہر گئی تھی...

.. تم چاہتی ہو میں اس میں بھی تم سے زبردستی کروں وہ قدم قدم چلتا اسکے پاس آ رہا تھا اسکو پاس آتے دیکھ حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی کچھ دیر پہلے بندھے زبردستی کے بندھن کا احساس ہوا تھا اسکو..

.. مجھے جب بھوک ہوگی میں کھانا کھا لوں گی اسکو اپنے قریب آتا دیکھ وہ گھبرا کر بولی تھی وہ اسکی گھبراہٹ صاف محسوس کر سکتا..

چلو میں جب تک یہیں بیٹھا ہوں جب تک تمہیں بھوک نہیں لگتی وہ اسکے برابر ہی آ کر بیٹھ گیا تھا اسکے پاس بیٹھتے ہی وہ تھوڑا دور خشک گئی تھی..

... کچھ دیر تو وہ اسکے جانے کا انتظار کرنے لگی جو اسکو ایک ٹک بس دیکھ ہی جا رہا تھا حیا کی ہتھیلی پسینے سے گلی ہونے لگی تھی... اسکو آذان کا بٹھانا عجیب لگ رہا تھا..

.. جبکی دوسری طرف آذان کو اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑ رہا تھا وہ تو ایسے بیٹھا تھا جیسے انکے بیچ سب نارمل ہو...

..کچھ دیر تو وہ اسکے جانے کا انتظار کرتی رہی اور جب اسکول گاہ کی وہ نہیں جائے گا تو اسکی نظروں سے بچنے کے لئے جلدی سے حیانے پلیٹ ہاتھ میں لے کر کھانا کھانے لگی تھی اسکی جلد بازی پر ایک پل کے لیے آذان کے ہونٹھوں پر مسکراہٹ آئی تھی وہ بھی بس ایک پل کے لئے جسکو حیا دیکھ نہیں سکی تھی..

..اسنے جلدی جلدی اپنا کھانا ختم کیا اس نے اتنے دن میں پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا اور یہ بات آذان جانتا تھا اس لیے وہ جان بوجھ کر اسکے پاس بیٹھ گیا تھا ورنہ وہ ایسے ہی بیٹھی رہتی اسکے کھانا ختم کرتے ہی وہ جیسے آیا تھا ویسے ہی اٹھ کر چلا گیا تھا..

..یہ نائک کی کیا ضرورت تھی کی تمہیں میری بہت فکر ہے بلکی حقیقت تو یہ ہے کی تم جیسے لوگ جو صرف بدلہ لینا چاہتے ہیں انکو لوگوں کے احساسات کی کوئی فکر نہیں ہوتی ہے اسنے غصے سے آذان کے بارے میں سوچا اور پھر اپنے آنسو صف کے جو اپنی بے بسی پر آرہے



تھے ....

ازلان میری بات سن نازرہ ازلان باہر جا رہا تھا جب بی جان کی آواز سن کر انکے پاس چلا آیا اور انکے

ساتھ ہی صوفہ پر آکر بیٹھ گیا تھا

..تم کہاں جا رہے ہو اس وقت کہیں نہیں بی جان بس ذرا اپنے دوستوں کے پاس جا رہا تھا آپکو کچھ کام تھا کیا.. اسنے بی جان کو بتایا ساتھ ہی اسنے اسکو روکنے کی وجہ بھی پوچھ لی تھی..

.. کام تو نہیں تھا بس مجھے تم سے اور آذان سے ایک بات کرنی تھی آذان تو اب پتا نہیں کب آئے گا اور وہ بات میں تم دونوں کے سامنے کرنا چاہتی ہوں بی جان بولی..

.. تو آپ ایسا کریں کی آپ ابھی بھائی سے فون پر کر لیں اس طرح مجھے بھی پتا چل جائے گی آپکی بات اس نے بی جان کو مسئلے کا حل بتایا تھا..

.. نہیں از لان وہ بات فون پار کرنے والی نہیں ہے میں اس کے سامنے کرنا چاہتی ہوں بی جان سنجیدہ تھی..

.. کوئی پریشانی والی بات ہے کیا بی جان انکی بات سن کر از لان اس بار تھوڑا پریشان ہوا تھا..

.. ارے نہیں بیٹا کوئی پریشانی والی بات نہیں ہے بس کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کی انکو فون پر نہیں کیا جاتا بی جان اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تھی..

.. آپنے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا انکی بات سن کر وہ کچھ پر سکون ہوا تھا..

.. اس سے پہلے کی بی جان اسکی بات کا جواب دیتی کی بی جان کا موبائل بجنے لگا تھا سکرین پر آذان کا نمبر دیکھ کر مسکرا دی تھی جبکی از لان انکی مسکراہٹ کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کی کس کی کال ہے..

.. السلام علیکم بی جان کسی ہیں آپ کال ریسیو کرتے ہی آذان نے سلام کیا تھا..

.. وعلیکم السلام میری جان میں ٹھیک ہوں اور ابھی از لان سے میں تمہاری ہی بات کر رہی تھی بی جان ہمیشہ ہی اسکی آواز سن کر خوش ہو جاتی تھی..

.. میری بات کیوں آپکو پھر سے کوئی شکایات ہے مجھ سے آذان انکی بات سن کر بولا تھا..

.. نہی بیٹا میں آذان کو بول رہی تھی کی پتا نہی آذان اب کتنے دن میں آے گا بیٹا پہلے کی طرح زیادہ دن مت لگانا وہ فکر مندی سے بولی تھی..

.. نہی بی جان میں نے اس لیے ہی آپکو کال کی تھی میں کل آرہا ہوں آپکو کسی سے ملوانا ہے مجھے آذان نے جلدی سے اپنی بات کہی تھی..

.. تم سچ کہہ رہے ہو کل آرہے ہو تم بی جان کو یقین نہی آیا تھا کی وہ اتنی جلدی آنے کا کہ رہا ہے ورنہ وہ دس یا پندرہ دن میں صرف ایک دن کے لیے آتا تھا..

.. جی بی جان کل آرہا ہوں میں اور باقی باتیں کل ہوگی انشاء اللہ اب میں فون رکھتا ہوں آپ آرام کریں اور اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ اسنے جلدی سے کہ کڑ فون رکھ دیا تھا اسکو لگا تھا بی جان یہ نہ پوچھ لے کی وہ کس سے ملوانے کی بات کر رہا ہے..

چلو کل بھائی آرہے ہیں تو آپ کل ہی وہ بات کر لینا بی جان از لان بھی خوش ہوا تھا اسکا آنے کا سن کر..

.. ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو اب کل ہی میں اس سے بات کرونگی بی جان مسکرا کر بولی تھی اس بات سے بے خبر کی کل جو وہ سوچ رہی ہے کل اس سے بالکل الگ ہونے والا تھا

وہ اپنے کمرے میں بیڈ سے نیچے بیٹھی آنسو بھار ہی تھی شاید اب یہ ہی سب تو تھا اسکی قسمت میں اور اب وہ آنسو بہانے کے صوا اور کر بھی کیا سکتی تھی اسکا روز کا یہ ہی معمول تھا گھنٹو بیٹھ کر روتی رہتی تھی جب رونے سے دل نہی بھرتا تھا زور زور سے چیخنے لگتی تھی یہ جانے بغیر کی دو معصوم آنکھیں اسکے دیکھتی رہتی تھی

اسکے درد اور تڑپ دیکھ کر وہ دو آنکھیں بھی روتی تھی پروہ بھی بے بس تھی کچھ نہیں کارسکتی تھی صرف اسکا درد اپنے اندر اتارتی رہتی تھی...

...وہ اب بھی بیٹھی اپنی قسمت پر رورہی تھی جب کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا تھا.. اور چل کر اسکی اسکی برابر میں ہی بیٹھ گیا تھا..

.. اس آنے والی ہستی کو دیکھ کر اسکے رونے میں مزید روانگی آگئی تھی کیوں کی وہ بھی اسی کی طرح بے بس تھی..  
...مجھے بتائیں ناصرف کمزور اور بے بس لوگوں کے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ہر بار ایک کمزور کی ہی ہار ہوتی ہی  
آخر ایسا کیوں ہوا ہم نے تو آج تک کسی کا برا نہیں کیا تو ہمارے ساتھ ایسا کیوں ہوا مجھے جواب چاہیے اب بقائیدہ  
رونے سے اسکی ہیجکی بند گئی تھی اور وہ روتے روتے اس ہستی کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی تھی...

... یہ تو دنیا کی ریت ہے کی ظلم تو بے بس اور کمزور پر ہی ہوتا آیا ہے اور یہ دنیا بھی بس طاقتور لوگوں کا ساتھ دیتی  
ہے اور ہم اتنے طاقتور نہیں ہے کی دنیا ہمارا ساتھ دے ہم جیسے کے پاس ظلم سہنے کے علاوہ اور کوئی راستہ بھی تو  
نہی ہے چپ رہینگے تو اپنی اور اپنے گھر والو کی حفاظت کر پائیگے وہ اور مجھے معاف کر دو میری جان میں تمہارے  
لئے کچھ نہیں کڑسکا اس دنیا کی غلط نظروں سے تمہیں بچا نہیں سکا وہ بھی اسکے ساتھ ساتھ رونے لگے تھے اور ہر بار  
کی طرح اس بار بھی دو آنکھیں یہ منظر دیکھ رہی تھی اور اسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہ رہے تھے...

... نہی آپ کیوں مافی مانگ رہے ہیں اپنے آج تک جو کچھ ہمارے لئے کیا ہے وہ کم نہیں ہے یہ تو میری قسمت میں  
لکھا تھا وہ انکے آنسو صف کرتی ہوئی بولی تھی..



...اسکی بات سن کر وہ بھی چپ ہو گئے تھے اور کہتے بھی کیا کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو انکے پاس بس دعا تھی جو وہ اسکے لئے کر سکتے تھے

حارث تم نے پتا لگایا ہے کی نہیں جس کام کا میں نے تم سے بولا تھا وہ اپنے کمرے کی گلاس وال کے پاس کھڑا لان میں بیٹھی حیا کو دیکھ رہا تھا اسکے روم سے پورا لان نظر آتا تھا...

.. تھوڑی دیر پہلے حارث ہی اسکو زبردستی لان میں لیکر آیا تھا اسکا من نہیں تھا کہیں بھی جانے کا پراسکو حارث کی بات ماننی ہی پڑی تھی کیوں کی حارث کی اور اسکی ایک دوبار بات ہو چکی تھی اور اس سے بات کرنے کے بعد حیا کو کافی اچھا لگا تھا...

باہر کا موسم کافی اچھا ہو رہا تھا اور وہ اس موسم کی دیوانی تھی اس لیے لان میں آکر بیٹھ گئی تھی کچھ دیر حارث اسکے پاس بیٹھا رہا پھر آذان سے بات کرنے کے لئے اسکے روم میں آگیا تھا.. جب کی آذان کب سے کھڑا لان دونو کو ہی دیکھ رہا تھا..

www.kitabnagri.com

... اس وقت وہ آذان کو گرین کلر کے سوٹ میں بہت ہی نکہری نکہری سی اور اسی ماحول کا ایک حصہ لگی تھی

...

.. ہاں پر ابھی کچھ پتا نہیں چلا ہے لیکن میں پوری کوشش کرونگا کی جلد سے جلد یہ کام ہو.. حارث نے آذان کی بات کا جواب دیا جو آذان کے پیچھے ہی کھڑا تھا..

.. کوشش نہی تمھیں یہ کام کرنا ہے اور کم وقت میں سمجھ گئے وہ بات حارث سے کر رہا تھا پر اسکی نظریں باہر اسی کو دیکھ رہیں تھی جو اس وقت آسمان میں دیکھتی پتا نہی کیا تلاش کر رہی تھی..

.. ٹھیک ہے.... وہ آذان تم بی جان کو کب بتاؤ گے یہ بات کیوں کی یہ بات چھپانے والی نہی ہے.. حارث اسکی بات کا جواب دے کر کچھ سوچتے ہوئے اس سے بولا تھا....

.. حارث کی بات سن کر اسنے اب اپنا رخ اسکی طرف کیا تھا...

.. ہاں میری بی جان سے کل بات ہوئی تھی اور میں تمھیں یہ ہی بتانے والا تھا کی میں آج ہی جا رہا ہوں بی جان کے پاس آیت کو لے کر اسنے اپنا فیصلہ سنایا تھا میں جانتا ہوں بی جان کو دکھ تو ہو گا مگر میں انکو سمجھا دوں گا اور ہاں حارث بی جان کو اسکے بارے میں کچھ پتا نہ چلے تم سمجھ رہے ہونہ..

.. اسکی بات پر حارث نے ہاں میں گردن ہلا دی تھی وہ جانتا تھا اگر وہ نہ بھی کہتا تو بھی وہ اپنی زبان بند ہی رکھتا.. پر حارث تم نے حیا سے بات کی حارث نے اپنے من میں آیا سوال آذان سے پوچھا تھا...

... مجھے کسی سے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہی ہے حارث وہ وہی کرے گی جو میں بولوں گا آذان کا لہز اسخت تھا اسکی بات سن کر حارث چپ ہو گیا تھا وہ کہ بھی کیا سکتا تھا...

.. میں جا رہا ہوں اگر تم نے آنا ہے تو آ جانا وہ اسکو بتا کر لان کی طرف چل دیا تھا جبکی حارث صرف اپنی گردن ہلا کر رح گیا تھا

اس وقت کار میں بالکل خاموشی تھی آذان کارڈ رائیو کرتے وقت اس پر ایک نگاہ بھی ڈال رہا تھا وہ کھڑکی کے بہار دیکھ رہی تھی...

...جب آذان نے اسکو اپنے ساتھ چلنے کے لئے بولا تو پہلے تو اسنے سوچا منا کر دے پر آذان کی آنکھوں میں غصہ دیکھ کر اپنے انکار کو اسنے اپنے اندر ہی دبا دیا تھا...

آذان نے اسکو وہاں پر کسی کو کچھ بھی بتانے سے منہ کیا تھا جس پر وہ صرف خاموش ہی رہی تھی..

پورا سفر خاموشی سے کٹا تھا انکی گاڑی ایک بہت ہی بڑے بنگلو کے پورچ میں آکر رکی تھی وہ حیرت سے اس خوبصورت منزل کو دیکھ رہی تھی اسکا یہ گھر بھی اس گھر جتنا ہی بڑا اور خوبصورت تھا جس میں وہ رہتا ہے.. اسکا یہ گھر شہر سے باہر بنا ہوا تھا جب کی دوسرا گھر اسنے شہر میں بنایا تھا

..وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر باہر آیا اتنے میں وہ بھی کار سے نکل چکی تھی اسکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا وہ آگے بڑھ گیا تو وہ بھی اسکے پیچھے چل دی تھی.. یہ گھر اندر سے بھی اتنا اچھا تھا جتنا باہر سے تھا ڈرائنگ روم میں آکر وہ رکا اور اسکو ایک صوفہ پر بیٹھنے کا کہہ کر وہ چلا گیا..

www.kitabnagri.com

..جب واپس آیا تو اسکے ساتھ ایک بزرگ سی خاتون تھی وہ خوش ہوتے ہوئے اسکے ساتھ آرہی تھی پر اسکو دیکھ کر ایک پل کے لیے رکی تھی..

..اور انکے پیچھے آتی ردا اور ازلان نے سوالیہ نظروں سے آذان کی طرف دیکھا تھا.. اسنے پہلے ہی فون کر کے بی جان اور باقی سب کو بتا دیا تھا کی وہ سب کو کسی سے ملاوانا چاہتا ہے..

..تم اس سے ہمیں مل وانا چاہتے تھے پر کون ہے یہ سوال بی جان کی طرف سے آیا تھا...

... یہ حیا آذان شاہ ہے بی جان کچھ پل خاموش رہنے کے بعد وہ بولا تھا اس وقت وہ بی جان سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا..

.. اسکی بات سن کر وہاڈرائنگ روم میں کچھ پل کے لیے خاموشی چھا گئی تھی...

تم نے ہمیں بن بتایے شادی کر لی اپنی بی جان کو کچھ بھی بتانا ضروری نہیں سمجھا بی جان کی آواز میں گہرا دکھ تھا وہ گرنے کے انداز میں صوفہ پر بیٹھی تھی وہ تو آج خود آذان سے اسکی شادی کے بارے میں بات کرنے والی تھی پر انکو کیا خبر تھی کی آذان انکے سامنے ایک انجن لڑکی کو لا کر کھڑا کرے گا اور کہیگا کی وہ اسکی بیوی ہے... انکو تو یقین ہی نہیں آرہا تھا.. آذان انکے قدموں میں آ بیٹھا تھا..

.... اور ایک طرف.. ردا کے لیے یقین کرنا مشکل لگ رہا تھا ابھی تو اسے لگنے لگا تھا کی اسکے ایک طرفہ پیار کو منزل مل جائے گی ابھی تو اسکو یقین ہو چلا تھا کی اسکا خواب پورا ہونے والا ہے اسکے لیے خود کو سمجھانا مشکل تھا مگر اسکو سمجھانا تھا ابھی کے لیے جب تک وہ یہاں کھڑی تھی جبکی از لان سب جانتا تھا اسکو خوشی بھی تھی اور غم بھی اس لڑکی کے لیے...

.. بی جان یہ سب اتنا جلدی ہوا کو میں خود بھی سمجھ نہیں سکا تھا میں حیا کو بہت چاہتا ہوں بی جان اور اسکا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور جہاں یہ رہتی تھی وہ لوگ حیا کو پریشان کرنے لگے تھے تو بس مجھے جلدی جلدی میں یہ سب کرنا پڑا مجھے معاف کر دیں بی جان آپکو بتانے کا موقع نہیں ملا آذان نے بہت اچھے سے بات سمجھالی تھی ... جبکی اسکی جھوٹی کہانی سن کر حیا کو اسکی چالاکی پر بہت غصہ آیا تھا خود کو بچانے کے لیے کیسے جھوٹی کہانی سنارہا ہے اپنے گھر والوں کو ظالم انسان وہ دل ہی دل میں اسکو سنارہی تھی..

..ردا کو اسکے منہ سے محبت لفظ سن کر وہا کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا.. اسکو لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر ایسے ہی کھڑی رہی تو اپنے بندھے گئے آنسو بہنے لگے گے..

..آپ ہی بتائیے بی جان کیا میں نے غلط کیا اپنی محبت کی حفاظت کر کے اسنے بی جان کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا...

..حیا کے لیے اسکی باتیں سننا برداشت سے باہر ہو رہا تھا پر کیا کر سکتی تھی چپ چاپ کھڑی رہی..

..اسکی بات سن کر بی جان نے اسکی طرف دیکھا تھا پھر کچھ ہی فاصلے پر کھڑی حیا کو دیکھا گرین کلر کے خوبصورت سے سوٹ میں سر پر صلیکے سے لیا گئے دوپٹے میں وہ بہت ہی خوبصورت لگی تھی انکو آذان کی پسند پر فخر ہوا تھا... اسنے کچھ غلط نہی کیا تھا اپنے پیار کی حفاظت کر کے پر اسنے حیا کے بارے میں ان سے چھپا کر رکھا تھا اس بات کا انکو بہت افسوس تھا پر وہ اسکو کہنا نہیں چاہتی تھی...

...اور... تبھی انکی نظر پاس کھڑی رد اپر پڑی جو خود کو سمجھا لے کھڑی تھی اسکو دیکھ کر انکو بہت ہی افسوس ہوا تھا لیکن وہ کیا کر سکتی تھی وہ مجبور تھی.. اپنے جان سے پیارے پوتے کا بھی دل نہیں توڑ سکتی تھی..

www.kitabnagri.com

..رانی جاؤ جا کر بڑی بیگم کو آذان صاحب کے کمرے میں لے کر جاؤ بی جان نے ملازمہ کو آواز دے کر کہا تو وہ حیا کو اپنے ساتھ اپر آذان کے کمرے کی طرف لے کر چلی گئی...

..تم نے جو کیا ٹھیک کیا تھا پر تمہارا طریقہ غلط تھا خیر اب جو ہو گیا ہے اسکو ہم بدل تو نہیں سکتے ہے ہمیں خوشی ہے کی تم نے اپنے بارے میں سوچا ہم تمہاری شادی بڑی دھوم دھام سے کرنا چاہتے پر اللہ کو جو منظور اب تم شادی تو کر ہی چکے ہو پر ولیمہ ہم ضرور کریں گے آخر ہمارے پوتے کی شادی ہوئی ہے آخر میں وہ مسکرا کر بولی تھی اور



آذان کو اپنے برابر میں بیٹھایا تھا انکی بات سن کر آذان کو کچھ پرسکوں ہوا تھا ورنہ اسکو لگا تھا بی جان اس سے ناراض نہ ہو جائے اس لیے وہ اب ہلکا فلکا ہو گیا تھا....

..بی جان آپ میری ایک اور آخری بات مانے گی وہ ان سے التجا کرتے ہوئے بولا تھا..

..ہاں بولو میری جان انکے لہزے میں پیار ہی پیار تھا..

..بی جان میں چاہتا ہوں آپ بڑا نہیں بس چوٹا سا فنکشن کرے بس کچھ خاص لوگ وہ بڑا فنکشن نہیں چاہتا تھا حیا کو ابھی سب کے سامنے نہیں لانا چاہتا تھا وہ..

..ٹھیک ہے بیٹا جیسی تمہاری مرضی بس مجھے تمہاری خوشی کرنی ہے چھوٹی ہی سہی وہ راضی ہوتے ہوئے بولی تھی..

..تھنک یو بی جان آپ بہت اچھی ہے وہ انکے گلے لگتے ہوئے بولا..

..آج میں بہت خوش ہو کم سے کم گھر میں ایک نمبر کا تواضافہ ہوا ہے بہت دیر سے چپ کھڑا ازلان بولا تھا اسکی بات سن کر بی جان مسکرا دی تھی جب کی ردابنا کچھ کہے وہاں سے چلی گئی تھی بی جان نے اسکو جاتے دیکھا تو وہ افسوس کر کے رہ گئی تھی.. وہ مجبور تھی وہ آذان کی محبت اس سے نہیں چھین سکتی تھی وہ جانتی تھی اس سے رد اکو بہت تکلیف ہوگی پر انکے ہاتھ میں کچھ نہیں تھا انہوں نے تو بس اپنے بچپو کی خوشی چاہی تھی پر انجانے میں ایک کا دل بھی ٹوٹ گیا تھا ..

رانی اسکو گیٹ پر چھوڑ کر چلی گئی تھی اس نے دروازہ کھول کر جیسے ہی روم میں قدم رکھا تو ایک پل کے لئے دیکھتی ہی رہ گئی تھی یہ کمرہ گھر سے بھی زیادہ خوبصورت تھا سامنے ہی کنگ سائز بیڈ تھا اسکے علاوہ ایک ٹو

سیٹر صوفہ کے ساتھ ایک چوٹی سی ٹیبل رکھی تھی دو دروازے اور تھے ایک تو واشروم تھا دوسرا کھول کر دیکھا تو وہ ڈریسنگ روم تھا...

... اسنے آج تک اتنا خوبصورت روم نہیں دیکھا تھا..

... بی جان کل ایک چھوٹا سا فنکشن رکھ رہی ہے ہماری شادی کی خوشی میں اور میں انکو اسکے لیے منہ نہیں کر سکتا ہوں..

... وہ یہ روم دیکھنے میں اتنی مگن تھی کی اسکو آذان کے آنے کی خبر نہیں ہوئی تھی کی کب وہ روم میں داخل ہوا اور اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا تھا..

.. اسکی آواز سن کر وہ ایک دم مڑی تھی آذان اسکے قریب ہی کھڑا تھا حیانے خود کو اس سے ٹکرانے سے بچایا تھا اور بنا اسکی بات کا جواب دیے اسکے سامنے سے ہٹ گئی تھی..

.. تم نے سنا نہیں میں نے تم سے کیا کہا اپنی بات کا انور ہونا اسکو ذرا بھی پسند نہیں آیا تھا.. آذان نے غصے میں اسکی کلائی پکڑتے ہوئے کہا تھا پکڑ سخت تھی جسکی وجہ سے حیا کو تکلیف ہو رہی تھی...

.. فنکشن بڑا ہوا چھوٹا مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیوں کی یہ شادی ایک سمجھوتا ہے اور اس طرح کی شادیوں کی نہ کوئی خوشی ہوتی ہے نہ ہی کوئی فنکشن ہوتا ہے وہ تلخی سے بولی تھی... اپنی بات کہنے کے بعد وہ اس سے ڈر بھی رہی تھی پر اسنے یہ کیسے بول دیا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی.. یا پھر نیچے وہ اسکے جھوٹ برداشت کر رہی تھی یہ اسکا ہی اثر تھا...

.. اسکی بات سن کر آذان کچھ پل کے لیے تو خاموش ہو گیا تھا اسے امید نہیں تھی وہ اتنی بڑی بات بھی کہے دیگی...

..تمہاری باتوں سے لگتا نہیں ہے کی تم کم عمر ہو وہ اسکے جواب پر چوٹ کرتے ہوئے بولا تھا..

..وقت انسان کو سب سکھا دیتا ہے اب وہ چاہے عمر کے کسی بھی حصے میں ہو وہ اسکی بات کا جواب دے کر روم سے باہر جانے لگی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی...

...بڑی بیگم بی جان آپ کو نیچے بلارہی ہیں اسنے دروازہ کھولا تو سامنے رانی کھڑی تھی اسکی بات سن کر حیا بنا آذان کی طرف دیکھ رانی کے ساتھ نیچے چلی گئی تھی

جبکی وہ وہا کھڑا اسکی باتوں کے بارے میں سوچتا رہا تھا...

..نیچے آکر وہ بی جان کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی ان سے بات کر کے اسکو بہت اچھا لگا تھا وہ اس سے اچھے سے باتیں کر رہی تھی اب وہ انکے پوتے کی پسند تھی تو وہ قبول کیوں نہ کرتی از لان تو اپنی عادت کے مطابق شروع ہو چکا تھا اور کچھ ہی دیر میں حیا کو ہسانے نے کامیاب بھی ہو گیا تھا...

...جبکی ردا کے بارے میں سن کر اسکو ہمدردی محسوس ہوئی تھی بی جان نے اسکو بتایا تھا کی ردا آذان کی خالہ کی بیٹی ہے اسکے ماں باپ کا انتقال ہو چکا ہے اور وہ اس لئے انکے ساتھ رہتی ہے جب حیا نے اسکو دیکھا تھا تو وہ اسکو آذان کی بہن سمجھی تھی..

رات کے کھانے کا وقت ہوا تو سبھی ٹیبل پر موجود تھے..

..بی جان حیا کی پلیٹ میں بار بار کچھ نہ کچھ ڈال رہی تھی اور وہ بس نانا ہی کرتی رہ جاتی تھی..

..بی جان آپ بھابھی کے آتے ہی ہم لوگوں کو بھول گئی ہے ازلان رونی سی شقل بنا کر بولا تو بی جان اور حیا مسکرا دی تھی اور آذان نے اسکو پہلی بار مسکراتے ہوئے دیکھا تو دیکھتا ہی رہا وہ مسکراتے ہوئے بہت ہی معصوم سی بچھی لگی تھی اسکو جبکی اس دوران رد اخاموش ہی رہی تھی اسنے بس ایک دوبار حیا سے بات کی تھی..

..کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ کچھ دیر تو بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے پھر سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تو وہ بھی آذان کے کمرے میں آئی اور آتے ہی بیڈ پر لیٹ گئی تھی اسکو کیا وہ کہیں بھی لیٹے اور وہ جانتی بھی تھی کی وہ نہی آے گا اس لئے وہ آرام سے لیٹ گئی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی

وہ آج پھر بری طرح رونے میں مشغول تھی لیکن وہ آج اپنے غم میں نہی رو رہی تھی بلکی وہ تو اپنی جان سے بھی زیادہ پیارے دادا جان کے لئے رو رہی تھی جو اسکو آج ہمیشہ کے لئے تنہا چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ اسکا غم برداشت نہی کر پائے تھے جس وجہ سے وہ آج اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور انکی موت کا زمدار وہ خود کومان رہی تھی اگر اسکے ساتھ ایسا نہی ہوتا تو وہ آج اسکے ساتھ ہوتے اور بار بار یہ ہی بات سوچتے ہوئے اسکے رونے میں اور شدت آرہی تھی اسکی زندگی میں کچھ ہی لوگ تھے جو اسکے لئے سب کچھ تھے.... پر ان میں سے ایک اسکو چھوڑ کر چلا گیا تھا... اب روتے روتے وہ اپنے بال بھی نوچنے لگی تھی اسکی حالت ایک پاگل کی طرح لگ رہی تھی...

... اور ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ دو آنکھیں اسکو دیکھ رہی تھی اسکا اس طرح رونا اسکو اور دکھ میں مبتلا کر رہا تھا ہر بار اسکے ساتھ کوئی ناکوئی ہوتا تھا اسکو سمجھانے کے لئے پر آج وہ اکیلی تھی اور اسکی ایسی حالت دیکھنا اسکے لیے برداشت سے باہر ہو گیا تھا....

... ایسا مت کرو نور خود اسکو تکلف مت دو ایک دم سے اسنے آکر اپنے بالوں کو نوچتی نور کے دونو ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا تھا.. آج اسنے ہمت کی تھی اسکے روم میں آنے کی ورنہ وہ اسکی باہر سے ہی روتے دیکھتا رہتا تھا اور اسکے ساتھ ساتھ خود بھی روتا تھا...

... کسی کی آواز اور ہاتھوں کے لمس کو محسوس کر کے اسنے اپنا سر اٹھایا تھا اور اسکو دیکھنے لگی پر بولی کچھ نہی تھی...

... مت کرو ایسا تمہیں ایسے دیکھ کر ہم سب کو تکلیف ہوتی ہے مجھسے تمہارا رونا برداشت نہی ہوتا ہے وہ چھوٹا تھا پار اسکے ساتھ ہوئے ظلم کے بارے میں سب جانتا تھا پر وہ کچھ نہی کر سکتا تھا سب کی طرح اور اب وہ معصومیت سے اسکو سمجھا رہا تھا اور نور آنکھوں میں آنسو لئے بس اسکو دیکھے جارہی تھی جسکی آنکھوں سے بھی آنسو بہ رہے تھے...

www.kitabnagri.com

... ہاں سب کے تکلیف کی وجہ میں ہی ہوں مجھے ہی مر جانا چاہیے تھا میں کیوں زندہ ہوں اسکو اچانک کیا ہوا کی اسنے اپنے ہاتھ اسکے ہاتھوں سے آزاد کروائے تھے اور ذور زور سے چیخ کر بولنے لگی تھی..



.. اسکا اس طرح سے کرنے پر وہ بھی ایک دم گھبرا گیا تھا اسکی سمجھ میں نہی آرہا تھا کی وہ اسکو کیسے سمجھالے وہ اسکی طرف اسکو روکنے کے لئے بڑھا تو نور نے زور سے اسکو دھکا دیا تھا جس سے وہ زمین پر گرتے گرتے بچا تھا...

... نور نور ایسا مت کرو میری بات سنو وہ روتی ہوئی نور کے پاس دوبارہ آتے ہوئے بولا تھا پر وہ تو کچھ سننے کو تیار ہی نہی تھی ایک پاگلپن تھا جو اس پر سوار تھا...

... جاؤ تم یہاں سے میں سمجھال لوں گی روم میں ایک اور آواز گونجی تھی جسکو سنکر اسنے اپنا رخ اسکی طرف کیا تھا..

.. میں تو سمجھالنے آیا تھا پر یہ کچھ سننے کو تیار ہی نہی ہے اسنے آنے والی ہستی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...  
... تم جاؤ میں میں سمجھال لوں گی انہونے اسکے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تھا تو وہ انکی بات سن ایک نظر نور کی طرف دیکھ کر روم سے چلا گیا تھا

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اسکی آنکھ دروازے پر ہونے والی دستک سے کھلی تھی پہلے تو اسکے کچھ سمجھ نہی آیا کی وہ کہاں جب دروازے سے دوبار دستک ہوئی تو اسکی نیند پوری طرح سے کھل گئی تھی جیانے اٹھ کر ادھر ادھر دیکھا تو اسکو یاد آیا کی وہ اب اس وقت کہاں ہے اسنے سائیڈ سے اپنا دوپٹا اٹھایا اور اسکو اچھی طرح سے لے کر دروازہ کھولا تو سامنے رانی کھڑی تھی..

.. بڑی بیگم جی یہ بی جان نے آپکے لیے بھیجا ہے اور بولا ہے کی آپ اس سوٹ کو پہن کر تیار ہو کر نیچے آئیں رانی اسکو ایک خوبصورت سا سوٹ دیا تھا اور اسکو بی جان کا پیغام بھی سنایا تھا..

.. ٹھیک ہے تم جاؤ میں کچھ دیر میں آتی ہوں اس نے رانی کو بولا اور دروازہ بند کر کے فریش ہونے کے لیے واشروم کی طرف بڑھ گئی تھی..

ابھی وہ دروازے تک ہی پھوپچی تھی کی آذان واشروم سے نکلا حیا کو اسکی واشروم میں موجودگی کا نہی پتا تھا اور اسکے اچانک سامنے آجانے سے دونو کی زور سے ٹکر ہوئی تھی اس سے پہلے کی آیت زمین پر بوس ہو جاتی آذان نے بڑی ہی فرقی سے حیا کو تھامتا تھا...

... اس کو اچانک اپنے سامنے دیکھ کر وہ چوکی تھی یہ کب آئے سب سے پہلا سوال جو اسکے من میں آیا تھا وہ یہ ہی تھا.. جب کی اسکو اس بات کا احساس ہی نہی تھا کی وہ آذان کی باہوں میں موجود ہے...

... جب کی آذان بس اسکو دیکھ رہا تھا جو اسکو اس طرح اچانک سامنے پا کر حیران ہو گئی تھی وہ اسکی حیرانگی کو سمجھ چکا تھا اسکو حیا کیوں دیکھنا پتا نہی کیوں بہت اچھا لگا تھا اپنی بڑی بڑی آنکھیں وہ اور بڑی کر کے اسکو دیکھ رہی تھی وہ ابھی صبح ہی گھر واپس آیا تھا اور جب روم میں داخل ہوا تو حیا کو اپنے بیڈ پر آرام سے سوتا پایا تھا...

... وہ دونو ایک دوسرے کو دیکھنے میں اتنے کھو چکے تھے کی ان دونو کو احساس ہی نہی ہوا تھا کی وہ دونوں ایک دوسرے کے بہت ہی قریب کھڑے تھے آذان نے اپنا ایک بازو اسکی کمر میں ڈال کر اسکو تھام رکھا تھا جبکی حیا نے خود کو گرنے سے بچانے کے لیے اسکا بازو کو سختی سے پکڑ رکھا تھا..

...جب حیا کو اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی اور اسکی طرف بنا دیکھ واشروم میں جانے لگی تھی اسکی اس حرکت سے آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے اسکو حیا کا اسکو انور کر کے جانا بلکل پسند نہی آیا تھا..

..دس منٹ میں تیار ہو کر آؤ نیچے بی جان ہم دونو کا ہی انتظار کر رہی ہے اسنے اپنے لہزے کو نارمل بناتے ہوے کہا تھا ورنہ اسکی اس حرکت سے غصہ تو بہت آیا تھا اسکو..

..وہ ابھی بھی بنا کچھ جواب دیے واشروم میں گھس گئی تھی اور آذان شاہ کو ایک اور بار پھر سے غصہ دلا گئی تھی وہ غصے میں بیٹھا اسکے تیار ہو کر آنے کا انتظار کرنے لگا تھا

پورے شاہ ہاؤس کو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا چاروں طرف روشنی ہی روشنی تھی کم وقت میں بہت ہی اچھی تیاری کی گئی تھی آذان کے مطابق بہت ہی کم لوگوں کو انوائٹ کیا گیا تھا... اسلئے دوات کا انتظام لان میں کیا تھا..

...بی جان کچھ مہمانوں سے بات کر رہی تھی جب انکی نظر آذان پر پڑی وہ آذان کی خوشی میں بہت خوش تھی آخر انکا پوتا آج زندگی میں آگے بڑھ گیا ہے ورنہ انکو ہمیشہ ہی اسکی فکر رہتی تھی اب وہ مطمئن تھی کی کوئی تو ہوگا جو آذان کے اکیلے پن میں اسکے ساتھ ہوگا...

...تبھی انکی نظر سامنے سے حیا کے ساتھ آتی رد اپڑ پڑی تھی تو انکی یہ خوشی ایک پل میں کم ہوئی تھی انکے لئے اپنے تینونچے ہی پیارے تھے اور وہ جب سب خوش ہو ایک نہی تو انکے لئے یہ بہت ہی دکھ کی بات تھی انہونے افسوس بھری نظروں سے رد کی طرف دیکھا تھا...

.. جب وہ ردا کی ہمراہی اسٹیج تک آئی تو حارث اور ازلان سے بات کرتے آذان کی نظر اس پر پڑی تو آذان کو اس پر سے نظریں ہٹانے مشقت ہو گیا تھا ریڈ اور گولڈن کلر کی خوبصورت سی ڈریس میں وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی لگ رہی تھی وہ خور بھی بلیک ڈنر سوٹ میں پوری محفل پر چھایا ہوا تھا...

... صبر رکھے بھائی وہ آپ ہی کے پاس آئے نگی ازلان شرارت بھری آواز اسکو ہوش کی دنیا میں واپس لائی تھی..

.. اس نے گھور کر ازلان کی طرف دیکھا جو اسی کی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا...

.. تم آج کل کچھ زیادہ ہی بکواس کرنے لگے ہو میری خاموشی کا غلط فائدہ اٹھا رہے ہو آذان اپنی چوری پکڑے جانے پر سنجیدگی سے بولا تھا... جبکی اسکی بات سن کر حارث اور ازلان دونو ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیے تھے...

.. بھائی آپ ہمیشہ ایسے کیوں رہتے ہے کبھی کبھی تو موقع ملتا ہے آپکو تنگ کرنے کا ازلان اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ کر منہ بسورتے بولا تھا..

www.kitabnagri.com

... اور جیسی حارث کی نظریں حیا کے ساتھ آتی ردا پر گئی تھی حارث کو وہ آج اور دنوں سے بالکل الگ لگی تھی...

.. اس سے پہلے کی آذان اسکی بات کا جواب دیتا ردا نے حیا کو لا کر آذان کے برابر بیٹھا دیا تھا..

.. اسکے بیٹھنے کے بعد آذان نے حارث اور ازلان کو آنکھ کے اشارے سے کچھ بھی کہنے سے مانا کیا تھا جسکا مطلب سمجھتے ہی وہ دونو وہاں سے ہٹ گئے تھے..

ردا کو حیا نے اپنے پاس روکا ہوا تھا پر وہ کچھ دیر تو کھڑی رہی پھر کچھ دیر بعد ان دونو کے پاس سے چلی گئی تھی اسکو وہاں اپنی موجودگی اچھی نہیں لگ رہی تھی..

.. حیا کو آذان کے پاس بٹھانے کے بعد ہر کسی نے انکی جوڑی کی تعریف کی تھی اور یہ سچ بھی تھا دونو اس وقت لگ بھی بہت اچھے رہے تھے ایک ساتھ بی جان نے جا کر ان دونو کی نظر اتاری تھی...

... ردادور کھڑی ان دونوں کی جوڑی کو دیکھ رہی تھی انکو دیکھ کر کوئی بھی کہہ سکتا ہے کی وہ ایک دوسرے کے لیے ہی بنے تھے اسکو اپنے خوابوں کے ٹوٹ جانے کا بہت دکھ تھا لیکن وہ کسی کو کیا کہتی غلطی تو اسکی تھی نامحبت تو اسنے کی تھی اس میں آذان یا حیا کا کیا قصور تھا..

.. دونوں ساتھ اچھے لگ رہی ہے اسکے اپنے بلکل پاس سے حارث کی آواز سنائی دی تو اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا..

.. بہت ہی خوش قسمت ہے حیا اسکو آذان جیسا اتنا پیار کرنے والا شخص ملا.. اسکے لہزے میں حسد تھی.. جسکو حارث محسوس کر سکتا تھا..

www.kitabnagri.com

.. اسکی بات سن کر وہ خاموش ہو گیا اب وہ اسکو کیا بتاتا.. کی دونو اچھے تو لگ رہے تھے پر حیا خوش قسمت ہے یا نہیں یہ وہ نہیں کہہ سکتا تھا..

.. سب کی زندگی میں ایسا کوئی ضرور ہوتا ہے جو اسکو پیار کرتا ہے بس سامنے والے کو اسکے پیار کو سمجھنے اور پہچانے کی کوشش کرنی چاہیے حارث نے اسکی طرف دیکھ کر دو معنی بات کہی تھی...

.. اسکی بات سن کر رداد خاموش ہو گئی تھی اور ایسے ہی کھڑی ان دونو کی دیکھتی رہی تھی...



.. کچھ وقت تو وہ اسکا بولنے کا انتظار کرتا رہا تھا پر جب وہ کچھ بولی نہیں تو حارث مایوس ہو کر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا تھا..

... اور میں وہ پیار سمجھنا نہیں چاہتی ہوں اور نا ہی پہچاننا چاہتی ہوں وہ حارث کو دور جاتا ہوا دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی..

... جب مجھے تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے محبت نظر آگئی حارث تو پھر آذان تم کیوں میری آنکھوں میں اپنے لیے پیار کیوں نہیں دیکھ سکے اسنے بہت ہی دکھی ہو کر سوچا تھا وہ شروع سے ہی جانتی تھی کی حارث اسکو پسند کرتا ہے پر اسکے دل میں تو آذان تھا تو وہ کیسے اسکی محبت کا جواب محبت سے دے دیتی اور اس لئے وہ اس سے بچتی رہتی تھی ..

فنکشن کافی دیر تک چلا پھر نبی نے حیا کو کمرے میں بھجوا دیا تھا روم میں آتے ہی اسنے سب سے پہلے اپنے سارے زیور اتراے تھے پھر ڈریسنگ روم میں جا کر ہلکا سا سوٹ پہن کر نکلی اپنا سارا میکپ اتار کر وہ سونے کے لیے لیٹ گئی کیوں کی اسنے سوچا تھا کل کی طرح آذان آج بھی نہیں آگیا کچھ وہ تھک بھی گئی تھی لیٹتے ہی سو گئی تھی..

... آج اسکو اپنے روم میں جاتے ہوئے کچھ الگ ہی احساس ہو رہا تھا اسنے دروازہ کھول کر بند کیا روم میں نائٹ بلب کی روشنی پھیلی ہوئی تھی اسنے جیسا سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا تھا وہ ڈریسنگ روم میں گیا اور چیلنج کر کے واپس

آیا اور سیدھا آکر بیڈ کے دوسری سائیڈ لیٹ گیا تھا ہلکی روشنی میں وہ حیا کو آرام سے دیکھ سکتا تھا وہ کروٹ لیے ہوئے سو رہی تھی آذان اسکی طرف کی کروٹ کے بل لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لی..

.. اسکی آنکھ کسی کی موجودگی کے احساس سے کھلی تھی نیند میں ہونے کی وجہ سے پہلے تو اسکو کچھ سمجھ نہی آیا پر جب اپنے برابر میں آذان کو لیٹے دیکھا وہ اسکی طرف ہی کروٹ کے بل لیٹا تھا اسکو دیکھتے ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور بیڈ سے اترنے لگی...

.. اس روم سے جانے کے بارے میں سوچنا بھی مت اسنے ایک جھٹکے سے حیا کی کلائی کو تھام کر سرد آواز میں کہا تھا... وہ سویا ہوا نہی تھا بس ایسے ہی آنکھیں بند کر کے لیٹا ہوا تھا...

... اسکی سرد آواز اور اپنی کلائی اسکے مضبوط ہاتھوں میں دیکھ کر حیا کو ایک پل کے لیے کچھ سمجھ نہی آیا تھا کی وہ کیا کرے وہ تو سوچ رہی تھی کی آذان سو رہا ہے اور اسکے تو وہم گمان میں بھی نہی تھا کی وہ اس روم میں آ جاگا اور آکر آرام سے لیٹ بھی جاگا...

... تم یہاں کیا کر رہے ہو وہ آذان کی طرف بنا دیکھ بولی تھی اور اس میں اتنی بھی ہمت نہی تھی کی وہ اپنی کلائی اس سے آزاد کروالے...

... شاید تم بھول گئی ہو یہ گھر اور یہ روم بھی میرا ہے اور یہ روم میرا ہے تو مجھے اس وقت اپنے روم میں ہی ہونا چاہیے آذان اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا وہ ابھی بھی اسکی کلائی تھامے لیٹا ہوا تھا...

... آذان کی بات سن کر حیا نے ایک نظر اسکو دیکھا پر بولی کچھ نہی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اب کیا کریگی وہ یہ ہی سوچ رہی تھی جب اسکی نظر سامنے رکھے صوفہ پر پڑی تھی... اسکو اپنی مشقت کا اہل مل گیا تھا...

.... وہاں جانا بھی بھول جاؤ کیوں کی وہ تمہارے لئے بھی چھوٹا ہے آذان اسکی نظر و کامطلب سمجھتے ہوئے اسکی کلائی چھوڑتے ہوئے بولا تھا...

... اسکی بات سن کر حیا ایک پل کے لئے حیران ہوئی تھی وہ کیسے سمجھ گیا کی وہ وہاں جانا چہ رہی تھی پھر اسنے سامنے رکھے صوفہ کو دیکھا وہ ٹھیک کہ رہا تھا وہ واقعی اتنا بڑا نہی تھا اسکو مایوسی ہوئی تھی اور خود پر ترس بھی آرہا تھا کتنا ظالم تھا یہ شخص اسکو یہاں سے جانے بھی نہی دے رہا تھا اب وہ کرے تو کیا کرے وہ اسی سوچ میں بیٹھی رہی تھی....

.. اب پوری رات ایسے ہی بیٹھی رہنے کا ارادہ ہو تو وہاں بیٹھ سکتی ہو اسنے صوفہ کی طرف اشارہ کیا تھا اور اگر سونا ہے تو لیٹ جاؤ اور یہی لیٹنے کی عادت بھی ڈال لو وہ اسکو حقم دیتا سیدھا ہو کر لیٹا تھا..  
... حیا کو اسکا اس طرح حقم چلانا بالکل بھی پسند نہی آیا تھا پر کیا کر سکتی تھی...

.. وہ کچھ دیر تو بیٹھی رہی جب کوئی اور راستہ نہی ملا تو بالکل کونے میں کروٹ سے لیٹ گئی تھی... اسکی موجودگی میں اسکو اب نیند تو نہی آنے والی تھی وہ پھر بھی آنکھیں بند کیے لیٹی رہی..

www.kitabnagri.com

.. اسکے اس طرح سے کرنے پل آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے پر برداشت کر کے لیٹا رہا..

.. تم لندن کتنے سال رہی تھی کچھ دیر بعد اسکے کانوں میں آذان کی آواز آئی تھی وہ جانتا تھا کی وہ کتنے وقت تک وہاں رہی تھی پر وہ پھر بھی اس سے پوچھ رہا تھا...

.. پر حیا نے جواب دینا ضروری نہی سمجھا تھا وہ ایسے ہی لیٹی رہی تھی..

.. کچھ دیر تو وہ اسکے جواب کا انتظار کرتا رہا کیوں کی وہ جانتا تھا کی وہ سوئی نہیں ہے جب اس نے جواب نہیں دیا تو آذان نے غصے سے اس کا بازو پکڑ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا تھا..

.. حیا اس حملے کے لیے تیار نہیں تھی اسکے ایسا کرنے سے وہ اسکے بالکل پاس ہی آگئی تھی..

... تمہیں سنائی نہیں دیا میں نے کیا پوچھا ہے آذان نے اسکے بازو پر اپنی گرفت سخت کی تھی جسکی وجہ سے حیا کے منہ سے کرہ نکلی تھی..

... آذان اسکی صبح والی بات نہیں بھولا تھا جب اور اب بھی اسکی بات کا انکسور کرنا اسکو مزید غصہ دلا گیا تھا....

.. دو سال تکلف کی وجہ سے وہ صرف اتنا ہی بول پائی تھی اور اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کروانے لگی..

.. میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی ہے اسکو ایسا کرتے دیکھ آذان نے مزید بازو سے اسکو قریب کیا تھا اب وہ اتنے قریب تھے کی دونو کی سانسیں ایک دوسرے کے چہرے کو چھو رہی تھی..

.. مجھے نیند آرہی ہے حیا ابھی اس سے اپنا بازو چھڑوا رہی تھی پر اسکی گرفت سخت سے سخت ہوتی جا رہی تھی جس سے اسکو بہت تکلف ہو رہی..

www.kitabnagri.com

.. آذان نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا ایسے ہی لیٹا اسکی کاروائی دیکھ رہا تھا اور وہ اپنی پوری کوشش کر رہی تھی اس سے خود کو آزاد کرانے میں جب تکلف برداشت سے باہر ہو گئی تو اسکی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے تھے پر اس نے اپنی زبان سے ایک لفظ بھی نہیں کہا تھا..

اور بس یہ ہی وہ لمحہ تھا جب آذان کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تھی اسنے آیت کا بازو چھوڑ دیا تھا اور کروٹ بدل کر لیٹ گیا تھا کل اور آج حیانے جس طرح اسکی بات کو انور کیا تھا یہ اسی کا غصہ تھا جواب وہ اس پر نکل رہا تھا پر اسکے آنسو دیکھ کر اسکو اپنی سختی کا احساس ہوا تھا وہ اسکو سزہ دیکر بے سکوں کرنا چاہتا تھا پر اب خود بے سکوں ہو گیا تھا..

آیت بہت دیر تک لیٹی بے آواز روتی رہی تھی اسکی اس حرکت سے وہ اور بد غمان ہو گئی تھی.. وہ ہر بار اسکو نیا درد دیتا تھا جو آیت کے لئے برداشت کرنا مشکل ہوتا تھا.. اور آج بھی بنا کسی وجہ اور بنا کسی غلطی کے وہ اسکو سزا دے گیا تھا ..

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اسنے اپنے برابر میں دیکھا تو وہ جگہ خالی تھی وہ اسکے جاگنے سے پہلے ہی روم سے چلی گئی تھی وہ اٹھ بیٹھا اور رات والی بات یاد کرنے لگا تھا وہ اس پر سختی نہیں کرنا چاہتا تھا پر اسکی ضد اور اسکی بات کا جواب نہ دینا آذان کے لیے ناقابل برداشت تھا وہ آذان شاہ تھا لوگ اس سے بات کرنے اسکے ساتھ کام کرنے کے لیے ترستے تھے اور ایک وہ تھی جو ہر بار اسکی بات کا جواب دینا بھی پسند نہیں کرتی تھی جو اسکے غصے کو مزید بڑھا دیتی تھی ابھی وہ اسی کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا جب اسکا موبائل بجا حارث کی کال تھی..



.. آذان تمہیں ایک بہت ہی ضروری چیز دکھانی ہے تم آسکتے ہو آج یھا حارث نے اسکے کال پک کرتے ہی اپنی بات شروع کی تھی.. حارث آذان کی غیر موجودگی میں اسکا کام سمبھال لیتا تھا جس وجہ سے اسکورات ہی واپس جانا پڑا تھا..

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

.. اگر زیادہ ضروری ہے تو تم خود آجاؤ بی جان مجھے جانے نہیں دینگے تم تو جانتے ہی ہو..

.. ٹھیک ہے میں شام میں آ جاؤنگا آذان کی بات سن کر وہ بولا تھا بی جان کو وہ بھی اچھی طرح سے جانتا تھا کل ہی تو آذان کا ولیمہ ہوا تھا اور آج واپس جانا اسکے لیے ممکن نہیں تھا...

.. حادث سے بات کرنے کے بعد وہ فریش ہونے کے لیے گیا اور کچھ دیر بعد واپس آ کر نیچے چلا گیا تھا نیچے آ کر وہ سیدھا لاونج میں آیا تھا اسکی سوچ کے متبک سب اسکو اس وقت وہیں میل تھے از لان سنگل صوفہ پر بیٹھا تھا جبکی بی جان کے پاس حیا بیٹھی تھی وہ دونوں از لان کی کسی بات پر مسکرا رہی تھی..

.. حیا کی نظر اس پر پڑی تو اسکے مسکراتے ہوئے ایک دم سکڑ گئے تھے اسکے ایسا کرنے سے آذان کو اچھا نہیں لگا تھا..

.. بھائی آپ وہا کیوں کھڑے ہے یہاں آئے نا از لان کی اس پر نظر پڑی تو وہ بولا تھا..

.. بیٹا تم اٹھ گئے میں ابھی حیا کو تمھیں اٹھانے کے لئے بھیجنے ہی والی تھی بی جان کی بات سن کر آذان نے حیا کی طرف دیکھا تھا جو بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی..

.. بس بی جان ابھی ہی اٹھا ہوں اور بہت تیز بھوک لگی ہے ناشتہ لگوادیں وہ بات بی جان سے کر رہا تھا پر اسکی نظریں حیا کو ہی دیکھ رہیں تھی جو اسکو ایسے اگنور کر رہی تھی جیسے وہ بھاہو نہیں..

.. ہاں رو کو میں رانی سے کہتی ہوں کی تمہارے لیے ناشتہ لگوادیں انہوں نے رانی کو آواز دی اور اسکے لیے ناشتہ لگانے کا حقم دیا تھا..

... حیا آذان کی نظریں خود پر جمی محسوس کر رہی تھی پر وہ اسکی طرف دیکھنا نہیں چاہتی تھی...

.. آپ لوگ نہیں کر رہے ہے اس بار اسنے سبکی طرف دیکھا

تھا...

.. ہم نے آج اپنے بھابھی کے ساتھ ناشتہ کر لیا ہے اور ردانے اپنے روم میں تو بس اب آپ اکیلے رہ گئے ہیں اس بار جواب از لان کی طرف سے آیا تھا اتنے میں رانی نے آکر ناشتہ کے لیے اسکو بلا یا تو وہ اٹھا اور ایک نظر اس پر ڈالتا چلا گیا تھا وہ جانتا تھا رات والی بات کی وجہ سے وہ ایسا کر رہی ہے اور آذان کو اس بار اسکا ایسا کرنا برا نہیں لگا تھا

...

ردا بیٹا میں کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں کی تم آؤ میرے پاس پر تم نہیں آئی تو میں نے سوچا میں خود ہی جا کر اپنی بیٹی سی مل لیتی ہوں کل کے بعد سے تم نیچے ہی نہیں آئی ہو بی جان ردا کے روم میں آکر اس سے شکایت کر رہی تھی جب سے آذان کی شادی کا پتا چلا تھا وہ کم ہی روم سے باہر نکلتی تھی..

.. بی جان میں آنے ہی والی تھی مجھے لگا آپ بھی تھکی ہوئی ہونگی اس لیے سوچا آپکو تھوڑا آرام کرنے دوں وہ بی جان کا ہاتھ پکڑ کر انکو بیڈ پر بیٹھا یا اور انکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے کر بیٹھ گئی تھی..

... جبکی بی جان اسکا چہرہ دیکھ رہی تھی اسکی آنکھیں دیکھ کر وہ سمجھ گئی تھی کی وہ رات کو روتی رہی ہے....

www.kitabnagri.com

.. بس میں آگئی میں نے سوچا اپنی بیٹی سے اس بہانے معافی بھی مانگ لوں گی میں تمہارا خواب پورا نہیں کر سکی میری بیٹی مجھے معاف کر دینا بی جان باقیدہ رونے لگی تھی..

.. بی جان آپ روتے مت اور آپ معافی کیوں مانگ رہی ہے اس میں آپکی تو کوئی غلطی نہیں تھی بلکی اس میں تو کسی کی بھی کوئی غلطی نہیں ہے آذان میرے نصیب میں نہیں تھا بی جان تو اسے کسی کی کیا غلطی بلکی غلط تو میں تھی جس نے بنا سوچے سمجھے آذان کے خواب دیکھ اس وقت ردانے کی آواز میں گہرا دکھ تھا..

.. میری بچی غلطی تو کسی کی نہیں ہے بس وقت اور حالات غلط ہے تم خود کو سمجھا لو دیکھنا تمہیں بہت ہی چاہئے والا شوہر ملیگا انشا اللہ بی جان نے اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا..

.. بی جان میں سمجھل جاؤنگی بس تھوڑا وقت لگے گا آپ میری فکر نہ کرے اور اپنی صحت کا خیال رکھے میرے لیے بس بھی ضروری ہے.. اور اگر آپ چاہتی ہے کی میں خوش رہو تو میرے لیے دعا کرے کی میں خود کو سمجھاں سکو آنسو اسکے چہرے کو بھگور ہے تھے..

فکر کیوں نہ کروں میری جان ماں بن کر پلا ہے تمہیں میں نے اور جب ماں کے بچے ہی خوش نہ ہو تو فکر تو ہوگی ہی.. بی جان نے اس کے آنسو صاف کیے تھے..

.. سب خوش ہیں بی جان اور رہی میری بات تو میں بھی بہت خوش ہوں کیوں کی آذان خوش ہے جس طرح انہوں نے اب تک ہم سب کو سمجھا لایا ہے خود کی زندگی کو بھول کر ہم سب کا خیال کیا ہے اب ان کا حق تو بنتا ہے نا خوشیوں پر میری دعا ہے بی جان وہ ہمیشہ ایسے ہی خوش رہے ردا کی آواز میں دکھ تھا کچھ کھونے کا جسکو باہر کھڑی حیانے بہت اچھے سے محسوس کیا تھا وہ صبح سے ردا سے نہیں ملی تھی تو اس سے ملنے کا سوچ کر وہ اسکے روم کی طرف آئی تھی پر اندر سے آتی بی جان کی آواز سن کر اسکو وہیں روکنا پڑا تھا اسکو یہ جان کر بہت دکھ ہوا تھا انجانے میں وہ کسی کے خوابوں کو توڑ چکی ہے وہ چپ چاپ وہاں سے اپنے روم میں آگئی تھی اسکے اندر آگے اور کچھ سننے کی ہمت ہی نہیں تھی...

خوش رہنے کا حق تو سبکو ہی ہوتا ہے میری جان تمہیں بھی ہے اور دیکھنا اللہ نے تمہارے لیے کچھ بہتر ہی سوچ کر رکھا ہو گا اور تم دیکھنا ایک دن تم بھی آذان کی طرح خوشی سے رہو گی اپنے ہمسفر کے سہ بی جان نے اس کے

لیے دعا کی تھی ہر بی جان کی بات سن کر رد اہلکے سے مسکرا دی تھی اب وہ اور بی جان کو رو کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی اسکے چہرے پر مسکان دیکھ کر بی جان کو کچھ سکوں ملا تھا وہ خود کو اسکا گناہ گرامان رہی تھی انکو پہلے آذان سے بات کرنی چاہیے تھی پر وہ نہیں کر سکی تھی اگر انکو پتا ہوتا تو وہ رد کو امید کی روشنی نادکھاتی پر کیا کر سکتے ہیں کبھی انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا اور وہ بس بے بس ہو کر رہ جاتا ہے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے وہ حیا سے شادی کیسے کر سکتا ہے یہ سب کر کے آخر کیا سبٹ کرنا چاہتا ہے اور میں اتنی بڑی غلطی کیسے کر گیا وہ میری نظروں کے سامنے رہا اور میں اسکو پہچان نہیں سکا..

.. اسکے ہاتھ میں حیا اور آذان کے ولیمہ کے فنکشن کی تصویر تھی جو آج ہی اسکے آدمی نے لا کر دی تھی جنکو اس نے اس کام کے لیے لگا رکھا تھا..

.. میری سمجھ نہیں آرہا ہے آخر یہ آذان شاہ مجھ سے چاہتا کیا ہے اسکو جب رانگ کال آتی تھی تو وہ یہ ہی سمجھتا تھا کہ کوئی پیسو کے لیے یہ سب کر رہا ہے اور جب اس نے اسکی بیٹی کو اٹھانے کی بات کی تھی تو پہلی بار اسنے اس کال کے بارے میں غور کیا تھا اور یہ بھی ایک وجہ تھی حیا کو اپنی بیٹی بنا کر دنیا کے سامنے لانے کی پر آذان شاہ کو اس سے کیا چاہیے یہ بات وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا..

.. اسکو آذان شاہ تو شروع سے ہی پسند نہیں تھا آج آذان کی وجہ سے اسکی کتنی ہی ڈیل ہاتھ سے نکل گئی تھی وہ یہ بھی جانتا تھا کہ آذان جان بوجھ کر بھی ایسا کرتا تھا پر وہ اسکی بیٹی کو بیچ میں کیوں لایا اور آخر وہ اس سے چاہتا کیا ہے



اب یہ سب اسکی برداشت سے باہر تھا اور پولیس میں جانا نہیں چاہتا تھا اسکو سب سے بڑھ کر اپنی اڈت پیاری تھی..

... جتنی جلدی ہو سکے مجھے حیا کو اس کے پاس سے آزاد کرانا ہو گا اگر اسنے سچ اسکے سامنے اگل دیا کی وہ آیت نہیں حیا ہے تو میرا سارا بنانا یا پلان خراب ہو جائیگا اور اس کام کے لیے میرے پاس وقت بھی بہت کم ہے.. دلا اور خان کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا ...

تمہیں پکا یقین ہے یہ فائل غلط نہیں ہے تم اچھے سے جانتے ہو کی میں اپنے کام میں غلطی پسند نہیں کرتا ہوں آذان اپنے ہاتھ میں موجود فائل کو دیکھتے ہوئے بولا تھا..

..ہاں میرے آدمی کبھی غلط کام نہیں کرتے ہے اور یہ ریل فائل کی ایک کاپی ہے اس فائل کو حاصل کرنا اتنا آسان نہیں تھا پر تم تو جانتے ہو تمہارا حق میرے لیے سر آنکھوں پر ہوتا ہے حارث سنجیدہ سا چہرہ بناتے ہوئے بولا پر اسکی آنکھوں میں شرارت تھی..

www.kitabnagri.com

..میں مذاک کے موڈ میں نہیں ہوں حارث اور تم جانتے ہو یہ سب مذاک نہیں ہے وہ سنجیدگی سے بولا تھا..

..میں جانتا ہوں یہ سب مذاک نہیں ہے اور اس فائل میں جو ہے بالکل سچ ہے اس بار کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے میرا یقین کرو حارث اسکو یقین دلاتے ہوئے بولا تھا اسکی بات سن کر آذان خاموش ہو گیا تھا..

.. جتنا جلدی ہو سکے ہے لندن جانا ہو گا ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو یہ ہماری سب سے بڑی جیت ہو گی کیوں کی اس کے بعد دلاور خان بالکل برباد ہو جائیں گا فائل کو ریڈ کرنے کے بعد آذان بولا تھا اسکو یقین تھا یہ ہار دلاور خان کی آخری ہار ہو گی ..

.. ہاں اور تم یہ بھی جانتے ہو کی اس کام کے لئے ہمیں حیا بھابی کو بھی اپنے ساتھ لے جانا ہو گا حارث نے اسکو یہ بات بھی بتانا ضروری سمجھا تھا ..

.. ہاں میں جانتا ہوں اور اسکو ہمارے ساتھ جانا ہی ہو گا کیوں کی انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے اسکے لہزے میں سختی تھی جسے حارث نے باخوبی محسوس کیا تھا ..

.. آذان میری ایک بات مانو گے حارث کچھ سوچتے ہوئے بولا تھا

.. میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا حارث تم میرے دوست ہی نہیں میرے بھائی بھی ہو تم مجھ سے کچھ بھی کہہ سکتے ہو آذان کی بات سن کر حارث مسکرا دیا تھا ..

.. اگر بھائی سمجھتے ہو تو میری ایک بات ماننا حیا بھابی بہت معصوم اور بہت ہی اچھی لڑکی ہے اسے کبھی دکھ اور تقلف مت دینا اس نے بہت کچھ سہا ہے زندگی میں حارث کے لہزے میں حیا کے لئے فکر تھی ..

.. تم جانتے ہو حارث میں بنا وجہ کسی کو کوئی تقلف نہیں دیتا ہوں آگے وہ خود سمجھدار ہے اسنے اتنا کہ کربات ختم کر دی تھی اور حارث اسکی بات کا مطلب سمجھ کر چپ ہو گیا تھا

.. تو پھر کب سوچا ہے جانے کا حارث نے اس سے حیا کے بارے میں اور بات کرنا مناسب نہیں سمجھا تھا شاید وقت کے ستہ وہ خود ہی بدل جائے اسکے ساتھ ..

..بی جان اجازت دے تو ایک دو دن میں نکلتے ہے پھر.. اور ہاں جو میں نے بولا تھا وہ کام ہو گیا.. آذان نے کچھ یاد آنے پر پوچھا..

..ہاں میں نے فوٹو اپنے ایک آدمی کے ہاتھ اسکے آدمیوں تک پہنچا دیے تھے اب تک تو وہ دیکھ بھی چکا ہو گا..  
..دیکھنے دو اور تھوڑا دماغ لگانے دو اسکو وہ سوچتا رہیگا کی مجھ سے اسکی کیا دشمنی ہے اور میں وہاں اسکو ہار کے اور قریب لے جاؤنگا آذان کے لہزے میں پھر سے نفرت اور غصہ آگیا تھا...

..ٹھیک ہے میں پھر بی جان سے مل لوں اسکے بعد جلا جاؤنگا اور مجھے خبر کر دینا میں تیاری رکھوں گا حارث اس سے اجازت لیتا نیچے چلا گیا تھا وہ پھر سے فائل کو دیکھنے لگا..

..میں نے کہا تھا نہ خان وہ دن بہت جلد آئے گا دیکھ لو وہ دن بس آنے ہی والا ہے جب میں اپنا کہا پورا کر کے دکھاؤنگا وہ اپنی سوچ میں خان سے مخاطب تھا

..گھر میں اتنے سارے لوگوں کے موجود ہونے کے بعد بھی تم اکیلے کیوں بیٹھی ہو یا تمہیں اکیلے رہنے کا شوق ہے وہ لان میں لگے پودہ کو دیکھتی کسی گہری سوچ میں گم تھی جب اسے اپنے پیچھے سے کسی کی آواز آئی اسنے پلٹ کر دیکھا تو حارث کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا..

..نہی ایسی بات نہیں ہے بس کبھی کبھی انسان کا اکیلے رہنے کا دل کرتا ورنہ اپنوں کو چھوڑ کر کون اکیلا رہنا پسند کرتا ہے.. اسنے حارث کی بات کا جواب دے کر گردن پھر سے موڑ کر پودہ کو دیکھنے لگی تھی شام کا وقت تھا اور اس وقت ہر ابھر الان بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا..

.. اور اگر کوئی آپکے اکیلے پن کا ساتھی بننا چاہے اور آپکے اس کبھی کبھی کے اکیلے پن کو بھی دور کر دے پھر آپکو کبھی اکیلا پن محسوس ہی نا ہونے دے تو..

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

... اس بار حارث اس کے سامنے آ کر اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بولا تھا...

.. اسکی بات سن کر ردانے ایک پل کے لیے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا اور اسکو کیا کچھ نہیں نظر آیا تھا ان  
آنکھوں میں اپنے لیے پیارا ڈت اور ہر وہ چیز جو وہ آذان کی آنکھوں میں اپنے لئے دیکھنا چاہتی تھی...

جب کوئی انسان اندر سے ہی اکیلا ہو تو کسی کی موجودگی بھی اسکا اکیلا پن دور نہیں کر سکتی وہ اسکی آنکھوں میں زیادہ دیر دیکھ ہی نہیں سکی تھی... اسلئے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی تھی..

.. تم نے میری بات سمجھی نہیں شاید اگر کوئی تمہارے اکیلے پن کا ساتھ بننا چاہے نہ کی تمہارے اکیلے پن کو دور کرے اس بار حارث نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا تھا آج وہ سوچ کر آیا تھا کی رد اسے اپنی دل کی بات ضرور کہ دیگا کی وہ اسکو کتنا چاہتا ہے اور ابھی بھی وہ ایک چھوٹی سی کوشش کر رہا تھا اپنے دل کی بات اس تک پہنچانے کی جب کی وہ اسکی سننے کو تیار ہی نہیں تھی اور حارث آج ہار نہیں ماننا چاہتا تھا..

... ردانے حارث کی بات سن کر اسکی طرف دیکھا تھا اسے حارث کی باتوں میں سچائی لگی تھی اسکی آنکھیں جھوٹ نہیں بول رہی تھی پر وہ بھی مجبور تھی اس لئے اسکی بات کا جواب نہ دے کر خاموشی سے اندر جانے لگی تھی جب حارث کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے..

جب کوئی آپسے بات کرتا ہوا ہو تو اسکی بات کا بنا کوئی جواب دیے نہیں جانا چاہیے.. وہ اسکو جاتا ہوا دیکھ کر بولا تھا حارث کو اسکیا یوں جانا اچھا نہیں لگا تھا..

.. جن باتوں کا جواب ہمارے پاس نہ ہو اس میں خاموشی ہی اختیار کر لینی چاہیے رد اچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی اور پھر اس نے پھر سے اپنے قدم بڑھا دیے تھے..

.. جس بات کا جواب ہم دینا نہیں چاہتے اور خاموش ہو جاتے ہے اسے میری نظر میں بات سے بھاگنا بھی کہتے ہے اس نے اسکے جانے پر طنز کیا تھا...



..مجھے بی جان بلارہیں ہے وہ اسکی بات کو نظر انداز کرتی وہا سے بھاگی تھی وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا وہ اس سے بھاگ ہی تو رہی تھی..

..اسکے اس طرح بھاگنے سے حارث مسکرایا تھا کیوں کی وہ جان گیا تھا کی جو بات وہ اس کو بتانے آیا تھا وہ بات اس تک پہنچ گئی تھی اور وہ دن بھی جلد آئے گا جب وہ اسکو اپنے پیار کا یقین بھی دلا دیگا

ہمیشہ کی طرح آج پھر اس روم میں رونے کی آواز گنج رہی تھی یقین آج وجود بدل گیا تھا جو نور کو پچھلے دو مہینوں سے اس کمرے میں روتا ہوا دیکھتا تھا آج وہ خود اسکے جانے کے غم میں رو رہا تھا..

...داداجان کی طرح آج نور بھی اسکو چھوڑ کر چلی گئی تھی اسکے داداجان تو نور کے غم میں اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے اور آج نور بھی اپنا غم برداشت کرتی کرتی اس دنیا سے رخصت ہو گئی تھی...

...اسکو آج لگ رہا تھا کی اسکا اس سے سب کچھ چھینتا جا رہا ہے جب وہ دس سال کا تھا تو ماں باپ کا سہارا انکے سر سے اٹھ گیا تھا اور پھر داداجان اور بی جان نے ان تینوں کو سمجھایا تھا وہ لوگ اتنے امیر بھی نہیں تھے داداجان نے ان لوگو کو پالا تھا وہ انکو کسی کمی کا احساس بھی نہیں ہونے دیتے تھے...داداجان کے چلے جانے کے بعد وہ بالکل ٹوٹ چکا تھا یقین اسکو سمجھانا پڑا تھا اپنی نور کے لیے یقین وہ بھی آج اسکو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی اور آج اس پندرہ سالہ بچے کو لگ رہا تھا کی وہ آج بڑا ہو گیا ہے...

...تم کمزور مت بننا جیسے ہم تھے تم اتنے طاقتور بننا کی کوئی تمہارے ساتھ برا کرنے کا سوچے بھی نہ اور تم بدلہ لینا اپنی بہن کا جس نے تمہاری بہن کے ساتھ اتنا برا کیا ہے تم اسکو سزا دینا اسکو برباد کر دینا سب کچھ چھین لینا اسکا..

.. ایک دم اسکے کانوں میں نور کے آخری الفاظ گنجنے تھے وہ ایک جھٹکے سے کھڑا ہوا تھا..

... میں وعدہ کرتا ہوں نور تمہارے مجرم کو سزا دوں گا میں اسکے پاس اسکا کچھ بھی نہیں رہنے دوں گا وہ بھی ایسے ہی تڑپے گا جیسے تم تڑپتی تھی یہ میرا وداع ہے تم سے نور اس وقت پندرہ سال کا بچہ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا اسکی آنکھوں میں بدلے کی آگ تھی جس میں وہ سب کچھ جلا دینا چاہتا تھا ...

...

وہ جب روم میں آئی تو آذان کو اپنی جگہ پر لیٹا پایا تھا وہ کوئی کتاب پڑھ رہا تھا اور وہ اس لئے جان کر لیٹ آئی تھی اسنے سوچا آذان سو گیا ہو گا لیکن اسکو جاگتا دیکھ کر حیا ایک پل کے لیے رکی تھی پھر خود کو نارمل ظاہر کرتے ہوئے ڈریسنگ روم میں گھس گئی وہاں سے کافی ٹائم بعد نکلی تو بھی وہ جاگ رہا تھا وہ پھر اسکو نظر انداز کرتی ہوئی ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر چیزے ادھر ادھر کرتی رہی...

... کچھ دیر ایسا کرنے کے بعد صوفہ پر بیٹھ کر معجزین دیکھنے لگی اور آذان کے سونے کا انتظار کرنے لگی تھی..

.. جبکی آذان بظاہر تو بک پڑھ رہا تھا مگر اسکا سارا دھیان حیا کی حرکت پر تھا وہ جان بوجھ کر کتاب لے کر لیٹا رہا..

.. اگر نیند نہیں آرہی ہے تو اپنی پیکنگ کر لو ہم کل واپس جا رہے ہیں کچھ دیر کی خاموشی کے بعد اسکو آذان کی آواز سنائی دی تھی اسکی آواز سن کر حیا نے چونک کر سامنے دیکھا تو وہ اسی کو دیکھ رہا تھا حیا کو لگا تھا اب تک وہ سو چکا ہو گا کیوں کی اسکو نیند آرہی تھی پر اسکی بات سن کر اب نیند اڑ گئی تھی.. وہ ایسے ہی بیٹھی رہی جیسے اسنے آذان کی بات سنی ہی نا ہو...

..میں نے کیا بولا ہے اپنی پیکنگ کر لو کل ہم جارہے ہے اسکو ایسے ہی بیٹھا دیکھ کر وہ پھر سے بولا تھا اسنے پہلے ہی اپنی پیکنگ رانی سے کروالی تھی اب اسکو حقم دے رہا تھا..

..میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جارہی ہوں اسنے بنا اسکی طرف دیکھ جواب دیا تھا اور ایسے بیٹھی رہی جیسے وہ یہاں ہی نہیں..

..اسکا جواب سن کر آذان کے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے بک ایک سائیڈ پر رکھتے ہوئے اٹھ کر بیٹھا تھا..

تم شاید بھول گئی ہو مجھے اپنی بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے جو بولا ہے وہ کرو جا کر اس بار اس کی آواز میں سختی تھی..

..میں بول رہی ہوں میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤنگی میں یہاں جان کے پاس رہنا چاہتی ہوں مجھے یہیں رہنے دیں حیا کو اسکی سختی سے کی گئی بات سے ڈر تو لگا تھا مگر وہ اسکے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی اس لئے بولنا اسکی مجبوری تھی..

..اسکو پھر سے ضد کرتے دیکھ کر آذان کو اپنے غصے پر کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا تھا وہ ایک دم سے بیڈ سے اٹھا اور ایک ہی جست میں اسکے پاس جا کر اسکا بازو سختی سے اپنی گرفت میں لے کر اسکو اپنے مقابل کھڑا کیا تھا..

..حیا پہلے کی طرح اب بھی اس حملے کے لئے تیار نہیں تھی اسکی سخت پکڑ سے وہ ڈر گئی تھی..

..تمہیں میری بات ایک بار میں کیوں سمجھ نہیں آتی کیوں تم میری بات نامان کر مجھے زبردستی کرنے پر مجبور کرتی ہو بولو کیوں آذان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا تھا اس نے حیا کا دوسرا بازو بھی اپنی سخت گرفت میں لے لیا تھا..

.. اسکی سخت گرفت اور آنکھوں میں غصہ دیکھ کر اس میں بولنے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی آج تک اس سے کسی نے اس طرح بات نہیں کی تھی یا اسکی زندگی ماں باپ کے علاوہ کوئی تھا ہی نہیں جو اس طرح بات کرے اسکی زندگی میں اتنا کچھ ہو گیا تھا لیکن پھر بھی اسکو عادت نہیں ہوئی تھی ان سب کی اور آذان کو ایسے دیکھ کر تو اسکو آذان سے اور ڈر لگنے لگا جاتا تھا..

.. اپر سے اسکا خاموش رہنا اور اسکی بات نہ ماننا آذان کو اور غصہ دلا جاتا تھا جب کی اسی کے ڈر کی وجہ سے حیا کی بولتی بند ہو جاتی تھی اور آذان سوچتا تھا کی وہ ضد میں ایسا کرتی ہے...

.. جبکی شاید وہ یہ بھی بھول چکا ہے کی وہ اسکے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر چکا ہے اگر حیا اسکے ساتھ ایسا کرتی ہے تو کچھ غلط نہیں تھا اگر وہ اپنی غلطی سمجھتا تو حیا کا اسکی بات نہ ماننا یا اسکی بات کا جواب نہ دینا برا نہیں لگتا..

.. میں کیا بول رہا ہوں سنائی نہیں دیا تمہیں اسکا خاموش رہنا آذان کو اور غصہ دلا رہا تھا..

.. مجھے بی جان کے پاس رہنا ہے وہ ڈرتے ڈرتے اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی آذان کے ڈر سے اسکے بولتے ہوئے ہونٹ بھی کانپ رہے تھے.. آنکھوں میں آنسو چمک رہے تھے جو گرنے کو بے تاب تھے.. اور اسکی پھر سے سخت آواز پر وہ ر کے ہوئے آنسو بہنے لگے تھے..

.. جیسی.. آذان کی نظر اسکی آنکھ سے گرتے آنسو پر پڑی آنسو کے سفر کے ساتھ ساتھ آذان کی آنکھیں بھی سفر کر رہی تھی اسکو یہ منظر بہت ہی خوبصورت لگا تھا اسکا آنسو تو ٹوٹ کر زمیں پر گر گیا تھا پر آذان کی نظریں اسکے کانپتے ہونٹوں پر رکی تھی آذان نے حیا کو مزید اپنے قریب کیا تھا اتنا کی دونوں کے بیچ بہت ہی کم فاصلہ رہ گیا تھا..

حیا اسکی اس حرکت سے بوکھلا گئی اس نے خود کو دور کرنا چاہا پر آذان کی گرفت اب سخت نہیں پر مضبوط تھی..  
.. آذان نے ایک ہاتھ سے آیت کے چہرے پر آے بال پیچھے کیے اور پھر سے نظریں اسکے ہونٹوں پر کی جیسے  
ہی وہ اس پر جھکنے لگا تھا حیا نے مو قے کا فائدہ اٹھایا تھا اور ایک جھٹکے سے خود کو اس سے آزاد کر ا کر دور ہوئی  
تھی...

... آذان کو اسکا اس طرح کرنا بالکل اچھا نہیں لگا تھا پر خود پر ضبط کر گیا گیا تھا..

.. جب میرے غصے کو برداشت نہیں کر سکتی تو میری بات ایک بار میں ہی ماں لیا کرو اب جاؤ اور اپنی پلنگ کرو  
جا کر میں اب دوبارہ نہیں کہو نگا وہ ایک نظر اسکو دیکھتا بیڈ پر آ کر لیٹ گیا تھا اور حیا اپنے آنسو پتی پلنگ کرنے چلی  
گئی تھی جانتی تھی اب وہ اسکو لے جا کر ہی رہیگا اور ہر بار کی طرح وہ اب بھی کچھ نہیں کر سکے گی

نور تمہارے مجرم کو سزا ملنے والی ہے اور وہ دن دور نہیں ہے جب وہ پوری طرح برباد ہو جا یگا میں نے  
وداع کیا تھا نہ کی میں اس سے اسکا سب کچھ چھین لو نگا اور وہ تڑپا جس طرح تم تڑپی تھی اسنے جو تمہارے ساتھ  
کیا اسکی سزا تو اسکو ملنے والی ہے...

.. وہ نور کی قبر کے پاس بیٹھا اسکو اپنا وعدہ یاد دلار ہا تھا اور پچھلے پندرہ سلو سے وہ روز اسکی قبر پر آتا تھا کتنا کچھ بدل  
گیا تھا ان پندرہ سالوں میں وہ پندرہ سالہ بچہ آج جوان ہو چکا تھا سب کچھ بدل گیا تھا اسکی زندگی میں آج وہ پہلے  
کی طرح کمزور نہیں تھا آج وہ اتنا طاقتور بن گیا تھا کی کوئی اسکو ہرا نہیں سکتا ہے...



... ان گزرے پندرہ سالوں میں اس نے اپنا ایک نام بنایا تھا جسکو دنیا آذان شاہ کے نام سے جانتی تھی وہ بچپن سے ایسا نہیں تھا بس زندگی میں ملے دکھوں نے اسکو ایسا بنا دیا تھا اسکی بہن کے ساتھ ہوئے حادثے نے اسکی بہن کے ساتھ ساتھ اسکا بھی سب کچھ چھین لیا تھا اسنے ہسنا مسکرا کر انا چھوڑ دیا تھا وہ پورا بدل گیا تھا صرف ایک چیز تھی جو وہ نہیں بھولا تھا اور وہ تھا اسکا بدلہ..

... ایک بار ہر روز کی طرح وہ نور کی قبر پر بیٹھا تھا جب اسکی ملاقات حارث سے ہوئی انہی دنوں اسکے والد کا انتقال ہوا تھا اسکا غم دیکھ کر آذان کو اپنا غم یاد آ گیا تھا اور یوں ان دونوں کی ملاقات دوستی میں بدل گئی تھی آذان کا کوئی دوست مل گیا تھا اور پھر اسنے حارث کو اپنے بارے میں بتایا تھا حارث کو نور کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا تھا اور پھر یوں حارث آذان کے ہر کام میں اسکی مدد کرنے لگا تھا یوں حارث ان کے گھر کا ایک ممبر بن گیا تھا...

... صرف بی جان اور ردا آذان کے بدلے کے بارے میں کچھ نہیں جانتی تھی اور آذان نے بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا پر از لان کو حارث نے سب کچھ بتا رکھا تھا اور یہ بات آذان نہیں جانتا تھا وہ ان سب کو ان سب سے دور رکھنا چاہتا تھا اور یہ ہی وجہ تھی کی اسنے شہر سے باہر انکے لئے گھر بنایا ہوا تھا... وہ اپنی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجاتا تھا حارث کا نمبر دیکھ کر اسنے کال ریسیو کی تھی۔

ویسے بی جان بھائی نے شادی کر کے بہت اچھا کیا ہے اور اس کا سب سے زیادہ فائدہ مجھے ہوا ہے  
ازلان پاس بیٹھی حیا کو دیکھتے ہوئے شرارت سے بولا تھا..

.. اسکی بات سن کر رد اور بی جان نے نہ سمجھنے والے انداز میں اسکی طرف دیکھا تھا شام کا وقت تھا وہ لوگ لان  
میں بیٹھے کافی پی رہے تھے جبکی آذان صبح سے ہی اپنے کمرے سے نہی نکلا تھا وہ جب یہاں آتا تھا آفس تو نہی جاتا  
تھا پر یہیں سے بیٹھے بیٹھے وہ اپنے آفس کا کام کرتا رہتا تھا...

.. اچھا کیا فائدہ ہوا ہے ہمیں بھی تو پتا چلے بی جان مسکرا کر بولی تھی...

.... میرا فائدہ یہ ہوا ہے کی میں آپ لوگوں کی کمپنی سے بور ہو گیا ہوں اب مجھے نئی کمپنی مل گئی ہے بھابھی کی جو  
رد اتم سے تو کئی گنہ بہتر ہے اسنے رد کی طرف منہ بنا کر کہا تھا...

... وہ تینو ازلان کی بات سن کر اسکے جواب کا انتظار کر رہی تھی کی پتا نہی اسکو کیا فائدہ ہوا اسکا یہ جواب سن کر بی  
جان تو ہنس پڑی تھی اور حیا بھی مسکرا دی تھی جبکی رد کا منہ بن گیا تھا...

... کتنے برے انسان ہو تم ازلان ہمارے ہی منہ پر ہماری برائی کر رہے ہو تم اب آنا کسی کام کے لئے میرے پاس  
پھر دیکھتی ہوں تمہیں تو میں رد انے ایک مکہ اسکے بازو پر مرتے ہوئے بولی ازلان اور وہ دونوں ایسے ہی آپس  
میں لڑتے رہتے تھے..

.. یہ تو غلط بات ہے ازلان رد اور بی جان کی کمپنی میں کوئی بور ہی نہی ہو سکتا ہے حیا نے دونوں کی طرف دیکھتے  
ہوئے کہا تھا اور یہ سچ بھی تھا ان کچھ ہی دنوں میں وہ ان لوگوں کے بہت قریب ہو گئی تھی..

اور میرے بارے میں کیا خیال ہے آپکا اس بار ازلان نے اپنے بارے میں جاننا چاہا تھا..

..تم سب سے الگ ہو کیوں کی تم اپنے ساتھ ساتھ دوسرو کو بھی خوش رکھتے ہو سبکے چہروں پر خوشی لاتے ہو اور یہ بات تمہیں سب سے الگ بناتی ہے اس نے کھلے دل سے اسکی تعریف کی تھی اسکی بات سن کر بی جان اور ردا نے مسکرا کے اسکی طرف دیکھا تھا جیسا بھی تھا ردا وہ کو بہت اچھی لگی تھی اتنا خوبصورت ہونے کے بعد بھی اس میں کوئی بناوٹ کوئی دیکھا و انہی تھا...

..بھا بھی بس آپ یہیں رہیں اور روز میری تعریف کرتی رہے یہ ردا تو جل جل کر رانخ ہو جائے گی اسنے ردا کو پھر چڑایا تھا..

...ایسا تو فحشال مقنن نہیں ہے کیوں کی تمہاری بھا بھی جا رہی ہے واپس آذان سامنے آتا بولا تھا اسکی آواز سن کر تینوں نے اسکی طرف چونک کر دیکھا تھا وہ سمجھے نہیں تھے اسکی بات جب کی حیا نے اسکی طرف نہیں دیکھا تھا وہ جانتی تھی وہ کیا بات کرنے والا ہے..

..کیا مطلب ہے آذان کہاں جا رہی ہے حیا بی جان نے اسکے پاس آتے ہی پوچھا تھا..

..صرف حیا نہیں بی جان میں بھی دراصل میری کل ایک بہت ضروری میٹنگ ہے جس کی وجہ سے ابھی ہمے جانا ہو گا..

..وہ بی جان کے پاس آکر بیٹھا تھا اور سامنے ردا اور ازلان کے ساتھ بیٹھی حیا کو دیکھا..

..بلیک اینڈ ریڈ کلر کے سوٹ میں سر پر اچھی طرح دوپٹہ لئے وہ ہمیشہ کی طرح اسکو خوبصورت لگی تھی ہر کلر اس پر کھلتا تھا...

.. اگر تمہاری میٹنگ اتنی ضروری ہے تو میں نہیں روکوں گی لیکن میں حیا کو نہیں جانے دوں گی ابھی تو میں اپنی بیٹی کے ساتھ ٹھیک سے رہی بھی نہیں ہوں تم بعد میں آکر لے جانا فحشال نہیں..

... بی جان کی بات سن کر حیا کو خوشی ہوئی تھی اسنے محبت بھری نظروں سے بی جان کی طرف دیکھا انجانے میں وہ اسکی مدد کر رہی تھی جبکی آذان کو اسکے چہرے پر اسکے ساتھ نہ جانے کی خوشی دیکھ کر بہت برا لگا تھا..

.. آپ ٹھیک کہہ رہی ہے بی جان پر میں سوچ رہا تھا کی کل کی میٹنگ کے بعد میں اور حیا کہیں گھومنے جائینگے کچھ دن کے لیے پھر واپسی پر میں حیا کو آپکے پاس چھوڑ دوں گا..

.. اسنے انکو اپنے آگے کے پلان کے بارے میں بتایا تھا..

.. اسکی بات سن کر بی جان خاموش ہو گئی تھی وہ کیا کہہ سکتی تھی جب وہ سب کچھ سوچ کر بیٹھا تھا اور سہی بھی تھا شادی کے بعد تو ہر کوئی گھومنے پھرنے جاتا ہے اور یہ بات انہونے انکے لئے سوچی ہی نہیں تھی جبکی یہ کام انکا تھا انکو برا لگا تھا کی یہ بات خود انکو آذان سے کرنی چاہیے تھی..

... بی جان کو خاموش دیکھ کر حیا کی ساری خوشی ختم ہو گئی تھی ایک امید کی کرن تھی جو اس میں جاگی تھی پر آذان نے اس سے یہ ایک چوٹی سی خوشی بھی چھین لی تھی..

.. بھائی آپ سیدھی طرح بولونا کی آپ بھابھی کو، نییون پر لے جانا چاہتے ہو ویسے کہاں لے جانے کا ارادہ ہے از لان کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھا ایک دم بولا تھا..

.. یہ تو میں بس اپنی بیوی کو ہی بتاؤں گا اسنے جیسے بات ہی ختم کی تھی اور حیا کی طرف دیکھا جو اسکو نذر انداز کیے بی جان کی طرف دیکھ رہی تھی..

.. آذان کی بات سن کر ایک درد سا تھا جو ردا کے دل میں ہوا تھا اپر سے آذان کا حیا کو بار بار دیکھنا ردا کو درد میں ڈال رہا تھا اسکو حیا سے جلن نہی ہو رہی تھی بس اپنے خواب ٹوٹ جانے کا درد تھا جسکو دبا کر وہ بیٹھی تھی..

.. حیا بیٹا تم جو اپنا سامان پیک کر لو جا کر پھر تمہیں نکلتا بھی ہے بی جان اسکو بولا تھا.. جواب چپ چاپ بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی...

.. اسکی ضرورت نہی ہے بی جان سب پیکنگ ہو چکی ہے میں نے رانی سے کروالی ہے بس اب ہمے نکلتا ہو گا وہ اٹھتے ہوئے بولا تھا..

.. اسکی جھوٹی بات سن کر حیا حیرت سے اسکی طرف دیکھ رہی تھی کتنا جھوٹا ہے یہ شخص اپنے پر یو ر والوں سے جھوٹ بول کر اسکو ذرا برا نہی لگتا ہے اس نے جل کر سوچا تھا..

.. ابھی سے جارہے ہو کھانا کھا کر جانا اتنی بھی جلدی کیا ہے اس بار بی جان ناراضگی سے بولی تھی..

.. نہی بی جان کھانے کے لیے رکے تو رات ہو جائے گی کھانا ہم وہا جا کر ہی کھا لینگے حیا تم تیار ہو کر آ جاؤ ہم بس اب نکلتے ہے اسنے حیا کو بولا تو وہ بنا کچھ کہے چلی گئی تھی اور کچھ ہی دیر بعد وہ لوگ شاہ ہاؤس سے آذان ویلا کے لئے چل دیے تھے

.....



پہلے کی طرح اس بار بھی سفر خاموشی سے کٹا تھا پہلے وہ وہاں جانا نہیں چاہتی تھی اور اب وہاں سے آنا نہیں چاہتی تھی بہت ہی شکر تھا اسکا ہمسفر اسکے ساتھ وہ ہی کرتا تھا جو وہ نہیں چاہتی تھی..

انکو آتے آتے رات ہی ہو گئی تھی.. انکی گاڑی پورچ میں آکر رکی تو وہ اس سے پہلے گاڑی سے نکل کر اندر کی طرف چل دی تھی اسنے اس بڑے سے گھر میں قدم رکھا تو اسکے زخم پھر سے ہرے ہو گئے تھے وہاں کچھ دن اسکے سکون سے گزرے تھے پر بھا پھر واپس آکر اسکو بلکل اچھا نہیں لگا رہا تھا وہ دھیرے دھیرے چلتی اندر آئی تو سبھی ملازم اپنے کام میں لگے ہوئے تھے..

.. السلام علیکم بڑی بیگم آپکے لیے پانی لاؤں ایک ملازمہ اسکے پاس آتے بولی تھی..

... رحمت خالہ بی جان کی ہی خاص ملازمہ تھی جو یہاں آذان کے پاس کام کرتی تھی اور اب بی جان نے انکو فون کر کے ہدایت دی تھی کی وہ اسکا اچھے سے خیال رکھے..

.. وعلیکم السلام نہیں میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اس وقت اسکا کچھ بھی کھانے یا پینے کا دل نہیں کر رہا تھا وہ انکے سلام کا جواب دیتی رکی نہیں تھی اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی اسی گیسٹ روم میں جس میں وہ بھارہ رہی تھی..

کہاں جا رہی ہو.. ابھی اس نے پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا جب آذان کی آواز اسکو اپنے پیچھے سنائی دی تھی..  
.. اپنے کمرے میں وہ نیچے زمین کو دیکھتے ہوئے بولی تھی..

.. میرا روم نیچے ہے اپر نہیں آذان اسکے جھکے سر کو دیکھ کر بولا تھا وہ سمجھ گیا تھا کی وہ گیسٹ روم کی بات کر رہی ہے..

.. پر میں تو اپنے کمرے جا رہی ہوں وہ اپر ہے وہ اسکی سمجھ نہی آ رہا تھا وہ اپنے روم کی بات کیوں کر رہا تھا..

.. میں نے بولا کی میرا روم نیچے ہے اور تم آج سے اسی روم میں رہو گی میرے ساتھ اسنے حیا کے سر پر بم پھوڑا تھا اسکو لگا تھا بی جان کی وجہ سے وہ اسکو اپنے ساتھ رہنے کے لیے مجبور کر رہا ہے مگر بیٹھا تو ایسا کچھ نہی تھا پھر کیوں وہ ایسا کر رہا ہے حیا سمجھی نہی تھی..

.. میں اسی روم میں رہنا چاہتی ہوں حیا نے اس بار اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... میں نے کیا بولا ہے تم سے تم میرے روم میں رہو گی بات سمجھ نہی آتی تمہیں اس بار ازاں نے اپنا لہزا نامل رکھا ہوا تھا.. اور اس بار میں انکار نہی سننا چاہتا ہوں وہ حیا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا...

.. پر میں.. آ جاؤ اس سے پہلے کی وہ کچھ کہتی آذان اسکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا اپنے روم کی طرف بڑھا تھا وہ اب کر بھی کیا سکتی تھی چپ چاپ اسکے پیچھے چل دی تھی..

.. اسکے پیچھے ہی اسنے آذان کے روم میں قدم رکھا تھا تو دیکھتی ہی رہ گئی تھی اسکا یہ روم بی جان کے گھر والے روم سے بھی بہت زیادہ خوبصورت تھا سامنے ہی کنگ سائز بیڈ تھا اور اسی طرح واش روم اور ڈریسنگ روم تھا ایک الگ چیز جو تھی وہ گلاس وال جس سے پورا لان نظر آتا تھا وہ اس روم کی ایک ایک چیز کو دیکھ رہی تھی..

.. وہ چلتی ہوئی گلاس وال کے پاس آئی تھی رات میں لائٹ کی روشنی میں لان بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا..

.. کتنا خوبصورت ہے بالکل خوابوں کی طرح وہ بے دھیانی میں بول گئی تھی اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی وہ ایک دم چپ ہو گئی تھی..

..ہاں بہت ہی خوبصورت ہے وہ اسکی کمر پر بیکھرے بالوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا آج پہلی بار اسنے حیا کے کھلے بال دیکھ تھے جو کافی لمبے تھے آذان کو حیا کا اپنے روم کو اس طرح دیکھ کر کھونا اور بے ساختہ تعریف کرنا اچھا لگا تھا..

.. آذان کی آواز اپنے قریب سن کر وہ ایک دم مڑی تھی اور آذان کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی.. مجھے اچھا لگا تمہیں یہاں کچھ تو اچھا لگا وہ اسکی جھکی پلکوں کو دیکھ رہا تھا اسنے اسکے بہت روپ دیکھ تھے ہر روپ سب سے الگ تھا..

.. غلط لگا تمہیں مجھے یہاں کچھ اچھا لگ ہی نہیں سکتا ہے وہ پھر اسکی بات سے انکار کر رہی تھی .. اور اسکا ایسا کرنا ہمیشہ اسکو غصہ دلادیا کرتا تھا۔ اب بھی ایسا ہی ہوا تھا اسنے جھٹکے سے اسکے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا..

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

.. آج تم یہ آخری بار بول رہی ہو اگر آج کے بعد تم نے مجھے آپ کہ کر مخاطب نہیں کیا تو یاد رکھنا تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا اسنے ایک جھٹکے سے اسکو آزاد کیا تھا آذان کو حیا کا اسکو تم کہ کر بلانا شروع سے ہی اچھا نہیں لگتا تھا اسنے سوچا تھا وہ آرام سے یہ بات اسکو سمجھا دیگا مگر ایک تو پھر اسکی بات کا انکار کرنا پر سے تم کہ کر مخاطب کرنا آذان کو مزید غصہ دلا گیا تھا وہ چاہتا تھا کی وہ اس پر سختی نہ کرے مگر وہ ہر بار کچھ ایسا کر جاتی تھی کی اسکو نہ چاہتے ہوئے بھی اس پر سختی کرنی پڑتی تھی ابھی بھی ایسا ہی ہوا تھا...

.. ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ خوش ہوا تھا کی حیا کو اس سے جڑی کوئی چیز اچھی لگی تھی مگر پھر اسکا مکر جانا اس سے برداشت نہیں ہوا تھا..

www.kitabnagri.com

وہ ایک نظر اسکو دیکھتا واشروم میں گھس گیا تھا جبکی حیا وہیں گلاس وال سے لگ کر بیٹھ گئی تھی اور اب وہ تھی اور اسکے نہ رکنے والے آنسو..

.. جب وہ واشروم سے باہر آیا تو وہ ابھی بھی ایسے ہی بیٹھی ہوئی تھی وہ باہر چلا گیا کچھ ہی دیر بعد حارث بھی آگیا تھا راحت بی اسکی کھانے کے لیے بلانے آئی تھی پر اسنے منکر دیا تھا اسکی بھوک مرچکی تھی اس وقت اسکو بی

جان بہت یاد آرہی تھی اس لیے وہ بھانہنی آنا چاہتی تھی وہ کچھ دیر تو ایسے ہی بیٹھی رہی پھر آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بیڈ پر آکر لیٹ گئی تھی کیوں کی بھابیڈ کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں تھی لیٹنے کے لیے..

جب وہ کمرے میں آیا تو حیا کو بیڈ کے بلکل کونے میں سوتا پایا تھا اسنے اسکے ساتھ کھانے کے لیے زبردستی نہیں کی وہ جانتا تھا بی جان کے پاس سے آنے کے بعد حیا تھوڑا داس تھی اور پھر کچھ دیر ہونے والی بات کی وجہ سے بھی اسنے زیادہ زور نہیں دیا تھا وہ کپڑے چینج کر کے آیا اور اپنی سائیڈ پر آکر لیٹ گیا کچھ دیر تو اسکی بیڈ تو دیکھتا رہا پھر کروٹ بدل کر سونے کی کوشش کرنے لگا تھا اسکو بار بار آج والی اپنی حرکت یاد آرہی تھی اسکو حیا کے ستہ ایسا کر کے برا لگا تھا پر وہ کیا کرتا اس کو اپنا غصہ برداشت کرنا نہیں آتا تھا جو اسی پر اتار کر ختم ہوتا تھا کچھ دیر بعد اپنی سوچوں میں ڈوبا وہ بھی گافل ہو گیا تھا

وہ صوفہ پر بیٹھی ہوئی کوئی بک پڑھ رہی تھی جب فون کی گھنٹی سے وہ ڈسٹرب ہوئی تھی اسنے سوچا کوئی ملازمہ آکر اٹھالیگی اس لیے وہ پھر سے اپنے کام میں لگ گئی تھی جب بہت دیر تک کوئی ملازمہ نہیں آئی تو مجبورن اسکو اٹھنا پڑا تھا..

.. اسنے ٹائم دیکھا پانچ بج رہے تھے اسکو یقین ہو گیا تھا کی یہ ضرور از لان ہی ہو گا کیوں کی اس وقت اسکو کافی پینے کی عادت تھی.. اور وہ اپنے روم میں منگوواتا تھا..

.. ہان جلدی بولوا چھا خاصا ڈسٹرب کر دیا تم نے مجھے وہ اپنی بک کو بیچ میں چھوڑ کر آنے کا غصہ اس پر نکال رہی تھی..



...کیا سہی میں آپ میری وجہ سے ڈسٹرب ہونے لگی ہے حارث کی شوق بھری آواز اسکے کانوں میں ٹکرائی تھی..

فون پر حارث کی آواز سن کر وہ ایک دم گھبرا گئی تھی اسکی اپنی جلد بازی پر جی بھر کر غصہ بھی آیا تھا کم سے کم اسکو نمبر دیکھ تو لینا چاہیے تھا..

..وہ میں آپ کو نہیں بول رہی تھی مجھے لگا زلان ہو گا رد اخود پر قابو پاتے ہوئے بولی تھی..

..جانتا ہوں آپ ہم سے کہاں کچھ کہتی ہے حارث نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی وہ اس لڑکی کے لیے پاگل تھا اسکو سمجھنا چاہتا تھا بتانا چاہتا تھا پر وہ اسکی سنتی ہی نہیں تھی اتنا تو وہ جان گیا تھا کی رد اکو اسکے جذبات کی خبر اور وہ کھل کر اسکو اپنی فیلنگس بتانا چاہتا تھا پر رد ا ہمیشہ ہی کوئی نہ کوئی بہانہ کر کے بھگ جاتی تھی..

... آپکو کچھ کام تھا کیا حارث کی بات کو وہ نظر انداز کر کے بولی تھی..

..ہاں کام تو ہے پر جس سے ہے وہ میری سنتا ہی نہیں ہے آج حارث شکوہ کرنے کے موڈ میں تھا..

... آپ جسے سنا چاہتے ہو اگر وہ سننا ہی نہیں چاہے تو آج رد انے بول دیا تھا وہ اسکو بتانا چاہتی تھی تھی کی جو وہ سوچ رہا ہے وہ ممکن نہیں ہیں..

..اسکو سننا ہو گا اور مجھے یقین ہے جو میں اسے سنا چاہتا ہوں وہ سب سن کر وہ میری کہی ہر بات پر یقین بھی کرے گی حارث کے لہزے میں ایسا کچھ تھا کی کچھ پل کے لیے رد ا کچھ بول ہی نہیں سکی تھی اسکی آنکھیں اسکی باتیں سن کر پتا نہیں اسکو ایک دم رد اکو کیا ہونے لگا تھا جتنا وہ اس سے دور جانا چاہتی تھی وہ اتنا ہی اسکی سوچوں پر سوار ہو رہا تھا...

.. تو میں اس خاموشی کو کیا سمجھوں وہ سنے گی میری بات ردا کے خاموش رہنے پر وہ پھر سے بولا تھا اس بار اس نے بہت ہی پیار سے اس سے پوچھا تھا..

.. پتا نہیں ردا کی کچھ سمجھ نہی آیا تھا کیا بولے اس نے جلدی سے کہ کرفون رکھ دیا تھا اور صوفہ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی تھی اسکے کانوں میں بار بار حارث کی آواز گونج رہی تھی ردا نے گھبرا کر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا تھا..

.. تمہیں پتا ہوا نہیں لیکن مجھے پتا ہے تمہیں اس بار وہ سننا ہو گا جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں حارث اپنی سوچوں میں اس سے مخاطب تھا

.....  
کیا بکو اس کر رہے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے دلاور غصے سے اپنے خاص ملازم بشر کی طرف دیکھتے ہوئے

بولا تھا...

... خان میں سچ کہ رہا ہوں آذان شاہ نور شاہ کا بھائی ہے وہ ڈرتے ڈرتے بولا تھا...

... بشر کی بات سن کر دلاور خان کو کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا..

پندرہ سال پہلے کیا اپنا گناہ یاد آیا تھا..

... جب اسکی نظر پہلی بار نور پر پڑی تھی تو وہ اس پر فدا ہو گیا تھا..

... اور پھر جب اسکو پتا چلا کی نور کا اسکے دادا دادی اور دو چھوٹے بھائی کے علاوہ اور کوئی بھی ہے تو اسکے شیطانی دماغ میں ایک غلط سوچ آئی تھی اور اسی سوچ کو سچ کرنے کے لئے اسنے نور کو اپنے آدمی کے ہاتھوں اٹھوہ لیا تھا..

.. اور پھر اسکے بعد اسنے ایک معصوم لڑکی سے اسکی عزت اسکا سب کچھ چھین لیا تھا

.. اس وقت وہ یہ بھی بھول گیا تھا کی وہ ایک بیوی اور ایک پانچ سال کی بیٹی کا باپ ہے...

دلاور خان نے سوچا تھا وہ غریب لڑکی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکے گی اور ایسا ہی ہوا تھا...

... انہو نے بہت کوشش کی نور کو انصاف دلانے کی پر وہ کچھ نہیں کر سکے دلاور خان جیسے بڑے آدمی کے سامنے وہ کچھ نہیں تھے

... نور کو اسکے مالی حالت سے کمزور دادا جان اور بی جان انصاف نہیں دلا سکے تھے اور ایسا تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کمزور کے ساتھ کوئی انکی مدد نہیں کرتا...

... دلاور خان خوش تھا جیسا اسنے سوچا تھا ویسا ہی ہوا تھا کوئی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکا تھا وہ گناہ کر کے بھی آرام سے جی رہا تھا پر وہ یہ بھول گیا تھا کی کوئی دیکھے یا نہ دیکھ اللہ سب دیکھتا ہے اور وہ ہی ہے انصاف کرنے والا اور کمزور کی مدد کرنے والا...

... اور اللہ کی ہی مدد سے آج آذان اتنا بڑا آدمی بن گیا تھا کی وہ آج اپنی بہن کے ساتھ برا کرنے والے کو سزا دے رہا تھا...

... خان اب کیا کرنا ہے بشر اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھا...

... بشر کی آواز سن کر وہ جو ماضی میں کھویا ہوا تھا حال میں واپس لوٹا تھا...

... اسکو یقین نہی آرہا تھا کی اذان شاہ نور شاہ کا بھائی ہے اسنے تو کبھی سوچا بھی نہی تھا کی ایک دن ماضی یوں اسکے سامنے آکر کھڑا ہو جائیگا... اب اسکو سب سمجھ آرہا تھا اذان کا اسکے بزنس میں نکسن کروانا اور اسکی بیٹی کو کڈنیپ کروانا وہ یہ سب اس سے بدلہ لینے کے لئے کر رہا تھا..

... بشر تم اب سے اذان پر ہر وقت نظر رکھنا مجھے حیا کسی بھی حال میں چاہیے اب اسکا بیٹا ہونا بہت ضروری ہے تم سمجھ رہے ہونہ میری بات اسنے کچھ سوچتے ہوئے بشر کو کہا تھا..

... ٹھیک ہے خان بشر نے اپنے مالک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا... اور وہا سے چلا گیا

...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

...

یہ لو اذان کل کی ٹکٹ تمہاری اور حیا کی صبح تم دونو کو نکلنا ہے میں ن باقی سب انتظام بھی کروادیا ہے تم لوگوں کے لیے وہ اس وقت اپنی اسٹڈی روم میں بیٹھا کوئی فائل دیکھ رہا تھا جب حارث اسکے پاس آیا تھا..  
.. تم نہی چل رہے ہو ساتھ اسکی پوری بات سن کر اذان بولا تھا مگر اسکی نظریں فائل پر ہی تھی..

.. نہیں کل ایک بہت ضروری میٹنگ ہے تم یہاں نہیں ہونگے تو مجھے ہی سب سمجھانا ہو گا اس لیے میں نہیں جا رہا ہوں..

.. ہاں یہ بھی ٹھیک ہے اور یاد رہے اس بات کی کسی کو خبر نا ہو اس نے یاد دلانا ضروری سمجھا تھا..

.. ایسا ہی ہو گا تم آرام سے وہا جا کر اپنا کام کرو حارث نے اسکو یقین دلایا تھا..

اور اس کام کا کیا ہوا وہ ہو گیا آذان نے کچھ یاد آنے پر پوچھا تھا..

.. ہاں جیسا تم نے بولا تھا ویسا ہی کیا ہے سب انفارمیشن دلا اور تک پہنچ چکی ہے...

... دلا اور خان سوچتا تھا کی آذان کو کچھ خبر نہیں ہے پر یہ اسکی بھول تھی جو خبر اب تک اس تک پہنچ رہی ہے سب آذان کے کہنے پر ہی ہو رہا تھا..

... آذان تمہیں کیا لگتا ہے جب حیا کو پتا چلے گا ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں تو حیا جانے کے لیے مان جائے گی

حارث کو یقین تھا وہ نہیں مانے گی پروہ آذان کی رائے جاننا چاہتا تھا..

.. وہ اگر نہیں بھی جاننا چاہے گی تو بھی اسے جانا ہو گا حارث اور تم جانتے ہو ی کام میرے لیے مشکل نہیں آذان اپنی جگہ سے کھڑا ہوا اور حارث کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا..

.. میں جانتا ہوں یہ تمہارے لیے مشکل نہیں ہے پر میں بس اتنا کہوں گا جو کرنا آرام سے کرنا اور اپنے غصے پر قابو

کرنا حارث اسکو سمجھا رہا تھا وہ اچھے سے جانتا تھا کی اسکے انکار سے آذان کو یقین غصہ آجائے گا..

... جو حیا کے لیے اچھا نہیں تھا..



..میں اچھے سے جانتا ہوں حارث کیسے کرنا ہے اور کیسے نہیں تم بس اپنی کل کی میٹنگ کی تیاری کرو..

..اسکی بات آذان سمجھ گیا تھا اپنے غصے پر قابو کرنا اسکے لیے آسان نہیں تھا اس لیے وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا..

..ہاں میں ایک فائل لینے آیا تھا اور مجھے تم سے ایک پروجیکٹ کے بارے میں بات بھی کرنی تھی حارث اسکے ساتھ کچھ کام کی باتیں کرنے لگا تھا اسکو جو آذان سے کہنا تھا اسنے کہ دیا تھا مقصد صرف حیا کو آذان کے غصے سے بچانے کا تھا

ہم کل لندن جارہے ہیں تم اپنی تیاری کر لو وہ گلاس وال کے پاس کھڑی تھی جب وہ اسکے پاس آکر بولا تھا..

..لندن لیقن کیوں اسکی بات سن کر وہ چونکی تھی اور اس نے ایک دم جھٹکے سے مڑ کر اسکی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا تھا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا جب اس نے خود سے آذان سے کچھ پوچھا تھا اور وہ بھی اسکی طرف دیکھ کر.. اور یہ بات آذان نے ہی محسوس کی تھی..

www.kitabnagri.com

..تم اچھی طرح سے جنتی ہو ہم لندن کیوں اور کس کے لئے جارہے ہیں آذان نے دو ٹوک جواب دیا تھا..

...میں کہیں نہیں جا رہی ہوں آذان کی بات سن کر وہ کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد بولی تھی کیوں کی وہ سمجھ گئی تھی کی وہ کس کے لیے وہاں جا رہا ہے..

میں نے تمہاری مرضی نہیں پوچھی ہے تمہیں بتایا ہے سمجھ گئی.. آذان کو اس کے اس جواب کی امید تھی اس لیے وہ اپنا غصہ برداشت کر کے بولا تھا جو اسکے لیے زیادہ دیر تک کرنا ممکن نہیں تھا..

...میں نے بولنا آپسے کی میں کہیں نہیں جاؤنگی جو آپ چاہتے ہے اس بار وہ نہیں ہو گا حیا اس سے ڈر تو رہی تھی پر ہمت کر کے بولی تھی..

...جو میں چاہتا ہوں وہی ہو گا اور تم کچھ نہیں کر سکتی اس بار آذان سے برداشت نہیں ہوا تھا اس نے ایک جھٹکے سے اسکے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں لیا تھا اور گرفت اتنی سخت تھی کی حیا کے منہ سے کرہ نکلی تھی...

...نہی اس بار نہیں ہو گا اس بار نہیں میں ایک معصوم کی زندگی برباد نہیں ہونے دوں گی تم کچھ بھی کر لو میں نہیں جاؤنگی اور تم اس تک نہیں پہنچ پاؤ گے حیا کے اندر اتنی ہمت کہاں سے آگئی تھی وہ خود نہیں جانتی تھی اور اس کا اس طرح سے بولنا آذان کو اور غصہ دلار ہا تھا اسکے ماتھے پر بہت سے بل پڑ چکے تھے...

...کیا کہا تم نے پھر سے بولنا آذان اسکے بالوں کو ایک جھٹکے سے چھوڑتا ہوا بولا تھا..

...آپ نے جو میرے ساتھ کیا ہے میری اذت میرا سب کچھ چھین لیا میں بے گناہ تھی اور اب میں اس معصوم بے گناہ کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہونے دوں گی چاہے آپ میرا قتل بھی کر دو پر جو آپ چاہ رہے ہو وہ میں نہیں ہونے دوں گی میں سب سمجھ گئی ہوں آپ بدلے کی آڑ میں اپنی ہوس..

www.kitabnagri.com

...اس سے پہلے کی وہ اور کچھ غلط کہتی آذان کا ہاتھ اٹھا تھا اور اسکے گال پر نشان چھوڑ گیا تھا ابھی وہ ایک تھپڑ سے سمبھلی نہیں تھی کی ایک اور تھپڑ اسکے گال پر پڑا تھا دوسرا تھپڑ اتنی زور کا تھا کی اس کا ہونٹ فٹ گیا تھا اور اس سے خون بھی نکلنے لگا تھا...

...اور تھپڑ کی آواز اتنی زور کی تھی کی باہر کھڑا حارث حیا کی تقلیف کا اندازہ کر سکتا تھا وہ اپراپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا جب اس کو آذان کی تیز آواز سنائی دی وہ اس کو روکنے کے لیے اسکے کمرے کی طرف چل دیا تھا پر

حیا کے منہ سے جو لفظ اسنے سنئے تھے ان الفاظ کو سن کر حارث کو آذان پر بہت غصہ آیا تھا اسنے کبھی سوچا بھی نہی تھا کی آذان کسی لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے...

... حارث کو اس وقت حیا پر بہت ترس آرہا تھا اسکو سزا ملی تھی بنا کسی گناہ کے...

وہ اندر جانا چاہتا تھا پر آذان کے غصے کو سوچ کر وہیں رک گیا تھا اور اب تھپڑ کی آواز سن کر اس سے وہاں کھڑا رہا نہی گیا تھا...

... تو وہ بے بسی سے اپنے کمرے کی طرف چلا دیا تھا اگر وہ جاتا تب بھی آذان اسکی نہی سننے والا تھا..

خاموش اب ایک لفظ اور مت بولنا تم جانتی کیا ہو میرے بارے میں بولو کیا جانتی ہو آذان کو اسکے ہونٹھ سے نکلتا خون دیکھ کر ایک پل کے لیے افسوس ہوا تھا اور یہ افسوس بس ایک پل کے لیے تھا اور وہ پھر سے غصے میں دھاڑا تھا..

.. کیوں خاموش ہو جاؤں میں بولوں گی.. سب جان گئی ہوں میں آپکے بارے میں آپ ایک جھوٹے اور دھوکے باز انسان ہے کس طرح آپ اپنی فیملی کو دھوکھا دے رہے ہیں وہ لوگ تو کچھ بھی نہی جانتے آپ بھارہ کر کیا کیا کام کرتے ہیں اور آپنے میرے ساتھ کیا کیا ہے اور اب ایک اور معصوم کو اپنا شکار بنا رہے ہو وہ آج پہلی بار اس سے تیز آواز میں بولی تھی... آج حیا اسے سب کچھ سنا دینا چاہتی تھی جو اتنے دنوں سے اسکے اندر بھرا ہوا تھا..

... بس خاموش اب ایک لفظ اور نہی اور اتنا مت بولو کی تمہیں بعد میں اپنی کہی باتوں پر افسوس ہو آذان نے غصے سے اسکا منہ اپنے ہاتھوں میں جکڑتے ہوئے کہا تھا حیا کی آواز ایک دم سے بند ہو گئی تھی اسکا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا..

... مجھے چپ کرانے سے کچھ نہی ہو گا آذان شاہ... وہ اپنا منہ اسکے ہاتھ سے چھڑواتے ہوئے بولی تھی...

... حیا میری نظروں کے سامنے سے ابھی اور اس وقت چلی جاؤ اس سے پہلے کی میں کچھ ایسا کر دوں کی بعد میں مجھے پچھتا نا پڑے دفا ہو جاؤ یہاں سے..

.. آذان نے اس کو زور سے دھکا دیا تھا جس کی وجہ سے وہ گرتے گرتے پچی تھی..

.. اور اس ظالم شخص کو دیکھنے لگی تھی... کتنا ظالم ہے یہ شخص اسکے ساتھ اتنا برا کرنے کے بعد بھی اسی کو چپ کروا رہا تھا جسکی حیا کی نظر میں جو اسنے آذان کو بولا تھا غلط نہی بولا تھا...

... تم نے سنا نہی دفا ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے جب حیا کو وہیں کھڑے دیکھا تو آذان کا غصہ مزید بڑھ گیا تھا آذان کی آواز سے حیا ڈر گئی تھی اسنے آذان کی طرف دیکھا جسکی آنکھیں اس وقت لال ہو رہی تھی حیا کو اس وقت آذان سے خوف محسوس ہوا تھا وہ بھاگنے کے انداز میں روم سے نکلی تھی..

... اسکو کمرے سے باہر نکلنے کے بعد آذان نے پاس پڑا گلہ ان زمین پر زور سے دے کر مارا تھا...

.. جسکی آواز روم سے بھاگتی حیا نے سنی تھی اور اسکی رفتار مزید تیز ہو گئی تھی...

وہ کب سے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا اسکو رہ کر آیت پر بہت غصہ آرہا تھا جو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا حیا نے اس کے بارے میں جو بھی کچھ غلط بولا تھا وہ ناقابل برداشت تھا وہ بنا اس کے بارے میں جانے کیسے کچھ بھی بول سکتی تھی ہاں وہ مانتا ہے کی اس نے اس کے ساتھ غلط کیا ہے اپنی فیملی سے جھوٹ بولا ہے مگر اس سب کی کیا وجہ ہے وہ نہیں جانتی تھی اور اب بھی وہ دلاور خان کی بیٹی کے ستہ کچھ غلط نہیں کرنے والا تھا ایک غلطی وہ کر چکا تھا ایک بے گناہ کو سزہ دے کر اب وہ غلطی پھر سے نہیں کرنا چاہتا تھا اور آیت بنا کچھ جانے ہی اسکو اتنا کچھ کہ چکی تھی..

.. آذان کہاں کھوے ہوئے ہو میں کب سے تمہیں آواز دے رہا ہوں یہ روم کی کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے حارث کے لہزے میں غصہ تھا..

.. وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھا کی حارث کا اس کے روم میں آنا اور اسکو آواز دینا اس نے سنا ہی نہیں تھا جب حارث نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو اس نے چونک کر حارث کی طرف دیکھا تھا..

... کیا ہوا اس معصوم پر اپنا غصہ نکال کر تمہارا دل نہیں بھرا جو تم نے ان بے جان چیز کو بھی نہیں چھوڑا حارث کی آواز پہلے سے کچھ تیز ہوئی تھی....

حارث اس وقت میرا بالکل بھی موڈ نہیں ہے تمہاری بکواس سننے کا اس لئے مجھے اکیلا چھوڑ دو...

.. حارث کی بات کا مطلب سمجھ کر اس نے اپنا غصہ کو کنٹرول کرتے ہوئے کہا..



کیوں چلا جاؤ میں یہاں سے..... میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کی تم کبھی کسی لڑکی کے ساتھ اتنا برا کر سکتے ہو .. حارث دکھ سے بولا تھا..

... کیا مطلب تمہارا میں سمجھا نہیں حارث کی بات سن کر آذان انجان بنتے ہوئے بولا تھا...

... تم اچھی طرح سمجھ رہے ہو میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں جو بات تم نے مجھ سے چھپائی تھی یقیناً آج وہ بات حیا کے منہ سے پتا چلی ہے تم تو کبھی بتاتے ہی نہیں کیوں کی تم میں اتنا حوصلہ ہی نہیں ہے کی تم اپنی غلطی کا عتراف کر سکو آج حارث کو پہلی بار آذان پر غصہ آ رہا تھا اور اس نے اپنے غصے کو آذان سے چھپانے کی کوشش بھی نہیں کی تھی...

.... تم اچھی طرح جانتے ہو حارث کی اس وقت ہمیں پتا نہیں تھا کی وہ کون ہے آذان اپنے بچاؤ میں بولا تھا... اس وقت بھی وہ خود کو غلط نہیں سمجھ رہا تھا...

... پتا ہونے یا نہ ہونے سے فرک نہیں پڑتا بات ایک لڑکی کی عزت کی ہے اور تم اپنے بدلے کی آگ میں اتنا جل رہے تھے کی تم نے یہ تک نہیں سوچا کی تم ایک لڑکی کے ساتھ کتنا برا کر رہے ہو.. چاہے وہ حیا ہے یا آیت غلط تو تم ایک لڑکی کے ساتھ کر رہے تھے... حارث کو یقین نہیں آ رہا تھا کی آذان ایک لڑکی کے ساتھ ایسا کر سکتا ہے جسکی بہن کے ساتھ خود اتنا برا ہوا تھا...

... پتا ہے آذان سب سہی کہتے ہے ہم بدلے کی آگ میں سب کچھ بھول جاتے ہے کی کیا سہی ہے اور کیا غلط ہے اور ایسا تمہارے ساتھ ہوا ہے مجھے بہت افسوس ہے اس بات کا کی تم نے ایسا کیا حارث نے بہت ہی دکھ سے بولا تھا..

.... جبکی آذان بس چپ کھڑا اسکی باتیں سن رہا تھا اسکے پاس حارث کو کہنے کے لئے الفاظ نہیں تھے اور وہ سہی ہی تو کہ رہا تھا کچھ بھی تو غلط نہیں کہا تھا اس نے...

.... مجھے یہ کہتے ہوئے تو برا لگ رہا ہے یقیناً آج مجھے تم میں اور دلاور خان میں کوئی فرق نہیں لگ رہا ہے.... حارث نے اسکی طرف افسوس سے دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... میں اس جیسا نہیں ہوں حارث اسنے جو کیا اس سے صرف ایک زندگی برباد نہیں ہوئی حارث ہم سب برباد ہو گئے تھے میں نے اپنے اپنو کو کھویا ہے صرف اس دلاور کی وجہ سے...

میں مانتا ہوں گناہ میں نے بھی کیا ہے یقیناً میں نے حیا کو پل پل تڑپنے کے لئے نہیں چھوڑا اس سے شادی کی اسکو اپنا نام دیا یہ سب جاننے کے بعد بھی تو تم کیسے کہہ سکتے ہو کی مجھ میں اور دلاور میں کوئی فرق نہیں ہے آذان حارث کی ہر بات چپ چاپ سن رہا تھا پر اسکی اس آخری بات سے اسکا خون کھول اٹھا تھا وہ مانتا ہے اسنے غلط کیا پروہ دلاور خان جیسا بالکل نہیں تھا..

... آذان کی بات سن کر حارث چپ ہو گیا تھا اسکو اپنے غصے میں کہے الفاظ کا اب اندازہ ہو رہا تھا وہ آذان کو اتنا کچھ نہیں کہنا چاہتا تھا پر غصے میں سب کچھ کہ گیا جو اسکو کہنا نہیں تھا...

... آذان مجھے معاف کر دو مجھے وہ نہیں کہنا چاہیے تھا پر جب مجھے پتا لگا کی تم نے حیا کے ساتھ اتنا غلط کیا ہے تو مجھے برداشت نہیں ہوا تھا وہ اپنی آخر کی کی گئی بات پر شرمندہ تھا...

... حارث مجھے اس وقت پلزا کیلا چھوڑ دو میں کچھ وقت اکیلا رہنا چاہتا ہوں آذان اسکی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا...

.. آذان میری بات تو سنو حارث پھر سے بولا تھا....

... حارث میں نے کہنا مجھے اکیلا رہنا ہے جاؤ یہاں سے اس بار آذان رخ موڑ کر بولا تھا تو حارث روم سے باہر چلا گیا تھا وہ جانتا تھا ابھی آذان غصے میں ہے جب اسکا غصہ ٹھنڈا ہو جائیگا تو وہ اسکی بات ضرور سنے گا

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

کیا ہوا ردا بیٹی میں کچھ دن سے دیکھ رہی ہوں تم بہت چپ چاپ رہنے لگی ہو...

.. کوئی پریشانی ہے تمہیں بی جان ردا کے پاس آکر بولی تھی...

.. وہ کافی دیر سے اسکولان میں اکیلا بیٹھا ہوا دیکھ رہی تھی جو آسمان میں دیکھتے ہوئے نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی..

.. بی جان کو آذان کی شادی کے بعد اتنی چپ نہی لگی تھی کیوں کی اسنے خود کو سمجھا لیا تھا اپنی قسمت سے سمجھوتا کر لیا تھا اور سہی بھی تھا جو چیز ہماری قسمت میں نہی ہوتی ہے تو وہ ہمیں نہی ملتی اور ردا نے یہ ہی سوچ کر صبر کر لیا تھا...

... ایسی کوئی بات نہی ہے بی جان میں چپ کہاں رہتی ہوں ایک میں ہی تو ہوں جو سارا دن آپسے باتیں کرتی رہتی ہوں اور بی جان اگر مجھے کوئی پریشانی ہوگی تو میں سب سے پہلے آپکو آکر بتاؤ گی آپ میری فکر نہ کیا کریں وہ بی جان کی آواز سن کر اپنی سوچوں سے باہر آئی تھی اور انکا پریشان چہرہ دیکھ کر مسکرا کر بولی تھی اب وہ انکو کیا بتاتی کی وہ کس وجہ سے پریشان ہے اسکی سوچ میں برابر حادث کی باتیں آ جاتی تھی وہ کبھی آذان اور حادث کا مقابلہ کرنے لگتی اپنی سوچوں میں ایک اسکا پیار تھا اور اسکے پیار کا طلبگار اسکی کچھ سمجھ نہی آ رہا تھا کی وہ کیا کریں اسکے لئے اپنا پیار بھولنا بھی آسان نہی تھا اور حادث کی باتیں اسکا پیچھا نہی چھوڑ رہی تھی اور یہ ہی وجہ تھی اسکی پریشانی کی یقیناً وہ بی جان کو کیا بتاتی اس لئے بات بناتے ہوئے بولی تھی...

.... مجھے پتا ہے تم جھوٹ بول رہی ہو تا قی میں پریشان نا ہو جاؤ بی جان کو اسکی بات پر یقین نہی آیا تھا...

.. نہی بی جان میں جھوٹ نہی بول رہی ہوں اور آپ بتاؤ آج تک میں نے آپسے کوئی بات چھپائی ہے اس بار ردا نے انکے دونو ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا اور انکی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی...

... اسکی بات سن کر بی جان کچھ نہی بولی تھی وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی آج تک ردا نے ان سے کچھ نہی چھپایا تھا پر اس بار انکو ایسا لگ رہا تھا کی اس بار وہ ان سے کچھ چھپا رہی ہے...

... چلے بی جان اندر چلتے ہے یہ ٹھنڈ آپکی صحت کے لئے اچھی نہی ہے وہ بی جان کو چپ دیکھ کر بولی تھی اور اپنے ساتھ اندر کی طرف چل دی تھی اسکو لگ رہا تھا اگر اس بار بی جان نے اس سے کچھ پوچھا تو وہ اس بار کچھ چھپا نہی سکے گی اور وہ یہ بات بی جان کو بتانا نہی چاہتی تھی



جب سے حارث اسکے پاس سے گیا تھا وہ اپنے روم میں ادھر سے ادھر ٹھل رہا تھا بار بار اسکے کانوں میں کبھی حارث تو کبھی حیا کے الفاظ گونج رہے تھے..

... آذان جبھی حارث اسکے روم میں داخل ہوا تھا اسکا پریشان چہرہ دیکھ کر آذان اسکے پاس آیا تھا...

.. کیا ہوا حارث سب ٹھیک تو ہے وہ اسکے پاس جاتے ہوئے بولا تھا....



.. آذان وہ.. وہ حیا گھر میں کہیں نہیں میں نے سوچا وہ گیسٹ روم میں ہوگی تو میں اسکے لئے کھانا لے کر گیا تھا پر وہ روم میں نہیں تھی میں نے پورا گھر دیکھ لیا وہ مجھے کہیں نہیں ملی ہے حارث نے آذان کے سر پر جیسے دھماکا کیا تھا...

... کیا بکواس کر رہے ہو حارث وہ یہیں کہیں ہوگی تم کسی سے پوچھو حارث کے بات سن کر آذان غصے سے بولا تھا مگر اسکا دل بے چین ہوا تھا..

.. آذان میں نے ملازمہ گارڈ سب سے معلوم کر لیا ہے کسی نے اسکو نہیں دیکھا ہے وہ یہاں نہیں ہے مجھے لگتا ہے آذان وہ چلی گئی ہے جو آج تم نے اسکے ساتھ کیا ہے شاید اس لیے حارث نے اپنا خدشہ ظاہر کیا تھا...

... چلی گئی آذان کے کانوں میں بس یہ دو الفاظ ہی گھوم رہے تھے... ایسے کیسے جاسکتی ہے وہ..

.. نہیں وہ نہیں جاسکتی حارث ہمیں اسے ڈھونڈھنے ہو گا وہ کہتا ہوا باہر کی طرف نکلا تھا حارث بھی اسکے پیچھے پیچھے آیا..

.. کہاں ڈھونڈھکے ہم اسے کہاں جاسکتی ہے وہ حارث پریشان سا بولا تھا اور یہ ہی سوال آذان کے من میں بھی آیا تھا..

... کہیں بھی حارث کہیں سے بھی میں اسکو ڈھونڈھ کر لاؤنگا آذان کے ہر ایک انداز میں بے چینی صاف جھلک رہی تھی..

.. ہاں آذان ہمیں اسے ڈھونڈھنا ہو گا تم جانتے ہو دلاور کے آدمی ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے اگر حیا اسکے ہاتھ لگ گئی تو پتا نہیں وہ اسکے ساتھ کیا کریگا... حارث بھی پریشانی سے بولا تھا...

... حارث کی بات سن کر آذان کا ڈیل بے چین ہوا تھا... ہاں حارث ہمیں جلدی کرنی چاہیے حیا کو کوئی نکسن نہی ہونا چاہیے آذان جلدی سے بولا تھا..

.. ٹھیک ہے میں الگ جاتا ہوں تم الگ جاؤ حارث بھی دوسری گاڑی کی طرف بڑھتے ہوئے بولا تھا اسکی بات سن کر آذان حارث سے پہلے ہی اپنی گاڑی بھگالے گیا تھا...

... آذان کی جلد بازی اور پریشانی کو دیکھ کر حارث کو اچھا بھی لگا تھا اسکی بے چینی سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کی وہ حیا کے لیے کتنا پریشان ہے...

... گاڑی سڑک پر آتے ہی اسکی نظریں چاروں طرف آیت کو تلاش کرنے لگی تھی...

.. کہاں ہو تم حیا آذان اس سے اپنی سوچ میں مخاطب تھا آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی اگر اسکو حیا نہی ملی تو اسکی سانسیں رک جائے گی کب اور کیسے حیا سکے لیے اتنی ضروری ہو گئی تھی اسکو پتا ہی نہی چلا تھا کب اسکا دل حیا کو چاہنے لگا تھا اسکو خبر ہی نہی ہوئی تھی یا پھر جب اسنے حیا کو پہلی بار دیکھا تھا اور اسکا دل پہلی نظر میں ہی حیا کا ہو گیا تھا...

www.kitabnagri.com

... اور اب وہ اس سے دور چلی گئی تھی تو اسکو ایسا لگ رہا تھا کی زندگی اس سے دور چلی گئی ہو..

.. وہ حیا کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا اور بار بار گاڑی کے باہر دیکھ رہا تھا کی جبھی اسکا فون بجنا حارث کا نمبر دیکھ کر اسنے کار ایک دم روک کر کال پک کی تھی...

.. ہاں حارث کچھ پتا چلا اسنے حارث کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس سے پوچھا...

.. نہی اسکا کچھ پتا نہی چلا ہے میرے لوگ بھی اسکو ڈھونڈ رہے ہیں تم فکر مت کرو آذان مل جائے گی وہ حارث نے اسکو تسلی دی تھی...

... جیسے ہی کچھ پتا چلے حارث تم مجھے فورن کال کرو گے اسکی بات سن کر آذان کو مایوسی ہوئی تھی..

... کہاں ہو تم حیا آذان نے آنکھیں بند کر کے سر سیٹ کی بیک سے ٹیکادیا..

... اسکو آج حیا کے ساتھ کیا ہوا اپنا ایک ایک ظلم یاد آرہا تھا آذان کو اب لگ رہا تھا کی جو آج اس نے حیا کے غصے میں کیا تھا وہ بہت غلط کیا ہے وہ تو ہر بات سے انجن تھی اسے اسکی کوئی غلطی نہی تھی پر اپنے غصے میں اس نے یہ سوچا ہی نہی تھا... وہ کچھ دیر ایسے ہی آنکھیں بند کیے بیٹھا رہا تھا..

.. اچانک کچھ یاد آنے پر اسنے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا تھا اور کار کو سٹارٹ کی تھی اب اسکی کار تیز رفتار سے دوڑ رہی تھی...

لیقیں آذان کی نظریں اب بھی حیا کو باہر تلاش کر رہی تھی

www.kitabnagri.com

وہ کب سے بس چلتی ہی جارہی تھی اسکو کہاں جانا تھا وہ نہی جانتی تھی وہ اس وقت جہاں تھی وہ جگہ بالکل سنسان تھی...

.. جب آذان نے اسکو روم سے جانے کے لئے کہا تھا تو وہ بنا سوچے سمجھے اسکے روم سے تو کیا اسکے گھر سے روتی ہوئی نکل گئی تھی اس بات سے بے خبر کی آذان نے اسکو صرف اپنی نظروں سے دور جانے کے لئے بولا تھا..

.. اور وہ بس آنکھوں میں آنسو لیے چلتی جا رہی تھی اسکا حلیا بھی بکھرا ہوا تھا اسکے نچلے ہونٹھ سے نکلا خون اب جم چکا تھا اسکے بال بھی بکھرے ہوئے تھے پر اسکو اس بات کی کوئی فکر ہی نہی تھی..

... وہ چلتے چلتے یہ سوچ رہی تھی کی وہ اب کہاں جاے گی کی کون ہے اسکا اس دنیا میں..

.. جبھی اسکے دماغ میں بی جان کا خیال آیا تھا اور اسنے ایک بار پھر راستہ دیکھا تو وہ اس وقت بی جان یا نی شاہ ہاؤس جانے والے راستے پر تھی اسکا مطلب تھا اسکے قدم خود بخود ہی اس راستے پر آگئے تھے.. اور ویسے بھی

.. اسکو بس آذان سے دور جانا تھا اور وہاں کر بھی وہ اس سے دور رہ سکتی تھی...

... آج حیا کو بار بار اپنے ساتھ کیے ازاں کے ظلم یاد آرہے تھے اور پھر یہ سب یاد کر کے اسکے رکے آنسو پھر سے بہنے لگے تھے...

... کہاں چلی جانم وہ اپنی سوچوں اور اپنے دکھ میں اس قدر گم تھی کی اسکو پتا بھی نا چلا کی کب کوئی اسکے برابر میں چلتے ہوئے بولا تھا...

.. کسی کی آواز اپنے بہت ہی قریب سے سن کر حیا نے گھبرا کر دیکھا تو ایک شخص کو خود کو گھورتے ہوئے پایا تھا اسکی لڑکڑاہٹ اور آنکھوں سے ٹپکتی وہشت کو دیکھ کر حیا کے دل میں خوف سا اتر اٹھا اور اس نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی تھی...

... اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی کچھ دیر تو رک جاؤ اس بار اس شخص نے حیا کی کلائی تھام لی تھی اور اسکی اس حرکت سے حیا کے خوف میں اضافہ ہوا تھا...

... چھوڑو میرا ہاتھ وہ اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتے ہوئے بولی تھی حیا خود کو اس وقت بے بس محسوس کر رہی تھی اور آذان پر بھی اسکو بہت غصہ آیا تھا اگر وہ اسکے ساتھ ایسا نہ کرتا تو وہ اس وقت یہاں نہیں ہوتی...  
.. ایسے کیسے چھوڑ دیں ابھی تو ملی ہو وہ کمینگی سے بولا تھا اور حیا کا دوسرا ہاتھ پکڑنے کے لئے اسنے ہاتھ بڑھایا تھا..  
... میں نے کہا چھوڑو میرا ہاتھ اس بار حیا نے ہمت کر کے زور سے اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروایا تھا اور اسکو پیچھے کی طرف دھکا دیا تھا وہ شخص اس حالت میں تھا ہی نہیں کی اسکے دھکے کو برداشت کر پاتا زور سے پیچھے کی طرف زمین پر گرا تھا...

.. اسکو زمین پر گرنا دیکھ کر حیا نے مو قے کا فائدہ اٹھایا تھا اور بہت ہی تیز رفتار سے بھاگنا شروع کر دیا تھا اسنے پیچھے مڑ کر دیکھنا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا اسکو بس اس شخص کی پیچھے سے دور جانا تھا..  
... وہ بس بھاگتی ہی جا رہی تھی بھاگتے بھاگتے اسکا دوپٹہ بھی اسکے کندھے سے فصل کر زمین پر گر گیا تھا پر اسکو تو کچھ ہوش ہی نہیں تھا وہ تو بس اس سے دور جانا چاہتی تھی اور اپنی منزل تک پہنچنا چاہتی تھی .

www.kitabnagri.com

....

.....

ہاں بولو حارث تم نے اس وقت فون کیا سب خیریت تو ہے نہ..



.. ازلان نے حارث کی کال ریسیو کرتے ہی پوچھا تھا کیوں کی ایسا بہت ہی کم ہوتا تھا جب حارث اسکورات کو لیٹ فون کرتا تھا یا پھر جب کچھ ضروری بات کرنی ہو تو ہی وہ کال کرتا تھا...

.. نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہے ازلان تم میری بات غور سے سنو اور پلزن بیچ میں کچھ مت بولنا...

... حارث اسکی بات سنتے ہی بولا تھا کوئی اور بات ہوتی تو وہ کبھی ازلان کو نہیں بتاتا پر اس وقت بات حیا کی تھی اور وہ اسکے لئے بہت پریشان تھا...

... ازلان حیا پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے....

.. کہاں چلی گئی ہیں بھابھی وہ بھی اس وقت ایسا کیا ہوا ہے حارث ازلان اسکی بات بیچ میں ہی کاٹ کر پریشانی سے بولا تھا حیا اسکو بھی بہت عزیز تھی...

... ازلان میں نے بولنا پہلے میری پوری بات سن لو پھر بولنا تم حارث اس بار غصے سے بولا تھا اسکے پاس اتنا وقت نہیں تھا کی وہ اسکو بتاتا کی کیا ہوا اور حیا کیوں گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے..

میں اور آذان اسکو ڈھونڈھ رہیں ہیں پر اسکا اب تک کچھ پتا نہیں چلا ہے تم ایک کام کرو گھر پر بنا کسی کو بتا کر آؤ میرے پاس دونو ساتھ مل کر ڈھونڈھتے ہے حارث نے اپنی بات مکمل کی تھی...

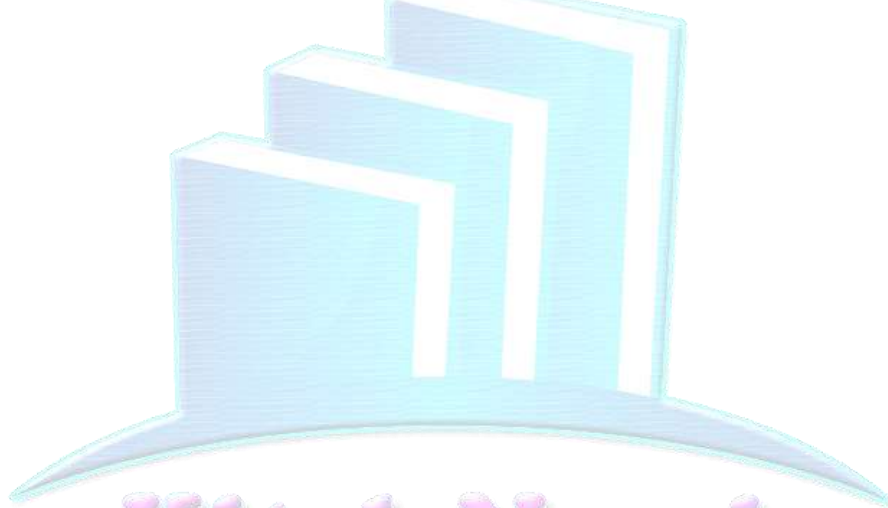
.... ٹھیک ہے تم فکر مت کرو میں آرہا ہوں تمہارے پاس اور تمہیں مجھے پوری بات بتانی ہوگی کی ایسا کیا ہوا کی بھابھی گھر سے چلی گئی ہیں ازلان کو بھی جاننا تھا...

... ٹھیک ہے تمہیں مل کر میں سب بتا دوں گا تم بس جلدی آؤ..

... حارث حیا بھا بھی مل تو جائے گی نا اس بار از لان پریشانی سے بولا تھا...

... ہاں از لان وہ ضرور مل جاگی اگر ہم نا ڈھونڈھ سکے تو مجھے یقین ہے آذان اسکو ضرور ڈھونڈھ لیگا حارث نے یقین سے کہا تھا...

انشاء اللہ حارث میں چاہتا ہوں ہم سے پہلے بھائی ہی ڈھونڈھ لے بھا بھی کو از لان نے دل سے دعا کی تھی..  
... ایسا ہی ہو گا تم دیکھنا اور جلدی کرو میں ویٹ کر رہا ہوں تمہارا حارث نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا



وہ کب سے اس پیڑ کے پیچھے بیٹھی بیٹھی رو رہی تھی نہ جانے کتنا وقت بیت گیا تھا اسکو خبر نہی تھی وہ اس وقت وہ اتنی ڈری ہوئی تھی کی اسے اتنی ہمت نہی ہو رہی کی وہ اٹھ کر دیکھ لے یا کسی کو اپنی مدد کے لئے بلا سکے...

... جب وہ بھاگتے بھاگتے تھک گئی تو سڑک کی دوسری سائیڈ موجود جنگل میں ایک پیڈ کے پیچھے چپ کر بیٹھ گئی تھی کوئی اور وقت ہوتا تو اس جگہ کبھی نا جاتی پر جب بات اپنی اڈت پر آجائے تو انسان کچھ بھی کر سکتا ہے اپنے اڈت بچانے کے لیے...

..وہ جب سے بیٹھی خدا سے اپنی حفاظت کی دعا مانگ رہی تھی اور کہیں نہ کہیں آذان کا خیال اسکے دل میں آرہا تھا کی کاش آذان آجائے اور یہ خیال اسکے من میں کیوں آیا وہ خود بھی نہیں جانتی تھی یا پھر وہ جان کر بھی انجن رہنا چاہتی تھی...

...وہ مشغل میں تھی اور بار بار بس اسکو ازاں کا ہی خیال آرہا تھا کی کاش وہ ہی کہیں سے آجائے اسکو اس وقت ایسا لگ رہا تھا کی صرف آذان ہی ہے جو اسکو اس مشغل سے نکال سکتا ہے...

اور یہ سب سوچتے ہوئے وہ یہ بھول گئی تھی کی کچھ وقت پہلے وہ اسکو اپنی اس حالت کا زمدار مان رہی تھی کی اگر وہ اسکو اپنی نظروں کے سامنے سے ناجانے کو کہتا تو وہ کبھی اسکے گھر سے باہر بھی نہیں نکلتی ویسے بھی وہ ایک کمزور دل کی مالک تھی...

...یا اللہ میری مدد فرما مجھے اس مشغل سے نکال وہ بس دل میں بار بار اللہ سے اپنی لئے مدد مانگ رہی تھی رات ہونے کی وجہ سے ٹھنڈ بھی کافی بڑھ چکی تھی اور اسکو بیٹھے بیٹھے سردی بھی محسوس ہو رہی تھی اس وقت اسکی حالت قبل رحم ہو رہی تھی...

...وہ کچھ دیر تو ایسے ہی بیٹھی رہی تھی پھر اپنے پیچھے پیڑ سے ٹیک لگا کر بیٹھی گئی تھی کچھ تو ٹھنڈا پر سے بھاگنے کی وجہ سے اسکو اتنی تھکن ہو رہی تھی کی اسکی آنکھیں خود بے خود بند ہوتی چلی گئی تھی

....

.....

اسکی گاڑی شاہ ہاؤس جانے والی سڑک پر تھی اسکو یقین تھا کی وہ ضرور بی جان کے پاس گئی ہوگی...

...ویسے بھی اسکا اس دنیا میں تھا ہی کون اور دلاور کے پاس وہ گئی نہیں ہوگی اتنا یقین اسکو بھی تھا...

..یقین اگر وہ وہاں ہوتی تو اب تک بی جان کا فون آچکا ہوتا پتا ایک اور بات تھی جو اسکو بار بار پریشان کر رہی تھی..

اور اسکا دل تھا جو بار بار یہ ہی گواہی دے رہا تھا کی وہ اسکو یہیں ملے گی.....

....اسکو رہ رہ کر خود پر غصہ آ رہا تھا اور خود سے زیادہ غصہ اسکو حیا پر آ رہا تھا جو اسکی بات کا مطلب جانے بنا گھر سے ہی چلی گئی تھی..

....اسنے حیا کو روم سے اس لئے جانے کے لئے کہا تھا کی وہ اس وقت بہت ہی زیادہ غصے میں تھا اور اگر حیا ایک اور لفظ اسکے خلاف بول دیتی تو وہ نہ جانے حیا کے ساتھ کتنا برا کر بیٹھتا جسکا افسوس اسکو بعد میں ہوتا...

...اور آج اسکے جانے کے بعد آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی اگر حیا اسکو نہ ملی تو...

www.kitabnagri.com

...اور اس سے آگے وہ سوچنا ہی نہیں چاہ رہا تھا...

...کارڈ رائیو کرتے ہوئے وہ حیا کے بارے میں سوچ رہا تھا اسکی کار کی سپیڈ اس وقت بہت ہی کم تھی

..آذان کی نظریں سڑک پر ہی تھی سر ڈسنسان تھی تو وہ آرام سے ہر جگہ کو دیکھ پارہا تھا..

..کی جہی اسکی نظر راستے میں پڑی ایک چیز پر پڑی آذان نے ایک جھٹکے سے اپنی کار روکی تھی...

.. اور وہ کار سے نکل کر اس چیز تک آیا تھا اتنا اندھیرہ بھی نہیں تھا کی وہ پاس پڑی چیز کو نا پہچان پتا وہ حیا کا دوپٹہ تھا اور وہ کیسے اس سے جڑی چیز کو نہ پہچان پاتا...

.. آذان نے دوپٹہ زمین سے اٹھا کر اپنے ہاتھ میں لیا تھا اسکو حیا کے ساتھ کچھ براہونے کا ڈر لگا تھا.. اس وقت سڑک کی بیچ اسکا دوپٹہ ملنا آذان کو حیا کے ساتھ کچھ غلط ہونے کا پتا دے رہا تھا...

.. اسکی حیا کے دوپٹے پر پکڑ سخت ہو گئی تھی آذان کے لئے یہ بات برداشت سے باہر تھی کی اگر حیا کے ساتھ کچھ غلط ہوا اور وہ بھی صرف اسکی وجہ سے تو وہ خود کو کبھی معاف نہیں کریگا....  
.. نہیں حیا میں تمہیں کچھ نہیں ہونے دوں گا...

... ڈھونڈھ لوں گا میں تمہیں کہیں سے بھی وہ اسکے دوپٹے کی خوشبو اپنے اندر اتارتے ہوئے بولا تھا..

... حیا کہاں ہو تم حیا.... حیا....

... ایک دم جوش میں آکر وہ حیا کو پکارنے لگا تھا اسکو ایسا لگ رہا تھا کی ہر ایک گزرتا لمحہ اسکو حیا سے اور دور لے جا رہا تھا .....  
www.kitabnagri.com

... وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھی تھی رو رو کر اب اسکے آنسو بھی سوکھ چکے تھے...

کی اچانک اسکو اپنا نام سنائی دیا تھا اسکو ایسا لگا کی کوئی اسکو پکار رہا ہے....



... پہلی بار تو حیا کو اپنا وہم لگا تھا...

.. مگر جب دوسری تیسری بار آواز آئی تو وہ آواز اسکو جانی پہچانی لگی تھی..

... ایک بار پھر جب آواز سنائی دی تو اس بار اسکو یہ آواز پہچانے میں دیر نہی لگی تھی ہاں یہ ازان کی آواز تھی...

.... حیا کو یقین نہی آیا تھا کیوں کی..

.. وہ اس وقت اسکو ہی یاد کر رہی تھی کتنی اجیب بات تھی نہ وہ اس سے لڑ کر آئی تھی اور اسی کا انتظار بھی کر رہی تھی....

کیوں کی حیا کو کہیں نا کہیں یہ یقین ضرور تھا کی صرف ایک وہ ہی ہے جو اسکی حفاظت کر سکتا ہے اور یہ خیال اسکے دل میں کیوں آیا تھا وہ خود بھی نہی جانتی تھی...

... وہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور وہاں سے چل کر سڑک پر آئی..

.. اس وقت سڑک کافی سنسان تھی آذان اسکا دوپٹہ ہاتھ میں لے کر حیا کو بار بار پکار رہا تھا وہ چلتے چلتے کافی دور آ چکا تھا آذان کا دل کہ رہا تھا کی حیا اسکو یہیں کہیں ہیں....

... حیا جیسے ہی سڑک پر آئی تو اسکو کافی دوری پر آذان کھڑا دکھائی دیا تھا...

... وہ اس سے کافی دور تھی پر اسکو پہچان سکتی تھی اسکو اپنی آنکھوں پر یقین نہی آیا تھا اسکو لگا تھا جیسے تپتی دھوپ میں اسکو چھاؤں مل گئی ہو...

.... آذان... حیا آذان کو دیکھ کر بے ساختہ زور سے اسکو آواز دے بیٹھی تھی...

.. آذان چاروں طرف دیکھ رہا تھا کی اسکی حیا اسکو نظر آجائے کی جی بھی ایک آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تھی  
اسنے آواز پر گردن موڑ کر دیکھا تو اسکو لگا اسکی ساری دنیا ایک دم سے مل گئی.. وہ بھی حیا کو دور سے پہچان گیا  
تھا...

... وہ ایک دم سے کدم بڑھاتا اسکی طرف چلا تھا..

... اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر حیا بھی بھاگنے کے انداز میں اس کی طرف بھڑی تھی حیا کی آنکھوں میں اسکو دیکھ  
کر پھر سے آنسو شروع ہو گئے تھے..

.. جو جو وہ اسکے پاس جا رہا تھا اسکو لگا رہا تھا کی اسکی زندگی اسکے پاس آرہی ہو...

.. آذان کو ایسا لگ رہا تھا کی یہ چند کدم کی دوری میلو کی بن گئی ہو...

... حیا کے پاس آتے ہی اسنے حیا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اور اپنی گرفت اتنی سخت کر لی تھی اسکو لگ رہا تھا کی  
اگر وہ اسکو چھوڑ دیا تو وہ پھر سے اسکو چھوڑ کر چلی جائے گی..

.. حیا بھی آذان کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی اسکو لگ رہا تھا کی یہ ہی اسکی جگہ ہے جہاں وہ ہمیشہ  
محفوظ رہے گی..

.. آذان سے دور جانے کے بعد وہ خود اپنی کیفیت سمجھ نہی پارہی تھی کی اسکو ایسا کیوں لگ رہا ہے شاید یہ نکاح  
کے دو بولوں کا ہی اسر تھا..

... کتنا ہی وقت ایسے ہی بیت گیا تھا ان دونوں کو ایسے کھڑے ایک دوسرے کو محسوس کرتے کرتے..

... کی جی بھی حیا کو اپنی حالت کا خیال آیا اور وہ ایک جھٹکے میں اس سے دور ہوئی تھی..

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](https://www.facebook.com/KitabNagriOfficial)

[www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)  
Fb/Pg/Kitab Nagri

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

.. حیا کا خود سے اس طرح دور جانا آذان کو اچھا نہیں لگا تھا پر وہ اسکی حالت کو دیکھ کر چپ رہا..

.. آذان نے اپنے ہاتھ میں پکڑا دوپٹہ اسکی طرف بڑھایا تھا جسکو حیا نے خاموشی سے تھام کر اپنے گرد اوڑھ لیا

تھا...

... تم یہاں جنگلے میں کیا کر رہی ہو اور کس کی اجازت سے تم گھر سے باہر نکلی تھی آذان اس سے سوال پوچھنا تو نہی چاہتا تھا پر اسکی حالت دیکھ کر اس سے روکا نہی گیا تھا...

.. آپ نے ہی تو بولا تھا کی میں چلی جاؤں آپکی نظروں کے سامنے سے تو میں شاہ ہاؤس بی جان کے پاس جا رہی تھی جب راستے میں کچھ لڑکے پیچھے پڑ گئے تو...

... اتنا کہ کروہ چپ ہو گئی تھی.. جب سے آذان نے اسکو وارن کیا تھا وہ اسکو آپ کہ کر ہی مخاطب کرتی تھی جب اسکی آذان سے لڑائی ہوئی تھی تو وہ تب بھی یہ بات نہی بھولی تھی..

... حیا کی بات سن کر آذان کی غصے سے رگے تن گئی تھی اسکے لیے یہ برداشت کرنا مشکل تھا کی اسکی حیا کو کوئی بھی بری نظر سے دیکھ..

.. میں نے تمہیں گھر سے جانے کے لیے نہی بولا تھا... آذان سرد آواز میں بولا تھا...

... اسکی بات سن کر ایک دم سے حیا نے آذان کی طرف دیکھا تھا جیسے وہ اسکی بات سمجھی ہی نا ہو...  
.. پر آپنے ہی تو بولا تھا کی میں آپکی نظروں کے سامنے سے ہٹ جاؤں حیا نے کچھ ڈرتے ہوئے کہا..

... نظروں کے سامنے سے ہٹ جانے کے لئے بولا تھا گھر سے نکلنے کے لئے نہی اور

آج تو تم نے یہ حرکت کر لی آئندہ نا ہو وہ اسکو پھر سے وارن کرتے ہوئے بولا تھا...

... اسکی بات سن کر حیا چپ ہی رہی تھی اسکے لیے تو یہ ہی بہت تھا کی وہ اس مشکل سے باہر نکل گئی تھی..

...وہ اسکے جواب کا انتظار کرتا اسکی طرف دیکھنے لگا جب اسکی نظر حیا کے ہونٹھ پر اپنے دیے ہوئے زخم پر پڑی تھی جہاں اب خون رک کر سوکھ چکا تھا اسکو خود پر بہت غصہ آیا تھا.... کی اسکو حیا کے ساتھ ایسا نہی کرنا چاہیے تھا اور اسکی وجہ سے آج حیا پھر سے مشکل میں پڑ گئی تھی..

... آذان نے بے ساختہ ہاتھ بڑھیا تھا اور اپنی انگلی سے اسکے ہونٹھ کے زخم کو چھونے لگا تھا ایسے جیسے اپنے لمس سے اسکا زخم ٹھیک کر دیگا..

... اسکی اس حرکت سے حیا ایک دم گھبرا گئی تھی اسکی سمجھ نہی آرہا تھا کی وہ کیا کرے.. آذان کا لمس اسکی نظریں حیا کو گھبراہٹ ہونے لگی تھی...

... اس سے پہلے کی حیا کچھ کرتی آذان اس پر جھکا تھا اور اسکے زخمی لب کو چھوا تھا...

.... حیا جو پہلے ہی گھبرا رہی تھی آذان کی اس حرکت سے اسکو کھڑا رہنا مشکل لگ رہا تھا حیا نے ہمت کر کے آذان کو خود سے دور کیا تھا...

... آذان جو حیا کی قربت میں اتنا کھویا ہوا تھا حیا کے ایسا کرنے سے ہوش میں آیا تھا.. اس سے پہلے کی وہ حیا سے اس حرکت کے لئے کچھ کہتا پر اسنے جب حیا کی طرف دیکھا...

جو کانپ رہی تھی اور اسکی طرف دیکھ بھی نہی رہی تھی آذان کو اس وقت اس پر رحم آیا تھا اس لئے اسنے اسکو کچھ نہی کہا تھا...

... چلو آؤ کار تھوڑی دور ہی ہے وہ اسکو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتا ہوا چل دیا تھا تو اسکی بات سن کر حیا بھی اسکے پیچھے چل دی تھی



-----

.....

-----

مجھے یقین نہیں ہو رہا ہے حارث بھائی ایسا بھی کر سکتے ہیں جو بھی ہو حارث حیا کو سچ پتا ہو یا نہیں پر فر بھی آذان بھائی کو حیا بھابھی کے ساتھ اتنا برابر طاو نہی کرنا چاہیے تھا...

.. اللہ نہ کرے اگر آج بھابھی ہمیں ناملتی اور اگر رات کے اس پھر انکے ساتھ کچھ غلط ہو جاتا تو کیا بھائی خود کو کبھی معاف کا رپا تے حارث کی پوری بات سن کر اس بار از لان کو اپنے بڑے بھائی پر بہت غصہ آیا تھا...

... رات از لان سے بات کرنے کے بعد کچھ ہی دیر بعد آذان نے حارث کو فون کر کے بتا دیا تھا کی حیا اسکو مل گئی ہے اور یہ خبر سن کر حارث نے سکھ کا سانس لیا تھا آذان سے بات کرنے کے بعد اسنے از لان کو آنے سے منکر کر دیا تھا اور یہ خوشخبری بھی اسکو سنا دی تھی...  
www.kitabnagri.com

.. پر حارث پوری بات جاننا چاہتا تھا جس پر حارث نے صبح بتانے کا وعدہ کیا تھا اور اپنے وعدے کے متناہک وہ صبح از لان کے پاس موجود تھا... وہ لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے...

.. حارث نے از لان کو آذان اور حیا کی لڑائی والی ساری بات بتائی تھی پر ایک بات تھی جو اسنے از لان کو بتانا ضروری نہیں سمجھی تھی وہ نہیں چاہتا تھا کی از لان کبھی بھی اپنے بھائی کے بارے میں غلط سوچے...

..تم بلکل ٹھیک کہ رہے ہو از لان پر مجھے لگتا ہے اس میں آذان کی بھی کوئی غلطی نہی حیانے جو کچھ بھی اسکو کہا کسی کو بھی وہ سن کر غصہ آسکتا ہے... ہم اچھے سے جانتے ہے آذان کے بارے میں پر حیا نہی اس بار حارث نے اپنے دوست کی سائیڈ لی تھی...

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

...تو حارث تم حیا بھابھی کو بتاؤ نا کی بھائی کا کیا مقصد ہے دلاور سے بدلہ لینے کا اگر انکو پتا نہی چلے گا تو وہ کیسے سمجھے گی بھائی کو اور ویسے بھی ان دونوں کی شادی ہو چکی ہے اگر یہ ایسے ہی غلط فہمی رہی دونوں میں تو کیسے چلے گا از لان نے اس بار سمجھداری والی بات کی تھی...

..تم بلکل سہی کہ رہے ہو از لان میں کوشش کرتا ہوں جبکی مجھے بہت پہلے ہی یہ بات سوچ لینی چاہیے تھی  
حارث کو بھی اسکی بات بلکل ٹھیک لگی تھی...

... اتنی دیر لگتی ہے کیا تمہیں دو کپ کافی بنانے میں جبھی از لان کی نظر سامنے سے آتی رد اپر پڑی تھی وہ اسکو  
چھڑنے کے لئے بولا تھا جو ہاتھ میں ٹرے لئے آرہی تھی...

... از لان کی بات سن کر حارث نے گردن موڑ کر دیکھا تو اسکو د شمع جاں آتی دکھائی دی... پر حارث کو وہ اس  
بار کچھ بھیجی بھیجی سی لگی تھی..

... اتنا ٹائم کہاں ابھی تو رانی آئی تھی تمہاری فرمائش لے کر رد از لان کی بات پر ماتھے پر بل ڈال کر بولی تھی  
اسے پتا تھا وہ اسے پریشان کر رہا ہے مگر حارث کے سامنے بھی ایسا کچھ بول دیگا اس نے سوچا نہیں تھا اگر حارث وہا  
موجود نا ہوتا تو اب تک وہ اپنا ہاتھ اس پر صاف کر چکی ہوتی...

... جبکی حارث تو بس اسی کو دیکھ جا رہا تھا.. جو بھی تھا وہ اس سے بات کرے یا نہ کرے پر اسکو دیکھ کر ہی حارث کا  
دل خوش ہو جاتا تھا...

... رد از لان کو کپ تھا کہ اب اسکی طرف آرہی تھی اسکی نظریں جھکی ہوئی تھی یقین وہ خود پر جمی حارث کی  
نظریں محسوس کر سکتی تھی... رد از لان کیوں اسکی نظروں سے گھبرانے لگی تھی اسنے جلدی سے حارث کو کپ  
تھمایا اور وہا سے ایک دم سے ہٹ گئی تھی..

... اسکے ایسے کرنے سے حارث کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی تھی جسکو رد از لان نے اچھی طرح دیکھی  
تھی اسکو مسکراتا دیکھ کر وہ بھی کھل کر مسکرایا تھا...

.... تو پھر بات بنی یا نہیں ابھی تک اس بار ازلان شرارت سے بولا تھا اور اسکی بات سمجھ کر حارث مسکرایا تھا..  
... تمہاری ہی بہن ہے اتنی جلدی کیسے بات بن جائے گی حارث نے ایک ٹھنڈی آہ بھری تھی..  
... پھر میں دعا کرتا ہوں کی تمہاری بات بن ہی جائیں ازلان اس بار سیریس ہو کر بولا تھا جبکی اسکی آنکھوں میں  
شرارت تھی..

... بن جائیں گی تم دیکھ لینا اس بار حارث پورے یقین سے بولا تھا اور ازلان نے اس بار اپنے دوست کے لیے  
سچے دل سے دعا کی تھی



www.kitabnagri.com

وہ اس وقت لان میں بیٹھی شام کا وقت تھا موسم بھی کافی ٹھنڈا ہونے لگا تھا...

... اس وقت لان کافی خوبصورت لگ رہا تھا یقین وہ تو یہاں موجود ہی نہیں تھی وہ تو بس کل ہوئی ایک ایک بات  
کو یاد کر رہی تھی... ہر منظر بار بار اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا..  
... اسکو رہ کر خود پر بھی بہت غصہ ا رہا تھا کی وہ کیسے بے خودی میں آذان کے گلے لگ گئی تھی...

... اور پھر اسکے بعد آذان کی حرکت حیا کو کیا کچھ نہیں یاد آیا تھا آذان کا لمس محسوس کار کے حیا کو اچانک وہ رات یاد آگئی تھی جب آذان نے کتنی بری طرح اسکی عزت کو داغدار کیا تھا اور اسنے اب تک اپنے اس گناہ کی اس سے معافی بھی نہیں مانگی تھی..

.. اور یہ سب یاد آتے ہی حیا نے آذان کو ایک جھٹکے میں خود سے دور کیا تھا...

... واپسی پر بھی دونوں میں خاموش ہی رہے تھے اور گھر آتے ہی حیا آذان کے روم میں نہیں گئی تھی اور آذان نے بھی اسکو مجبور نہیں کیا تھا وہ اسکی حالت سمجھ رہا تھا... صبح بھی وہ جلدی آفس چلا گیا تھا... حیا اسکے جانے کے بعد روم سے نکلے تھی..

... تم کل کہاں چلی گئی تھی پتا ہے ہم کتنا پریشان ہو گئے تھے تمہارے لئے وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب حارث کی آواز پر چوکی تھی..

.. میں خود نہیں گئی تھی مجبور کیا تھا مجھے یہاں سے جانے کے لیے حیا تلخی سے بولی تھی...

... اور کیوں کیا تھا تم یہ بھی اچھی طرح جانتی ہو حارث کو حیا کی بات پسند نہیں آئی تھی...

... جب انسان میں سچ سننے کی طاقت نہیں ہوتی نا تو وہ سامنے والے کو اسی طرح خاموش کرواتا ہے آج حیا چپ نہیں رہنا چاہتی تھی..

... اور جب سامنے والا ہی غلط ہو تو اسکا خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے...



... تمہارا کہنے کا مطلب ہے میں غلط ہوں تمہارے دوست نے جو میرے ساتھ کیا وہ غلط نہیں ہے اور تم جانتے ہی کیا ہو کیا کچھ نہیں کیا تمہارے دوست نے میرے ساتھ اس بار حیا کی آواز تیز ہو گئی تھی اور آج ایسا پہلی بار ہوا تھا...

... میں تمہیں غلط نہیں کہہ رہا ہوں تم اپنی جگہ بالکل سہی ہو اور آذان بھی اپنی جگہ سہی ہے... اور میں سب جانتا ہوں کل آذان نے جو بھی کچھ تمہارے ساتھ کیا جس کا مجھے بہت افسوس ہے پر اسکو تم نے مجبور کیا تھا یہ سب کرنے کے لیے.. تم دونوں غلط نہیں ہو حارث اسکو سمجھا رہا تھا...

.... میں تو بھول ہی گئی تھی تمہیں تو اپنا بھائی جیسا دوست تو کبھی غلط نہیں لگے گا چاہے وہ کتنا ہی غلط نا کر لے... حیا اس بار اور تلخی سے بولی تھی.. جبکی آنکھیں اسکی آنسو سے بھیگی ہوئی تھی...

... تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو حیا میں بس اتنا کہنا چاہتا ہوں تم کچھ نہیں جانتی ہو جب تمہیں سب معلوم ہو جاوے گا تو شاید تمہیں اپنے کہے الفاظ پر افسوس ہو گا میں کل بھی تمہیں روکنا چاہتا تھا پر اس وقت مجھے تمہارے اور آذان کے بیچ آنا ٹھیک نہیں لگا تھا حارث اسکو سب سچ بتانا چاہتا تھا اور جو بھی وہ آذان کے بارے میں غلط سوچتی ہے اسکو دور کرنا چاہتا تھا...

... میں سب جانتی ہوں سب وہ ایک....

.... نہیں حیا تم کچھ نہیں جانتی ہو کچھ بھی نہیں اس بار حارث کی آواز بھی تیز ہوئی تھی اور حیا کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے...

... تم جانتی کیا ہو کچھ بھی نہیں میں مانتا ہوں آذان نے تمہارے ساتھ بہت غلط کیا ہے پر یہ سب غلطی سے ہوا ہے یہ تم بھی جانتی ہو اور یہ سب کرنے کے پیچھے کیا مقصد ہے تم وہ نہیں جانتی... حارث جب بولا تو بولتا ہی چلا گیا تھا اور حیا کو نور اور آذان کے بدلے کے بارے میں سب بتاتا چلا گیا تھا

جب سے حارث اسکے پاس سے گیا تھا وہ بس ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی..

آنسو تھے جو رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے وہ تو یہ سوچتی تھی کی آج تک بس اسکے ساتھ ہی برا ہوتا آیا ہے اسکو لگتا تھا تھا کی اسکا غم بہت بڑا ہے...

.. جب سے حارث نے اسکو نور کے بارے میں سب کچھ بتایا تھا حیا کو یہ سب سن کر بہت دکھ اور افسوس ہوا تھا ....

.. اسکو یہ تو پتا تھا کی آذان دلا اور خان سے بدلہ لینا چاہتا ہے شاید دلا اور نے اسکے ساتھ کچھ غلط کیا ہو گا یقیناً جب حارث سے اسکو پتا چلا کی دلا اور نے آذان کی بہن کے ساتھ کتنا بڑا ظلم کیا تھا اسکو یہ جان کر بہت دکھ ہوا کی وہ ایک گھٹیا شخص کی مدد کر رہی تھی...

... حیا کو اپنی کل کی ہوئی ہر بات یاد آرہی تھی اس نے کیسے کیسے الزام آذان پر لگایے تھے بنا سچ جانے کی اس بار آذان آیت کو کچھ نکسن نہیں پھچکانا چاہتا تھا وہ اس بار آیت کی جان بچانے کے لئے اس تک جانا چاہتا تھا اسکے باپ سے جو اسکا سگا باپ تھا ہی نہیں...

... اور یہ بات بھی حارث اور آذان کو ابھی کچھ دن پہلے ہی معلوم ہوئی تھی...

اور وہ کتنا کچھ بول گئی تھی حیا کو اپنی کہی ہر بات پر افسوس ہو رہا تھا...

... یہ الگ بات تھی کی آذان نے جو حیا کے ساتھ کیا تھا حیا کے لئے یہ سب بھول جانا یا آذان کو معاف کرنا اتنا بھی آسان نہیں تھا.. اور یہ بات حارث نے بھی اسکو بولی تھی کی وہ بس انکا ساتھ دے...

.... اور آذان نے جو اسکے ساتھ کیا ہے اسکو معاف کرنا ہے یا نہیں یہ اسکی مرضی تھی اور حارث نے اسکو بولا تھا کی وہ جو بھی فیصلہ لے اس میں وہ اسکے ساتھ تھا... ویسے بھی حارث نے اسکو دل سے بہن مانا تھا...

... حارث کی بات سن کر حیا کی آنکھوں میں آنسو آ گئیں تھے کی کوئی تو تھا جو اسکے بارے میں سوچتا تھا...

.. اور حارث کی یہ سب باتیں سن کر حیا کے دل میں حارث کے لئے عزت اور بڑھ گئی تھی...

جبکی یہ بات الگ تھی کی آذان نے اس بات کے لئے اس سے اب تک معافی بھی نہیں مانگی تھی...

... وہ اپنی انہی سوچوں میں بیٹھی تھی اور اسنے ایک فیصلہ بھی کر لیا تھا کی وہ نور کے ساتھ غلط کرنے والے انسان کو سزا دلانے میں آذان کی مدد ضرور کریگی اور وہ آیت کے ساتھ بھی کچھ نہیں ہونے دے گی ....

.....

.....

وہ اس وقت اپنے آفس میں موجود تھا اسنے اپنا سر سیٹ سے لگا کر آنکھیں بند کی ہوئی تھی....

.. اور کل کا ایک ایک منظر اسکی آنکھوں کے سامنے گھوم رہا تھا حیا کی گھبراہٹ اسکا خود سے دور کرنا حیا کا دوڑتے ہوئے اسکے پاس آنا ایک ایک پل وہ اپنی بند آنکھوں میں دیکھ رہا تھا....

کل حیا کا ایک دم سے گھر سے چلے جانے سے یہ بات اس پر کھلی تھی کی وہ ان چند دنوں میں اسکے لئے کتنی ضروری ہو گئی ہے...

... حیا کا اسکے ساتھ رہنا آذان کو اپنے اندر سکون سا اترتا ہوا محسوس ہوتا تھا...

.... آذان کو ایسا لگتا تھا اگر وہ حیا کو نادیکھ تو اسکو سکون نہیں ملے گا...

.... اسکا دل کہتا تھا کی اسکو حیا سے محبت ہو گئی ہے مگر اسکا دماغ یہ بات مانتا ہی نہیں تھا...

وہ انہی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجا تھا... اسنے آنکھیں کھول کر فون کو دیکھا تو..

.. حارث کی کال تھی...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

... ہاں بولو حارث کہاں ہو تم میں کب سے تمہارا ویٹ کر رہا ہوں...

.. وہ اپنی سیٹ سے کھڑے ہو گیا تھا اور چلتے ہوئے اپنے آفس کی گلاس ونڈو کے پاس آکر کھڑا ہو گیا تھا....

.... وہ جانے کے لئے مان گئی ہے اور میں ابھی گھر پر ہی ہوں..

... حارث کی بات سن کر آذان ایک پل کے لیے خاموش ہو گیا تھا اسکو برا لگا تھا کی حیا نے اسکو بتانا ضروری نہیں سمجھا تھا...

.... ٹھیک ہے میں گھر ہی آ رہا ہوں باقی باتیں وہیں کرتے ہیں آکر آذان نے اتنا کہ کر فون رکھ دیا تھا

.....

.....

اسکے کمرے کی قیمتی چیزے جگہ جگہ ٹوٹی ہوئی پڑی تھی ہر چیز بکھری ہوئی تھی کوئی بھی دیکھ کر یہ نہی کہہ سکتا تھا کہ یہ ایک شان کمرہ تھا....

.... اتنی ساری قیمتی چیزے بار بار کرنے کے بھی اسکا غصہ کام ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسکا سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا کی جس چیز کے لئے اسنے تناسب کیا تھا آج وہ اسکے ہاتھوں سے نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی...  
.... اسنے کیا کچھ نہیں کیا تھا اس دولت کو پانے کے لئے صرف اس دولت کے خاطر ہی تو اسنے اسما سے شادی کی تھی جو دو ماہ کی بیٹی کی ماں تھی...

.... اور بہت ہی امیر بھی تھی جسکا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا اسکے شوہر کا انتقال ہو اوہ تھا...

دلاور خان ہی جانتا تھا کہ اسنے کتنی چالاکی سے اسما بیگم سے شادی کی تھی اسکو اپنے پیار کے جال میں فسا کر.. وقت گزر تا گیا اور وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اسما کو یہ لگنے لگا تھا کہ انکا انتخاب کتنا غلط ہے دلاور اسکی دولت سے ایش کر رہا تھا اور ساتھ ساتھ اسکی دولت کو غلط طریقے سے استعمال کرتا تھا...

... اسنے آیت کو کبھی اپنی بیٹی مانا ہی نہی تھا دلاور کو صرف دولت سے محبت تھی اور یہ بات اسما بیگم جان گئی تھی...



... اسما بیگم نے دلاور کا برطاؤ اپنی بیٹی کے ساتھ دیکھ کر انہوں نے ایک فیصلہ کیا تھا جو انکی جان لے گیا تھا...

.. انہوں نے اپنی ساری دولت کمپنی سب کچھ اپنی بیٹی آیت کے نام کر دیا تھا اور جب دلاور کو یہ پتا چلا تو اسنے غصے میں آکر آسما بیگم کی جان لے لی تھی اور یہ جان بنا کی دو معصوم آنکھیں اسکایہ وحشی روپ دیکھ رہی تھی....

... وہ تو آیت کے ساتھ بھی یہ سب کرنا چاہتا تھا پر جب اسکو پتا چلا کی اگر آیت کو کچھ ہو تو اسکے ہاتھ کچھ نہیں لگے گا اس لئے اسنے آیت کو باہر لندن بھیج دیا تھا اسکو بس سہی وقت کا انتظار کرنا تھا....

... اسنے بہت بار آیت سے سب کچھ اپنے نام کروانے کی کوشش کی تھی پر آیت نے اسکو صاف انکار کر دیا تھا.... جس وجہ سے وہ بہت پریشان رہنے لگا تھا....

... پھر انہی دنوں اسکی ملاقات حیا سے ہی تھی اسکے شیطانی دماغ میں ایک پلان آیا تھا جس سے وہ اپنا کام آسانی سے کر سکتا تھا پر ازان کی وجہ سے سب کچھ ختم ہوتا چلا گیا.....

اگر وقت رہتے سب کچھ اسنے اپنے نام نہ کروایا تو یہ سب دولت اس سے چھین لی جائے گی.....

... کیوں کی یہ سب کچھ آیت کا تھا جس پر وہ آج تک ایش کرنا آیا تھا.... وہ یہ سب کچھ کھونا نہیں چاہتا تھا اسکو جلد سے جلد کچھ کرنا تھا

.....

.....

بیٹا جیسے یہ گھر حیا کے لئے ہے اتنا ہی تمہارے لئے بھی ہے حیا میری بیٹی جیسی ہے اور تم اسکو عزیز ہو تو ہمارے لئے بھی تم اتنی ہی عزیز ہو.. تم جتنا وقت چاہوں یہاں رہ سکتی ہو بی جان آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی...

وہ سب لوگ اس وقت لاونج میں بیٹھے ہوئے تھے آیت دو دن پہلے ہی حیا اور آذان کے ساتھ آئی تھی..

... حیا کو اتنے وقت بعد اپنے سامنے دیکھ کر آیت بہت حیران ہوئی تھی اور پھر جب حیا نے اسکو اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا تو ایک پل کے لئے وہ خاموش ہو گئی تھی اسکو خاموش دیکھ کر حیا اسکو سب بتاتی چلی گئی تھی اور اسکی بات سن کر آیت کو بھی بہت دکھ ہوا تھا کی دلاور نے اسکی ماں کے ساتھ ساتھ نور کا بھی قاتل تھا... اور اب اسکی جان کے پیچھے بھی پڑا ہوا تھا...

.. وہ تب تو چھوٹی تھی اپنی ماں کے لئے کچھ نہیں کر سکی تھی پر اسنے سوچ لیا تھا وہ دلاور کو سزہ ضرور دلو کر رہیں گی.. حیا نے یہاں آکر سب کو یہ ہی بولا تھا کی وہ اسکی دوست ہے اور کچھ دن یہیں رہنا چاہتی ہے...

... جی ٹھیک ہے بی جان آپ بہت اچھی ہیں اس نے مسکرا کر بی جان کی طرف دیکھا تھا وہ بہت ہی سادہ سی لڑکی تھی کوئی اسکو دیکھ کر یہ نہیں کہہ سکتا تھا کی وہ لندن سے آئی ہے اور یہ بات از لان نے اپنے دل میں سوچی تھی... کیوں کی وہ جانتا تھا کی آیت ہے کون اور کہاں سے آئی ہے...

... بی جان کھانا لگ گیا ہے جی ردا کی آواز حارث کے کانوں میں پڑی تھی اسنے گردن موڑ کر دیکھا تو وہ بی جان کی طرف دیکھ رہی تھی اسکو آج اتنے دنوں میں دیکھ کر حارث کو بہت اچھا لگا تھا ایک بے چینی تھی اسکے اندر جو آج اسکو دیکھ کر ختم ہو گئی تھی...

...وہ اسکو دیکھنے میں اتنا کھویا ہوا تھا کی اس بات سے بے خبر کی دو آنکھوں نے اسکو بہت غور سے دیکھا تھا...  
...ہاں ٹھیک ہے چلو بیٹا سب چلتے ہے ہی آذان کہاں ہے دکھائی نہیں دے رہا بی جان نے آذان کی کمی کو اب محسوس کیا تھا...

...بی جان وہ اپنے روم میں ہیں جواب از لان کی طرف سے آیا تھا...  
..حیا بیٹا جاؤ اسکو بلا کر لے آؤ اس بار بی جان حیا سے مخاطب تھی..

...انکی بات سن کر حیا نے انکی طرف دیکھا تھا یہ کیسا کام بتا دیا تھا بی جان نے اسکو جسکو کرنا اسکے لئے مشغل تھا..  
..کیا ہو بیٹا ایسے کیوں بیٹھی ہو جاؤ جا کر بلاؤ اسکو سب ساتھ ہی کھانا کھا لینگے بی جان نے اسکو ایسے ہی بیٹھا دیکھ کر کہا تھا.. انکی بات سن کر مجبورن اسکو اٹھنا پڑا تھا اور وہ ناچاہتے ہوئے بھی آذان کو بلانے چل دی تھی

وہ اپراپنے اور آذان کے روم میں آئی تو اسکو آذان روم میں کہیں نظر نہی آیا و اثر روم کا دروازہ بند تھا وہ سمجھ گئی تھی کی وہ اندر ہی ہے حیا اسکے باہر آنے کا انتظار کرنے لگی تھی...  
اگر بی جان اسکو نابولتی تو وہ اسکو بلانے کے لئے نہی آتی...

....وہ اس وقت ڈریسنگ کے سامنے کھڑی چیز کو ادھر ادھر کر رہی تھی وہ اس وقت اتنی مگن تھی کی اسکو پتا ہی نہی چلا کی کب آذان فریش سا با تھر روم سے نکالا تھا.....

... حیا کو یہاں دیکھ کر ایک پل کے لیے آذان حیران ہوا تھا اسکے گھر سے جانے والی بات کے بعد سے وہ اسکے سامنے کم ہی آتی تھی بات تو وہ اس سے پہلے بھی کم ہی کرتی تھی پر اب تو بالکل ہی بند کی ہوئی تھی آذان وجہ جاننے کے بعد بھی انجن بنا ہوا تھا پر اسکو ایک بات کی اسکی اچھی لگی تھی کی اسنے اسکے بدلے میں اسکا ساتھ دیا تھا اسکی مدد کی تھی...

... کچھ کام تھا تمہیں اسکو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر آذان بولا تھا آذان کو یقین تھا کی وہ ضرور کسی کام کے لیے ہی کھڑی ہے ورنہ اسکی موجودگی میں وہ کبھی روم میں آتی بھی نہیں تھی....

حیا جو اپنے دھیان میں اتنی ہی مگن تھی آذان کی آواز سن کر ایک دم مڑی تھی...

پر مڑتے ہی جیسے اسکی آذان پر نظر پڑی تو حیا نے اپنی نظرے ہی نہیں سر بھی جھکا لیا تھا.....

جبکی اذان نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا پھر بات سمجھ آنے پر اسکے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اور ایسا بہت ہی وقت بعد ہوا تھا کی وہ کسی کے لئے اتنے دل سے مسکرایا تھا..

.... اس وقت وہ صرف جینس میں تھا اور حیا کو اسکو دیکھ کر ایسے نظریں جھکا دینا آذان کو بہت پسند آیا تھا...

.... اذان چلتا ہوا ڈریسنگ کے پاس آیا اور اپنے بال بنانے کے ساتھ ساتھ اسکے بولنے کا بھی انتظار کرنے لگا تھا...

حیا اسکے پاس آجانے سے تھوڑا دور ہوئی تھی اور سر جھکانے کے ساتھ اب وہ اپنی انگلیاں بھی چٹکھار ہی تھی....

...بی جان بلا رہی ہیں نیچے کھانے کے لیے وہ اپنی نظریں نیچے کیے ہوئے وہ اتنا کہہ کر جانے لگی تھی.. کیوں کی حیا کے لئے اب وہاں رکنا مشکل ہو رہا تھا....

....تم نے میری مدد کیوں کی اگر حادثہ تمہیں سچ نہ بتاتا تو تب بھی تم مدد کرتی آذان نے اسکو وہاں سے جاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا تھا وہ یہ تو جانتا تھا کی اسنے سب سچ جاننے کے بعد اسکا ساتھ دیا ہے پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا.... حیا نے جب سے اس سے بات نہی کی تھی اور وہ چاہتا تھا کی وہ اس سے بات کرے...

...میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں اور ہر بار کی طرح تم اس بار بھی بنا میری بات کا جواب دیے بنا نہی جاسکتی..

...حیا اسکی بات کو انگور کر کے جارہی تھی جب آذان نے ایک جھٹکے میں اسکی کلائی تھام کر اسکو روکا کر خود سے بہت قریب کیا تھا....

..آپکو کیا لگتا ہے میں نے آپکی مدد کی نہی یہ آپکی بہت بڑی غلط فہمی ہے...

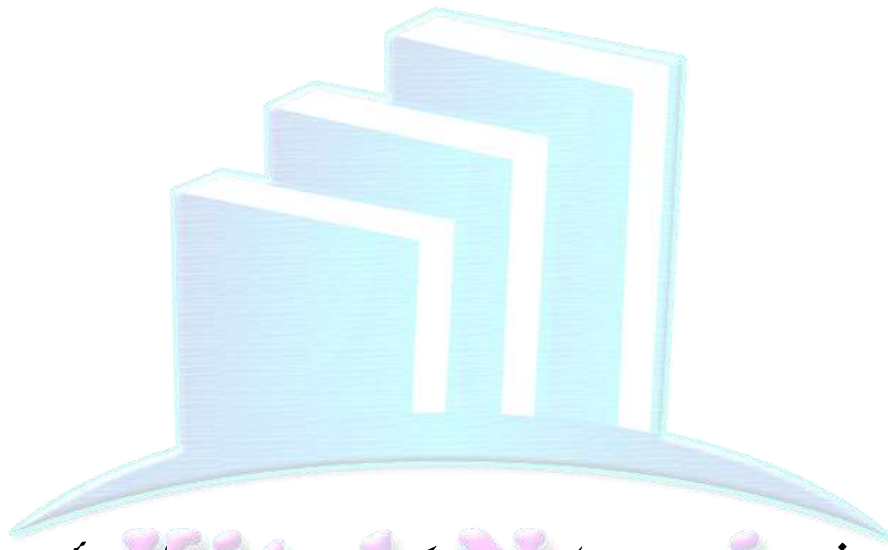
...میں نے اس لڑکی کی مدد کی جسکے ساتھ ظلم ہوا ہے اور میں اسکو انصاف دلانا چاہتی تھی... کیوں کی میں اپنے لئے تو کچھ نہی کر سکی تھی پر نور کے گنہگار کو تو سزا دلا سکتی ہوں نا....

اور رہی بات سچ جاننے کی توہاں اگر مجھے سچ پتا نہی چلتا تو میں آپکی مدد نہی کرتی حیا تنہی سے بولی تھی اور اپنی کلائی اس سے چھوڑانے لگی تھی ایک تو آذان کی نزدیکی پر سے اسکا ہولیا اسکی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر رہا تھا....

...اسکی بات سن کر آذان نے ایک دم سے اسکی کلائی چھوڑی تھی اسکو حیا سے اسی جواب کی امید ہی تھی اپنی کلائی آزاد ہوتے ہی حیا وہاں سے بنا اسکی طرف دیکھ وہاں سے ایک دم بھاگی تھی....



...وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہی تھی پر آذان کو لگتا تھا کی اگر اسنے حیا کے ساتھ غلط کیا ہے پر وہ دلاور نہیں بنا تھا اسنے حیا کو اپنا نام دیا تھا اس سے شادی کر کے پر ایک بات تھی جو حیا اس سے چاہتی تھی وہ چاہتی تھی کی وہ اس سے کم سے کم اپنے گناہ کی معافی تو مانگے پر وہ سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں تھا یا پھر وہ ابھی سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا..... کس کے دل میں کیا تھا یہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے



آذان بیٹا بریانی تو لو آج میں نے رداک سے کہہ کر خاص تمہارے لئے بنوائی ہے...

...وہ سب لوگ اس وقت کھانا کھا رہے تھے جب بی جان نے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا...

..بی جان کی بات سن کر حیا نے سر اٹھا کر سامنے بیٹھی رداک کی طرف دیکھا جواب مسکراتے ہوئے اذان کی پلیٹ میں بریانی اتار رہی تھی.....

ردا آذان کے برابر میں ہی بیٹھی تھی اور وہ خود آیت اور ازلان کے ساتھ بیٹھی تھی جبکی حارث بھی ردا کی برابر میں ہی بیٹھا ہوا تھا...

..... ایک جلن سی حیا کو اپنے اندر محسوس ہوئی تھی

اسکو پہلی بار یہ محسوس ہوا تھا کی سامنے بیٹھا شخص پر صرف اسی کا حق ہے.. اگر وہ ردا کے دل کی بات نا جانتی تو اسکو اس وقت اتنا برا نہی لگتا اور آذان کے دل میں کیا ہے یہ بھی اسکو نہی پتا تھا اور وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی وہ خود بھی نہی جانتی تھی اپنی اس بدلتی کیفیت سے وہ خود بھی پریشان تھی....

.... حیا اپنی سوچوں میں گم بس آذان کو دیکھے ہی جارہی تھی ہر بات سے بے فکر ہو کر کی اس وقت وہ کہاں بیٹھی ہے...

... آذان جو کھانا کھانے میں مصروف تھا اپنے پر کسی کی نظروں کو محسوس کر کے اسنے جیسے ہی سامنے دیکھا تو حیا کو خود سکو دیکھتے ہوئے پایا تھا ایک پل کے لئے وہ حیران ہوا تھا پر اسکے اس طرح دیکھنے سے اسکے دل میں خوشی سی ہوئی تھی...

... جب حیا نے آذان کو خود کو دیکھتے ہوئے دیکھا تو حیا نے اپنی نظریں ایکدم سے نیچے کر لی تھی اور اسکا اس طرح سے کرنا آذان کو مسکرا نے پر مجبور کر گیا تھا..

www.kitabnagri.com

... جبکی ردا کے دل میں ایسا کچھ تھا نہی اور ویسے بھی اس نے اب آذان کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا تھا وہ سمجھ چکی تھی کی ان سب سے بس اسکو ہی تکلیف ہونی تھی...

.. آیات تم بھی تو کچھ لونا یوں ایسے ہی کیوں بیٹھی ہو جب سب اپنے اپنے کھانے میں مصروف تھے تو سبکے کانوں میں از لان کی آئی تھی....

... جبکی آیت اسکو دیکھنے لگی کیوں کی اسکی پلیٹ خالی نہی تھی اور سب نے بھی ایک ساتھ آیت کی طرف دیکھا تھا....

.... ازلان کی شرارت سمجھ کر سب اب اسکی طرف دیکھنے لگے تھے...

... آیت اس گھر کی مہمان ہے اور اسکو کوئی پوچھ ہی نہی رہا تھا تو میں نے سوچا یہ فرض کیوں نا میں پورا کر لوں ازلان نے سب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر شرارت سے کہا تھا اسکی بات سن کرو ہاں موجود سب کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی..

... کیوں کی سب اچھی طرح سے جانتے تھے ازلان کی شرارت تو کو وہ صرف آیت کو تنگ کرنے کے لئے بولا تھا ...

.... آیت بیٹا تم آرام سے کھانا کھاؤ یہ تو بس اسکی عادت ہے سب کو پریشان کرنے کی اس بار بی جان آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی انکی بات سن کر آیت صرف مسکرا دی تھی...

.... سب کو اس طرح ایک ساتھ ہاستا مسکراتا دیکھ کر بی جان نے دل ہی دل میں سب کی نظراتری تھی آج کتنے وقت بعد وہ سب کو ایک ساتھ اور اتنا خوش دیکھ رہی تھی...

اور انہوں نے سب کے اسی طرح ہمیشہ خوش رہنے کی دعا بھی کی تھی

.....

-----

.....

میں اس وقت کا انتظار کر رہا ہوں جب کوئی خاص میرے لئے صرف میری پسند کا کھانا بنائے...

...ردا اس وقت کچن میں کھڑی سب کے لئے کوئی بنا رہی تھی جب اسکو اپنے پیچھے سے حارث کی آواز سنائی دی تھی اسکی آواز سن کر وہ مڑی نہیں تھی ایسے ہی کھڑی رہی تھی...

....اپنی بات کہ کر حارث اسکی پیٹھ دیکھنے لگا تھا جو اسکو ایسے نظر انداز کیے کھڑی تھی جیسے وہ یہاں ہو ہی نا....

...میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے رداجب وہ نہیں بولی تو حارث پھر سے بولا تھا اور آج اس نے سوچ لیا تھا کی وہ اپنے دل کی بات کہ کر ہی جائے گا...

....میرے پاس آپکے اس سوال کا کوئی جواب نہیں ہے اس بار ردا اسکی طرف دیکھتے ہوئے بولی تھی اسکو دکھ تھا کی وہ کسی کا دل دکھا رہی ہے اور جب کسی کا دل دکھتا ہے اسکا درد کتنا ہوتا ہے یہ اس سے بہتر کون جان سکتا تھا...

Kitab Nagri

...تمہارے پاس میرے ہر سوال کا جواب ہے رداس تم دینا نہیں چاہتی ہو تم کیوں نہیں سمجھتی ہو کی میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں پیار کے ساتھ ساتھ میں تمہری عزت کرتا ہوں تم سمجھتی کیوں نہیں ہو بولو آج حارث نے سیدھی طرح سے اپنے پیار کا اظہر کر دیا تھا جو وہ سوچ کر آیا تھا اس نے وہ سب بول دیا تھا....

....آج حارث کے منہ سے اظہارے محبت سن کر ردا بالکل خاموش ہو گئی تھی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کی یوں اچانک حارث اس سے اپنے دل کی بات کہ دیگا ردا کو جو ہمیشہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا تھا آج وہ اسکی زبان پر تھا

.....

.... کچھ تو بولو ردایوں خاموش مت رہو حارث اسکو خاموش دیکھ کر اسکے اور قریب آتے ہوئے بولا تھا....

.. پر میں آپسے محبت نہیں کرتی ہوں.... اسکو اپنے قریب آتا دیکھ کر ردائو پیچھے ہوئی تھی..

... ردانے اسکو وہ بولا تھا جو اسکے دل میں تھا وہ نہیں چاہتی تھی کی اسکی خاموشی کا وہ کچھ اور مطلب سمجھے اتنی جلدی وہ اپنی محبت بھول جاتی یہ اسکے لئے آسان نہیں کچھ وقت لگتا سب بھولنے میں اور اسکو لگتا تھا کی حارث اسکا اتنے وقت انتظار نا بھی کرے.....

.... کوئی بات نہیں ردائیں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں کی وہ ہم دونوں کے لئے کافی ہوگی اور مجھے یقین ہے کی تمہیں میری محبت سے ہی محبت ہو جائے گی حارث پورے یقین سے بولا تھا اسکی آنکھوں میں ردہ کے لئے بے پناہ محبت تھی جو ردائو بھی محسوس کر سکتی تھی....

... آج حارث بس بولے ہی جا رہا تھا وہ آج بس اسکو اپنی محبت کا یقین دلانا چاہتا تھا اس بات سے انجن کی کوئی اور بھی انکی یہ باتیں سن چکا ہے.... اور جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس بھی چلا گیا تھا...  
... اسکی بات سن کر ردائو پھر سے خاموش ہو گئی تھی وہ کہتی بھی کیا اسکے پاس کچھ بچا ہی نہیں تھا کہنے کے لئے....

.... میں کچھ ہی دنوں میں ایک فیصلہ کرنے والا ہوں اور مجھے امید ہے کی اس بار تم انکار نہیں کرو گی حارث اتنا کہ کر وہاں روکا نہیں تھا اور اسکے جانے کے بعد ردائو سوچ میں پڑ گئی تھی کی وہ کیا کرنے والا ہے

.....

-----



...

وہ اس وقت اپنے بیڈ پر لیٹی حارث اور ردا کے بارے میں سوچ رہی تھی.....

..... جب ردا کافی بنانے کے لئے گئی تھی تو حیا اسکی مدد کرنے کے لئے کچن میں جا ہی رہی تھی جب اسکو کچن سے حارث کی آواز سنائی دی تو وہ دروازے پر ہی رک گئی تھی پھر جو اسنے سنا وہ سب سن کر حیا خوش بھی ہوئی تھی اور دکھی بھی.....

..... خوش وہ ردا کے لئے ہوئی تھی کی اسکو بھی کوئی اتنا چاہتا ہے.....

پر دکھی وہ حارث کے لئے تھی کیوں کی وہ ردا کے دل کا حال جانتی تھی....

... میں دیکھ رہا ہوں.. جب سے تم یہاں آئی ہو کچھ چپ چپ سی ہو کیا بات ہے آذان بہت دیر سے اسکو چپ

چاپ لیٹا ہوا دیکھ رہا تھا جو کسی گہری سوچ میں گم تھی....

.... وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب آذان کی آواز سے ہوش میں آئی تھی اس نے گردن موڑ کر آذان کی طرف دیکھا....

.... آپسے ایک بات پوچھوں اس نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا...

... حیا کی بات سن کر آذان نے حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا آج اس نے دوسری بار اسکو حیران کیا تھا اسکے لئے یہ خوشی کی بات تھی کی آج وہ خود اس سے بات کر رہی تھی.....

....ہاں پوچھو.... آذان نے کہا.....

اپ کو کبھی کسی سے پیار ہوا ہے.... پتا نہیں کیوں حیا یہ بات جاننا چاہتی تھی کی آذان کے دل میں کوئی ہے یا نہیں شاید حادث اور ردا کی آج بات سن لینے کے بعد وہ جاننا چاہتی تھی.. کی کہیں آذان بھی ردا کی طرح اسکو چاہتا ہو.. اور اسنے جان کر ردا کا نام نہیں لیا تھا اگر وہ اسکا نام لے لیتی تو آذان اس پر غصہ ہو جاتا اور شاید اس سے اس ٹوپک پر بات بھی نہ کرتا.....

... آج پتا نہیں یہ سوچ اسکے دل میں بار بار آرہی تھی اور انہی سوچوں سے پیچھا چھوڑانے کے لئے وہ بے ساختہ اس سے پوچھ بیٹھی تھی...

.... نہیں مجھے کبھی کسی سے پیار نہیں ہوا کیوں کی میرے پاس ان سب باتوں کے لئے وقت نہیں تھا....

... میرے لئے میرا بدلہ سب سے زیادہ ضروری تھا اور جو میں پورا کر بھی رہا ہوں.... اس نے نرمی سے اسکو جواب دیا تھا آذان کو آج اچھا لگ رہا تھا کی حیا اس سے اسکے بارے میں بات کر رہی تھی...

.... ہاں تمھرے لئے تو اپنا بدلہ ہی سب سے زیادہ ضروری ہے اور اس بدلے کی وجہ سے چاہے کسی کا سب کچھ چھن جائے تم کو تو اس سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہے حیا اسکی بات سن کر تلخی سے بولی اور اسکی طرف سے اپنا رخ بدل کر لیٹ گئی تھی...

.... تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کی مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اور اس طرح سے بات کو بیچ میں چھوڑ دینے کا کیا مطلب ہے.... حیا کو بات بیچ میں چھوڑ کر اور اسکی طرف سے رخ موڑ کر لیٹنا آذان کو اچھا نہیں لگا تھا اسنے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر اسکا رخ اپنی طرف کیا تھا...

..وہ اسکے اتنے نزدیک تھا کی آذان کی گرم سانسیں حیا کے چہرے کو جھولسا رہی تھی.....

...مجھے درد ہو رہا ہے آذان...

...جب حیا اس سے اپنا بازو نہ چھوڑا سکی تو بے بسی سے بولی کیوں کی آذان نے اسکے بازو کو بہت سختی سے پکڑ رکھا تھا جس سے حیا کو بہت تکلف ہو رہی تھی.....

درد اور جو تم مجھے درد پہنچاتی ہو اسکا کیا...

...اس بار آذان کے لہزے میں ہی نہیں بلکی اسکے بازو پر بھی پکڑ سخت ہوئی تھی.....

میں نے کیا درد پھوچایا ہے آپکو حیا نے روتے ہوئے پوچھا کیوں کی اسکے بازو میں بہت درد ہو رہا تھا جو آذان کی ساخت گرفت میں تھا.....

جبکی اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر آذان کی پکڑ اسکے بازو پر ڈھیلی پڑ گئی تھی.....

سو جاو.... آذان اسکو چھوڑتا اپنا فون لیکر روم سے بہار چلا گیا تھا.....

..حیا اسکی بات سن کر اپنے آنسو صاف کرتی خود بھی دوسری طرف رخ کرتی لیٹ گئی تھی.....

...پتا نہیں کیوں لیکن اسکو یہ جان کر سکون محسوس ہوا تھا کی آذان کے دل میں کوئی نہیں ہے... کھانے کے وقت ردا کا آذان کو ہس کر دیکھنا حیا کو برا لگا تھا اسکو ردا سے ایک پل کے لئے جلن سی محسوس ہوئی تھی پر جب حارث اور ردا کی باتیں سن کر اور اب آذان کا جواب سن کر اب وہ جلن بھی ختم ہو گئی تھی....

...حیا تم مجھے درد پہنچاتی ہو تم بار بار مجھے وہ گناہ یاد کرواتی ہو جو میں بھولنا چاہتا ہوں....

..... اور میں تمہیں بھی یہ سب بھولانا چاہتا ہوں...

.... میں چاہتا ہوں تم اب کبھی بھی وہ لمحے نہ یاد کرو..... جب بھی میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں تم کچھ ایسا بول دیتی ہو کی مجھے تمہارے ساتھ سختی کرنی پڑ جاتی ہے جس سے تمہیں تکلیف ہوتی ہے اور برا مجھے بھی لگتا ہے...

... اسکو بار بار آج حیا کی آج والی باتیں یاد آرہی تھی کبھی تو وہ اسکو خود سے بہت قریب لگتی ہے تو کبھی وہ اسکو میلو کے فاصلے پر..

... اذان صوفہ پر بیٹھا حیا کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا اور نیند اسکی آنکھوں سے قوصودور تھی....

وہ اس وقت کمرے میں بیٹھی گلاس وال سے باہر لان کو دیکھ رہی تھی لائٹس کی روشنی کی میں لان اس وقت بہت ہی خوبصورت لگ رہا تھا....

وہ لوگ آج ہی واپس آئے تھے حارث تو کل ہی آفس کے کام کی وجہ سے واپس آ گیا تھا اور آج اذان اسکو گھر چھوڑ کر خود بھی آفس چلا گیا تھا راحت بی سے اسکو پتا چلا تھا کی وہ لوگ آج دیر سے آینگے...  
.. وہ اس وقت وہ اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی اسکو بی جان اور باقی سب کی بہت یاد آرہی تھی..

... کتنا روکا تھا بی جان نے اسکو اور انکے روکنے سے وہ کتنا خوش ہو گئی تھی کی اسکو اذان کے ساتھ نہی جانا پڑیگا مگر اس ظالم سے تو اسکی اتنی سی خوشی کہاں برداشت ہوتی تھی پتا نہی بی جان سے کیا کیا بہانے بنایے کی بی جان چپ

ہو گئی تھی اور پھر اسکو دوبارہ سے رکنے کے لئے نہی کہا تھا اور پھر ایک بار اسکو زبردستی ناچاہتے ہوئے بھی اسکے ساتھ آنا پڑا تھا....

... وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا تو سب سے پہلے اسکی نظر بیڈ پر بیٹھی حیا پر پڑی تھی اس وقت وہ گرین کلر کے سوٹ میں بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی جب کی اسکا دوپٹہ سائیڈ پر رکھا ہوا تھا وہ باہر دیکھنے میں اتنی مگن تھی کی اسکو آذان کی موجودگی کا پتا ہی نہی چلا تھا جبکی آذان اسکو دیکھتا اپنے دل میں اتار رہا تھا....

.... آذان کے دل نے ایک دم یہ خواہش کی تھی کی حیا بھی کبھی اسکو اسی طرح دیکھتے ہوئے کھو جائے کی وہ آس پاس کی سب چیز کو بھول جائے جس طرح اس وقت وہ باہر لان کو دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی...

... آذان بے خودی میں اسکو دیکھتا اسکے پاس آ رہا تھا جب اسکا پیر ٹیبل سے ٹکرایا تھا اور وہ ہوش میں آیا تھا...  
.. کھٹکے کی آواز سن کر حیا نے جیسے ہی گردن موڑ کر دیکھا تو آذان اسکے پیچھے ہی کھڑا تھا... ازان کو دیکھ کر حیا نے جلدی سے پاس پڑا دوپٹہ خود پر فہلایا تھا.... اور بیڈ سے اٹھ کر کھڑی ہوئی تھی اور پھر اسکو نظر انداز کرتی روم سے باہر جانے لگی...

www.kitabnagri.com

... اسکی جلد بازی کو آذان نے اچھے سے نوٹ کیا تھا..

... ایک کپ کو فی مل سکتی ہے اسکو روم سے باہر جاتا دیکھ کر آذان ایک دم سے بولا تھا...

... اسکے بڑھتے قدم ایک دم رکے تھے اسنے موڑ کر حیران نظروں سے آذان کی طرف دیکھا تھا جو اسکو ہی دیکھ رہا تھا...



.... میں تم سے ہی کہ رہا ہوں اس روم میں تمہارے علاوہ کوئی اور تو نہیں ہے نا وہ اسکی حیران نظروں کا مطلب سمجھتے ہوئے پھر سے بولا تھا...

... جبکی حیا کو یقین ہی نہیں ہوا تھا کی اس نے حیا کو کسی کام کے لئے بولا تھا اور آج یہ پہلی بار ہوا تھا اس لئے اسکا حیران ہونا بنتا تھا....

.... اگر نہیں بنانی ہے تو منا کر دو اسکو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر اس بار آذان اپنے ماتھے پر بل ڈال کر بولا تھا...

... میں نے منا تو نہیں کیا ہے آذان کو اپنی طرف گھورتا ہوا پا کر وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی... اسکو آذان کے غصے کا اچھی طرح علم تھا...

... پر تم نے ہاں بھی تو نہیں کہا تھا آذان نے اپنی ٹائی کی نوٹ ڈھیلی کرتے ہوئے بولا...

... میرے ہاں یا نا کرنے سے کیا ہو گا ہونا تو وہی ہے جو آپ چاہتے ہو حیا نے پھر سے تلخی لہجے میں کہا اور روم وہ اتنا کہ کر رکی نہیں تھی روم سے نکلتی چلی گئی تھی...

... جبکی اسکی بات سن کر اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے آذان کے ہاتھ وہیں رک گئے تھے آج وہ پھر اپنے باتوں سے اسکو وہی سب یاد دلا گئی تھی جو اسکے لئے بھولنا مشکل تھی وہ یہ سب بول کر خود کو بھی تھلیف دیتی تھی اور اسکو بھی .....

.....

.....

.....

کیا بکواس کر رہے ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے.....

بشر کی بات سن کر دلاور خان فون پر اتنی زور سے دھاڑا تھا کی اسکی دھاڑ پورے خان ولا میں گنج گئی تھی.....

..... جبکی اسکی دھاڑ سن کر فون کے دوسری طرف موجود بشر بھی کانپ گیا تھا.....

خان میں سچ کہ رہا ہو آیت بی بی یہاں پر نہیں ہیں.....

... بشر نے پھر سے ڈرتے ڈرتے دلاور کو بتایا اس سے اتنی دور ہونے کے باوجود بھی وہ اسکی آواز سن کر کانپ گیا تھا.....

ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہاں جاسکتی ہے وہ اور جہاں تک میں جانتا ہوں اسکا تو وہاں کوئی دوست بھی نہیں ہے پھر وہ کہا جاسکتی ہے...  
www.kitabnagri.com

..... دلاور خان غصے سے اپنی پیشانی مسلتے ہوئے بشر سے بولا....

.... تم پتا کرو کی اسکو کسی نے کہی جاتے ہوئے دیکھا تھا کی نہیں..

..... دلاور خان کا سوچ سوچ کر برا حال ہو رہا تھا کی آخر آیت جا کہاں سکتی ہے....

... خان ہم نے پتا لگوایا ہے کی کچھ دن پہلے بی بی جی کچھ دن پہلے کچھ لوگوں کے ساتھ گئی تھی اور اب تک واپس نہیں آئی ہیں اور وہ کہاں گئی ہے یہ بھی کسی کو معلوم نہیں ہے...

...بشر نے اسکو تفصیل سے ساری بات بتائی.....

جسے سن کر دلاور خان اور بھی پریشان ہو گیا تھا کی وہ کس کے ساتھ چلی گئی ہے.....

اسکو سمجھ نہی آرہا تھا کی یہ سب کیا ہو رہا ہے اسکے ساتھ..... اسنے تو سوچا تھا کی آیت کو یہاں بلا کر اس سے ساری دولت اپنے نام کروالے گا اور پھر اسکو بھی ہمیشہ کے لئے اسکی ماں کے پاس بھیج دے گا....

..... کیوں کی ابھی فلحال حیاتو اسکے ہاتھ نہی آنے والی تھی...

لیکن یہاں تو بازی ہی الٹی پڑ گئی تھی پتا نہیں آیت کہا چلی گئی تھی.....

خان ہم اور پتا لگانے کی کوشش کرتے ہے..... بشر نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا.....  
آخر کس کے ساتھ جاسکتی ہے آیت.....

دلاور خان انہی سوچوں میں گم تھا جب ایک دم سے اسکے ذہن میں جھمکے ہوا.....

کبھی آذان تو نہیں لے گیا آیت کو..... یہ ہی سوچ اسکے ذہن میں سب سے پہلے آئی تھی...

www.kitabnagri.com

.. نہیں نہیں اسکو تو پتا ہی نہی ہے کی آیت یہاں نہیں لندن میں.... وہ تو اب تک جانتا بھی نہی ہے کی جس کو وہ آیت سمجھتا ہے وہ حیا ہے دلاور خان کو اب تو یہ ہی لگاتا تھا کی آذان اب تک سچ نہی جان پایا ہے اور یہ اسکی سب سے بڑی غلط فہمی تھی...

.... یہ سب سوچ کر دلا اور کچھ مطمئن ہو گیا تھا جب کی اسکو تو کچھ پتا ہی نہ تھا جس سوچ کو وہ غلط سمجھ رہا تھا  
اصل میں وہ سوچ اسکی بالکل سچ تھی آیت آذان کے ہی پاس تھی اور وہ اس بات سے انجن تھا

.....

----

.....

وہ کچن میں کھڑی آذان کے لئے کوئی بنا رہی تھی جب اسکو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کا احساس ہوا  
تھا..

... اسکو ایک پل کے لئے لگا تھا کی شاید آذان ہے اسنے جیسے ہی مڑ کر دیکھا تو حادثہ کو دروازے میں کھڑا پایا جو  
اسی کو دیکھ رہا تھا...

Kitab Nagri

.... حیا کو اس وقت کچن میں دیکھ کر وہ حیران ہوا تھا.. [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

... حیا جو اسکو دیکھ رہی تھی اس کے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا تو حیا بھی اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دی تھی....

.... تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو اپنے من میں آیا سوال جو اس وقت اسکو دیکھ کر آیا تھا وہ پوچھ بیٹھا تھا....

... آذان کے لئے کوئی بنا رہی ہوں تمہارے لئے بھی بنا دوں حیا نے اسکو بتانے کے ساتھ ساتھ اس سے پوچھ  
بھی لیا تھا حیا کو لگا تھا کی شاید وہ بھی کچن میں اسی لئے آیا ہے..

... نہی میرا بھی موڈ نہی ہے وہ میں نے کچن کی لائٹ جلی ہوئی دیکھی تو میں یہ دیکھنے چلا آیا کی کون ہے...

... حارث کو یہ سن کر بہت اچھا لگا تھا کی وہ آذان کے لئے کوئی بنا رہی ہے اسکو یقین تھا کی دھیرے دھیرے ہی سہی ایک دن ان دونوں کے بیچ سب ٹھیک ہو جائے گا...

... ایک بات بولوں حارث تمہیں حیا نے اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... ہاں بولو تم مجھے کچھ بھی کہہ سکتی ہو اسکے لئے تمہیں مجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہی ہے حارث خوشدلی سے بولا تھا وہ حیا کی ڈیل سے عزت کرتا تھا اور یہ بات حیا بھی اچھے سے جانتی تھی...

.. تم بہت اچھے انسان ہو حارث مجھے لگتا ہی نہی مجھے اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی جس بھی لڑکی سے تمہاری شادی ہوگی نا تم اسکو ہمیشہ خوش رکھو گے حیا نے یہ بات پورے دل سے کہی تھی اتنے وقت میں وہ جان گئی تھی کی حارث کتنا اچھا انسان ہے...

... اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے حارث اسکی بات پر کھل کر مسکراتے ہوئے بولا تھا..

... بس لگتا ہے... کیا تمہیں خود کے بارے میں نہی لگتا ایسا اس بار حیا نے اس سے ہی سوال کر ڈالا تھا...

.. حیا کی بات سن کر حارث کی نظروں کے سامنے ردا کا چہرہ آیا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی اسنے بھی تو ردا کے بارے میں یہ سب ہی سوچ رکھا تھا....

... میں نے سچ کہا تھا نا اسکو خاموش دیکھ کر حیا شرات سے بولی تھی اور پھر دونوں ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر مسکرا دئے تھے...

.. اور کچن کے دروازے پر کھڑے آذان کا یہ منظر دیکھ کر غصّہ مزید بڑھ گیا تھا...

... وہ بہت دیر سے حیا کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا کچھ دیر تو روم میں انتظار کرتا رہا پر جب وہ نہی آئی تو وہ غصّے میں وہ خود ہی اسکو دیکھنے کے لئے کچن میں آہی رہا تھا اور اندر کا منظر دیکھ کر اسکا غصّہ مزید بڑھ گیا تھا وہ غصّے سے وہیں سے پلٹ گیا تھا

.....

.....

.....

جب وہ روم میں اسکے لئے کوفی لے کر آئی تو آذان صوفہ پر بیٹھالیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا

تھا... آذان کو پتا چل گیا تھا کی وہ آگئی ہے پر پھر بھی وہ ایسے بیٹھا رہا جیسے اسکو اسکے آنے کی خبر ہی نا ہو..

... حیا دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اسکے سامنے آکھڑی ہوئی تھی اسکو آذان کو مخاطب کرنا مشکل لگ رہا تھا...

... حیا نے سوچا تھا کی وہ اسکو دیکھ لے گا اس لئے وہ چپ چاپ کوفی ہاتھ کاگ ہاتھ میں لئے کھڑی رہی تھی.. کچھ وقت یوں ہی گزر گیا تھا نا حیا نے کچھ کہا تھا اور نہ ہی آذان نے اسکی طرف دیکھا تھا...

... آپکی کوفی آخر حیا کو ہی بولنا پڑا تھا کیوں کی اسکو لگ رہا تھا اگر وہ ایسے ہی کھڑی رہی تو رات یوں ہی گزر جائے گی..



... حیا کی آواز سن کر آذان نے اس کی طرف دیکھا تھا وہ یہ ہی تو چاہتا تھا کی وہ خود سے اسے مخاطب کرے اس لئے وہ جان بوجھ کر خود کو مصروف ظاہر کر رہا تھا...

.... یہ ٹھنڈی ہو گئی ہے دوسری بنا کر لاؤ آذان نے کھڑے ہو کر اسکے ہاتھ سے کوئی لے کر ایک گھونٹ بھرنے کے بعد کہا تھا....

... اس کی بات سن کر حیا پھر سے حیران ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی تھی اسکے متاںب کوئی اتنی بھی ٹھنڈی نہی تھی کی اس کو پیانہ جاسکے...

... مجھے لگتا ہے میں نے اپنی بات ختم کر دی ہے اس کو ایسے ہی کھڑا دیکھ کر آذان بولا تھا اور اس کی بات سن کر حیا پھر سے کوئی بنانے کے لئے چلی گئی تھی...

.... اسکے جانے کے بعد آذان پھر سے اپنے کام میں لگ گیا تھا...

.... آپ کی کوئی ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی کی حیا کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی... اس بار حیا نے اس کو مخاطب کرنے میں دیر نہی کی تھی کیا پتا اس بار بھی اس کو دوبارہ جانا پڑ جاتا....

... حیا کی بات سن کر آذان اٹھا اور چلتا ہوا اسکے سامنے آکھڑا ہوا تھا..

... گرم ہی ہے نا آذان اس کی جھکی نظروں کو دیکھ کر بولا تھا....

... جی اس بار گرم ہی ہے آپ خود چیک کر لیں آذان نے ایسے ہی نظریں جھکا کر کہا تھا اس کو آذان کی نظروں سے گھبراہٹ ہو رہی تھی...

... ٹھیک ہے چیک کر لیتا ہوں آذان نے حیا کا دوسرا ہاتھ پکڑا اور ایک انگلی کافی کے مگ میں ڈال دی تھی...

... ایک چیخ حیا کے منہ سے نکلی تھی اور جلنے کی جلن سے اسکی آنکھوں سے آنسو بھی آگئے تھے...

.. گرم ہی ہے آذان اس کے آنسو دیکھ کر بولا تھا اور اس کے ہاتھ اپنی گرفت سے آزاد کر کے کوئی کاغذ اس کے ہاتھ سے لے کر آرام سے صوفہ پر بیٹھ گیا تھا...

... جبکی حیا اس ظالم شخص کی اس ہرقت پر بس اسکو دیکھ کر ہی رہ گئی تھی اسکی انگلی میں اب بھی جلن ہو رہی تھی جب جلن اس سے برداشت نہ ہوئی تو وہ واشروم میں گھس گئی تھی...

.... واشروم میں بہت دیر تک آنسو بہانے کے بعد وہ نکلی تھی پھر اس نے آذان کی طرف دیکھا جو ابھی اپنے کام میں مصروف تھا ایسے جیسے اس نے کچھ کیا ہی نہ ہو اور حیا کو اس وقت آذان پر بہت ہی زیادہ غصہ آرہا تھا اس کے ساتھ ہمیشہ برا کڑ کے وہ اسی طرح انجن بں جاتا تھا وہ آذان پر یوں ہی دل ہی دل میں غصہ ہوتی بیڈ پر لیٹ گئی تھی جب انگلی کی جلن ختم ہوئی تو نیند بھی اس پر مہربان بچ گئی تھی....

... آذان جو باظاہر تو اپنا کام کر رہا تھا پر اسکا سارا دھیان حیا پر تھا وہ کتنی دیر سے اس کے آنے کا انتظار کر رہا تھا اسکو ایک خوشی سی ہوئی تھی کی حیا اسکا کچھ کام کرنے جا رہی ہے اسکو کوئی کی اتنی طلب نہیں تھی پر وہ حیا سے اپنا کام کروانا چاہتا تھا اور وہ جب اس سے انتظار نہ ہو تو وہ اسکو دیکھنے کچن تک چلا گیا اسکو حادثہ کے ساتھ بات کرتا دیکھ کر آذان کا خون کھول اٹھا تھا ایک تو وہ اتنی شدت سے اسکا انتظار کر رہا تھا اور وہ تھی کی اپنی باتوں میں مصروف تھی اس کے آنے کے بعد آذان نے اس پر جو غصہ تھا اسی پر نکال دیا تھا اس وقت تو اسکو کچھ برا نہ لگا تھا

مگر اب اسکو بہت دکھ ہو رہا تھا بار اسکی آنکھوں کے سامنے حیا کی آنسو سے بھری آنکھیں آرہی تھی وہ چلتا ہوا بیڈ تک آیا...

... حیا اس وقت گہری نیند میں سو رہی تھی آذان اسکا چہرہ دیکھنے لگا یہ چہرہ وہ روز دیکھنا چاہتا تھا اور یہ ہی وجہ تھی بی جان کے کہنے پر بھی وہ اسکو وہاں نہی چھوڑ سکا تھا کب وہ اسکو اتنا چاہنے لگا تھا اسکو خبر ہی نہی ہوئی تھی...  
... ازان نے اسکا ہاتھ تھامہ اور اسکی اس انگلی پر اپنے لب رکھ دئے جس کو اس نے ابھی جلا یا تھا....

... میں تمہیں کبھی تکلیف نہی دینا چاہتا ہوں حیا پر جب تم مجھے یا میری بات کو انکور کرتی ہو تو مجھ سے برداشت نہی ہوتا ہے اور میرا سارا غصہ تمہی پر نکل جاتا ہے اور پھر میں ہر بار نہ چاہتے ہوئے بھی تمہارے درد کی وجہ بن جاتا ہوں اور تمہیں درد دے کر مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے حیا پلزم مت کیا کرو ایسا وہ حیا کے چہرے کو دیکھ کر بول رہا تھا... وہ اسکو سوتے ہوئے ادل کی بات کہ رہا تھا جگتے ہوئے کبھی موقع ہی نہی ملا تھا اسکو...

.... وہ اس وقت آذان کو سوتے ہوئے بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھی وہ جھکا تھا اور اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے تھے... کچھ دیر تو وہ ایسے ہی اسکے لمس کو محسوس کرتا رہا تھا پر اسکے اٹھ جانے کے ڈر سے آذان اس دور ہوا اور پھر واپس سے صوفہ پر جا کر اپنا کام کرنے لگا تھا لیکن اس بار اسکا دھیان کام پر نہی تھا

کیا ہوا آیت تم یہاں اکیلی کیوں بیٹھی ہو...

ردا جو کچن میں کسی کام سے جارہی تھی آیت کو لاؤنج میں اکیلا بیٹھا دیکھا تو وہ اسکے پاس صوفہ پر بیٹھتے ہوئے بولی تھی.... جو کسی گہری سوچ میں گم تھی...

... نہی نہی ایسی کوئی بات نہی ہے وہ میں روم میں بور ہو گئی تھی تو سوچا یہاں آکر تھوڑا ٹیوی دیکھ لیتی ہوں آیات ردا کی بات سن کر بولی تھی...

... آیت اگر تم بور ہو رہیں تھی تو میرے پاس آ جاتی میں بی جان کے روم میں ہی تھی ایسے اکیلے مت بیٹھا کرو آیت..

... تم ہماری مہمان ہو اور تمہارا خیال رکھنا میرا فرض ہے اگر تمہیں کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تم مجھ سے کہہ سکتی ہو ردا نے بہت ہی اپنے پن سے کہا تھا....

.... آیت سے اسکی اچھی دوستی ہو گئی تھی ردا اسکا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی اسکو کسی چیز کی کمی نہی ہونے دیتی تھی پر اسکی آیت بہت ہی چپ لگی تھی وہ بہت ہی کم بولتی تھی اور بی بات ردا بی جان سے بھی کہ چکی تھی...

.... پر ایسا نہی تھا کی وہ یہاں رہ کر ہی ایسا کر رہی تھی آیت شروع سے ہی ایسی تھی اسکو وہ بہت کم بولنے والی لڑکی تھی کچھ وہ بچپن سے اکیلی بھی رہی ہے تو اسکو عادت نہی تھی زیادہ بولنے کی پر یہ بات ردا اور بی جان نہی جانتی تھی کی وہ کون ہے اور کہاں سے آئی ہے...

... جی ٹھیک ہے اگر مجھ کچھ بھی چاہئے ہو گا تو میں آپسے ہی کہوں گی آیت ردا کی طرف دیکھ کر مسکراتی ہوئی بولی تھی...

... مجھ سے بھی کہ دینا اگر تمہیں کچھ چاہئے ہو گا... یہ آواز سامنے سے آتے ازلان کی تھی جو انکی یہ باتیں سن چکا تھا اور اپنا نام لینا اسنے ضروری سمجھا تھا...

.... بس تم سے اپنے تو کام ہوتے نہیں کسی اور کی ضرورت کیا پوری کرو گے تم ردانے بھی اسی کے انداز میں  
ازلان کو جواب دیا تھا جبکی رد کی بات سن کر آیت پھر سے مسکرا دی تھی کیونکہ وہ جب سے آئی تھی ان دونوں  
کو اسی طرح لڑتا جھگڑتا ہوا دیکھ رہی تھی...

..... میری یہ افر صرف خاص لوگوں کے لئے ہوتی ہے اور تم اس لسٹ میں نہیں آتی ہو رداجی ازلان بھی کہاں  
چپ رہنے والا تھا... اپنی بات کہ کر اس نے آیت کی طرف دیکھا جو اسی تو دیکھ رہی تھی ازلان کے دیکھنے سے  
اس نے ازلان سے ایکدم نظریں ہٹالی تھی..

.. اسکے ایسا کرنے سے ازلان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی...

... مجھے تمہاری لسٹ میں آنا بھی نہیں ہے ردانے بھی جل کر کہا تھا....

... اچھا تو اور کس کی لسٹ میں آنا چاہتی ہو تم وہ اپنی آنکھیں گھمٹتے ہوئے بولا اور دھپ سے رد کی برابر میں بیٹھ  
گیا جیسے اسے پورا یقین ہو کی وہ بتا دے گی کی وہ کس کی لسٹ میں آنا چاہتی ہے...

... ازلان کی بات سن کر رد کی نظروں کے سامنے ایکدم سے ہی کسی کا چہرہ آیا تھا جبھی اس نے ایکدم سے اپنا سر  
جھٹکا تھا...

.. جبکی..... رد اسے بات کرتے ہوئے وہ ایک دوبار آیت پر بھی نظر ڈال رہا تھا... ازلان کو آیت پہلی نظر میں  
ہی بہت اچھی لگی تھی...

..... اس بات سے انجن کی رد اسکی چوری پکڑ چکی ہے اور وہ من ہی من میں بس مسکرا دی تھی....

..مجھے کسی کی لسٹ میں نہیں آنا ہے تم بس زیادہ بکواس مت کیا کرو وہ جل وہاں سے اٹھ گئی تھی اور وہاں سے سیدھا کچن میں جا کر رکی تھی جبکی اسکے اٹھتے ہی از لان نے زور زور سے ہسنہ شروع کر دیا تھا...  
...ردا کے اٹھتے ہی آیت بھی مسکراتے ہوئے اسکے پیچھے چلی گئی تھی

.....

.....

وہ جیسے ہی روم میں داخل ہوا اسکو حیا کہیں نظر نہی آئی تھی... حیا اسکو نیچے بھی نہی دکھائی دی تھی اسنے سوچا وہ روم میں ہوگی پروہ اسکو روم میں بھی کہیں نظر نہی آئی تھی...  
وہ بالکل ابھی آفس سے لوٹا تھا اور وہ ہمیشہ جب بھی آفس سے آتا تھا تو حیا اسکو یا تو لاونج میں یا پھر روم میں ہی بیٹھی ہوئی ملتی تھی...

.... آفس سے واپس آکر وہ اسکو ہی دیکھنا چاہتا تھا پر آج واپسی پر وہ اسکو کہیں نظر نہی آئی تھی آذان کو برا بھی لگا تھا اور تھوڑا پریشان بھی ہوا تھا کی وہ جا کہاں سکتی ہے..

... اس دن رات والی بات کے بعد سے حیا نے اسکے سامنے زیادہ آنا بھی بند کر دیا تھا جب وہ صبح کو اٹھتا تو وہ اسکو روم میں نہی ملتی تھی...

... حیا اسکے اٹھنے سے پہلے ہی روم سے نکل جاتی تھی..



اور یہ دیکھ کر اسکو بہت برا لگتا تھا جب وہ تیار ہو کر نیچے ناشتہ کرنے کے لئے آتا تو وہ حارث کے ساتھ باتوں میں مصروف ملتی تھی اور وہ اس دوران بھی اسکو ایسے نظر انداز کئے بیٹھی رہتی تھی جیسے وہ یہاں موجود ہی ناں ہو۔۔  
.. حیا کا یہ برطاؤد دیکھ کر آذان کو اور برا لگتا تھا وہ جب بھی سوچتا تھا کی وہ واپسی پر آکر اس سے بات کرے گا پر ایسا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

... رات کا کھانا کھانے کے بعد حیا روم میں جلدی چلی جاتی تھی اور جب آذان روم میں جاتا تو وہ سوچتی ہوتی تھی اور اس سے بات کرنے کے بارے میں وہ بس سوچ کر ہی رہ جاتا تھا۔۔۔

... آج اس نے سوچ لیا تھا کی وہ اس سے بات کر کے ہی رہے گا کی وہ اسکے لئے کتنے ضروری ہو گئی ہے اور نہ جانے کب اور کیسے اسکے دل میں بھی بس چکی ہے آذان اسکو بتانا چاہتا تھا کی وہ اسکو کتنا چاہنے لگا ہے حیا کو اپنے دل کی ہر بات بتانا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ حیا کو یہ بھی بتاتا کی اسکو اسکا انور کرنا کتنا برا لگتا ہے اسکو تکلیف ہوتی ہے جب وہ اسکو نظر انداز کرتی ہے اس لئے وہ آج آفس سے جلدی ہی گھر آ گیا تھا۔۔۔۔

www.kitabnagri.com

.... ابھی وہ یہ سب سوچ ہی رہا تھا کی وہ کہاں ہو سکتی ہے کی جی بھی واشروم کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی...  
.. آذان نے سامنے دیکھا تو حیا نکلتی ہوئی نظر آئی تھی اسنے تو سوچا بھی نہیں تھا کی وہ واشروم میں بھی ہو سکتی ہے...  
آذان بس اسکو ہی دیکھے جا رہا تھا..

... حیا اپنے بالوں کو ٹاول سے صاف کر رہی تھی وہ ابھی نہا کر ہی نکلی تھی اس وقت وہ بلیک کلر کے سوٹ میں آذان کو بہت ہی خوبصورت لگی تھی وہ بس ایکٹک حیا کو ہی دیکھ رہا تھا...

.. حیا جو مگن سی اپنے بالوں کو خشک کرتی ہوئی نکلی تھی سامنے آذان کو کھڑا دیکھ کر ایک پل کے لئے اس کے چلتے ہاتھ رک گئے تھے...

... آج اس کو اتنی جلدی گھر دیکھ کر حیا بہت ہی حیران ہوئی تھی کیونکہ آج ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ آفس سے جلدی گھر لوٹے تھا....

... آذان کو جب ایسے ہی خود کو دیکھتے پایا تو وہ نظریں جھکا کر ڈریسنگ کے پاس چلی گئی تھی حیا نے ہاتھ میں پکڑا تولیہ بیڈ پر رکھا اور آسنے میں کھڑی ہو کر اپنے بال سلجھانے لگی تھی...  
.. اور اس دوران اس نے پھر سے آذان کی موجودگی کو نظر انداز کیا ہوا تھا...

... آذان وہیں کھڑا حیا کی ایک ایک حرکت کو نوٹ کر رہا تھا وہ کچھ دیر تو بس اس کو دیکھا رہا پھر چلتا ہوا بالکل اس کے پیچھے آکھڑا ہوا تھا...

www.kitabnagri.com

... حیا جو اپنے بال سلجھا رہی تھی آسنے میں اپنے پیچھے اس کا عکس دیکھ کر حیا ایک پل کے لئے گھبرا گئی تھی...

حیا اپنی گھبراہٹ پر قابو پاتے ہی پل میں وہاں سے ہٹی تھی اور اس سے دور جا کر کھڑی ہو گئی تھی...

.... میں تمہیں کھانہ جاؤں گا جو تم یوں دور ہوئی ہو آذان کو اس کا پل میں اس سے یوں دور جانا اچھا نہیں لگا تھا...

... آپ سے کسی بھی چیز کی امید کی جاسکتی ہے کیونکہ آپ کچھ بھی کر سکتے ہیں اور آپ کو اس بات سے بھی کچھ فرک بھی نہیں پڑتا ہے کی آپ کی وجہ سے کسی کو کتنی ہوئی ہے.... اتنا کہ کروہ وہاں سے جانے لگی تھی یہ اسکا غصہ تھا جو شاید آج باہر نکلا تھا...

.... تم یہ کیسے کہ سکتی ہو کی مجھے کوئی فرک نہیں پڑتا....

... آذان نے ایک جھٹکے سے اسکا بازو پکڑ کر حیا کو اپنے مقابل کیا تھا اسکے ایسا کرنے سے وہ دونوں ایک دوسرے کے بے حد قریب ہو گئے تھے.... لقیں آج آذان کی پکڑ میں سختی نہیں تھی اور ی بات حیا نے بھی محسوس کی تھی...

.... میں یہ ایسے ہی نہیں کہ رہی ہوں مجھے اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی آپ جیسے لوگ جو صرف دوسرو کو درد دینا جانتے ہیں انکو کسی کی تکلیف سے کوئی فرک نہیں پڑتا ہے.... اگر فرک پڑتا بھی تو کبھی ایسا ناں کرتے کسی کی تکلیف کی وجہ نہیں بنتے....

... حیا بھی اس بار تلخی سے بولی تھی آج حیا نے بھی چپ نہیں رہنا چاہتا تھا آج اسکے دل میں جو تھا وہ سب کہ دیا تھا..

.... اسکو آذان کے قریب ہونے یا پھر اسکے غصے کا بھی ڈر نہیں تھا... یہ سب اثر دو دن پہلے ہوئی بات کا تھا جو آج دیکھ رہا تھا...

... جب کسی بات کا علم نہ ہو تو اسکے بارے میں بات بھی نہیں کرنی چاہئے حیا کی بات سن کر آذان کو غصہ تو آیا تھا مگر وہ اس وقت اس پر غصہ نہیں ہونا چاہتا تھا اگر وہ غصہ ہو جاتا تو اسکی بات سچ سبب ہو جاتی جو وہ اس سے کہ رہی

تھی... اس لئے وہ اپنے غصے کو دبا کر بولا تھا... جبکی حیا اسکی لال ہوتی آنکھوں سے اندازہ لگا سکتی تھی کی اس وقت وہ اپنا غصہ برداشت کر رہا ہے..

...مجھے جس بات کا علم ہے میں اسی کے بارے میں بات کر رہی ہوں بہتر ہو گا کی آپ بھی یہ بات تسلیم کر لیں وہ ایک جھٹکی سے اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرواتی ہوئی بولی تھی اور پھر وہ رکی نہیں تھی روم سے بھی باہر چلی گئی تھی...

... جبکی آذان آج اسکے روایئے کے بارے میں سوچتا رہ گیا تھا وہ جو آج اس سے کہنا چاہتا تھا وہ تو کہ ہی نہیں پایا تھا اس سے الگ وہ ہی اسکو اتنا کچھ سنا کر چلی گئی تھی کی اسکو کچھ بھی کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا....

.... اسکے بعد بھی آذان نے کئی بار حیا سے بات کرنے کی کوشش کی تھی پر حیا نے موقع ہی نہیں آنے دیا تھا اور روز کی طرح آج بھی وہ نقام ہو گیا تھا



.....

.....

وہ اس وقت آفس میں بیٹھا کل ہونے والی اپنی اور حیا کی بات کے بارے میں سوچ رہا تھا..

... حیا نے آج اتنے وقت بعد اس سے اس طرح بات کی تھی پر اسنے جو سب کہا تھا سب سچ ہی تو کہا تھا وہ مانتا ہے کی وہ اسکو تقلیف دیتا ہے ہر بار اسکے درد کی وجہ بنتا ہے اسکے آنسو کی وجہ بنتا ہے پر وہ یہ نہیں جانتی تھی کی اسکو

تقلیف دے کر اسکو بھی تو درد ہوتا ہے.. وہ مانتا ہے کی اس سے اپنا غصہ برداشت نہیں کرنا آتا ہے اور یہ ہی وجہ تھی کی اسکا غصہ حیا کی تقلیف کی وجہ بن جاتا تھا....

... وہ حیا کو بتانا چاہتا تھا کی وہ اسکے بارے میں ہر بار کی طرح اس بار بھی غلط سمجھ رہی ہے وہ یہ ہی بات اسکو سمجھانا چاہ رہا تھا پر اسنے تو آذان کو کچھ بھی کہنے کا موقع ہی نہیں دیا تھا...

... آذان یہ دیکھو میں نے یہ فائل بھی کمپیٹ کر لی ہے اور وقیل سے بھی سب بات ہو چکی ہے بس اس فائل پر آیت کے سائن ہونے باقی ہے پھر ہمارا کام پورا ہو جائے گا تمہارا بدلہ پورا ہو جائے گا جسکے لئے تم نے اتنے محنت کی ہے.... حارث اسکے روم میں بولتا ہوا داخل ہوا تھا....

.... حارث کی بات سن کر آذان ایک دم خوش ہوتے ہوئے اپنے اپنی سیٹ سے کھڑا ہو گیا تھا حارث کے آنے سے پہلے جو ادا اسی اسکے چہرے پر تھی وہ اب کہیں نہیں تھی....

.... یہ تو تم نے بہت ہی اچھی خبر سنائی ہے حارث آذان حارث کے گلے لگتے ہوئے بولا تھا آج کتنے وقت بعد وہ اندر سے خوش ہوا تھا اور نہ اسکو کوئی خوشی محسوس ہی نہیں ہوتی تھی وہ بس اپر سے ہنستا مسکراتا رہتا تھا....

www.kitabnagri.com

... بس حارث کچھ وقت اور پھر بس خوشیاں ہی خوشیاں ہونگی آذان اس سے الگ ہوتے ہوئے بولا تھا...

.. آمین میرے بھائی تم ہمیشہ خوش رہو اور بس تمہاری زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہو حارث نے اسکے لئے دل سے دعا کی تھی..

... حارث مجھے آج ایسا لگ رہا ہے کی میری نور بھی بہت خوش ہوگی آج میں اسکے پاس جاؤں گا ویسے بھی بہت دن ہو گئے ہیں اس سے ملنے نہیں گیا ہوں....



...ہاں ضرور جانا اور آج میں بھی جاؤں گا تمہارے ساتھ حارث بھی اسکی خوشی میں شامل ہونا چاہتا تھا.....

...ہاں ٹھیک ہے میں پہلے یہ سب کام ختم کر لوں پھر ساتھ چلتے ہیں....

...ٹھیک ہے اذان کی بات سن کر حارث اسکے فری ہونے کا انتظار کرنے لگا تھا حارث نے سوچا تھا وہ آج اذان

سے اپنے اور ردا کے بارے میں بھی بات کر لے گا کیونکہ آج اذان بہت خوش تھا اور اب اسکا بدلہ بھی پورا

ہونے والا تھا اسنے سوچا یہ سہی وقت ہے اس سے بات کرنے کا....

...کیا ہوا حارث خاموش کیوں بیٹھے ہو کچھ کہنا ہے تمہیں اذان حارث کو خاموش دیکھ کر بولا تھا...

...ہاں اذان میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں کافی وقت سے کرنا چاہ رہا تھا پر مجھے سہی وقت کا انتظار

تھا حارث اذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکو اذان سے اس بارے میں بات کرتے ہوئے کچھ اجیب لگ رہا

تھا جو بھی تھا ردا اسکی بہن تھی پر وہ یہ بات پہلے اس سے ہی کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ راضی ہے تو بی جان سے پھر وہ

خود ہی بات کر لے گا... کیونکہ اسکے لئے بی جان سے بات کرنا اذان سے بات کرنے سے زیادہ مشکل تھا...

..... میں جانتا ہوں تم کس بارے میں بات کرنا چاہتے ہو حارث بے فکر رہو مجھے جب بھی موقع ملے گا میں بی

جان سے خود بات کر لوں گا اذان اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا تھا....

...جبکی اذان کی بات سن کر حارث حیران ہوا تھا وہ کیسے جانتا ہے کی وہ کس بارے میں بات کرنا چاہتا تھا اس

سے..

... اتنا حیران ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تم نے مجھے اتنا انجن سمجھا ہوا ہے کی میں اپنے بھائی کے دل کی بات

نہ جان سکوں میں جانتا ہوں کی میں جانتا ہوں کی میرے لئے میرا بدلہ سب سے زیادہ ضروری ہے پر میں اپنے



قربیی لوگوں سے اتنا بھی غفل نہیں ہوں کی انکے دل کی بات نہ جان سکوں آذان بڑے آرام سے اپنی چیئر پر بیٹھا  
آج حارث کو حیران کر رہا تھا...

...سچ میں تمہیں کوئی اعتراض نہیں ہے اس بار حارث بھی خوش ہو گیا تھا اسکی بات سن کر...

...مجھے اس بات سے کیا اعتراض ہو گا حارث کیونکہ مجھے لگتا ہی نہیں اس بات کا پورا یقین بھی ہے کی رد کو تم سے  
بہتر کوئی نہیں مل سکتا ہے آذان کھڑا ہو کر اسکے پاس آیا تھا اور اسکی بات سن کر حارث اپنی جگہ سے اٹھا اور آذان  
کے گلے لگ گیا تھا....

....تم نہیں جانتے آذان تم نے آج مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں یہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتا ہوں حارث  
اسکے گلے لگے لگے بولا تھا...

...تم نے آج تک جو میرے لئے کیا ہے نہ اسکے آگے یہ تو کچھ بھی نہیں ہے آذان دل سے بولا تھا...

..کیوں نہ اس خوش کو اور کسی کے ساتھ بھی باٹ لیں آذان اس سے الگ ہو کر بولا تھا اسکی بات کا مطلب سمجھ  
کر حارث مسکرا دیا تھا

www.kitabnagri.com

.....

.....

میں نے کہا تھا تم سے جب تک تمہیں اسکے بارے میں کچھ پتا نہی چل جاتا تب تک تم اپنی شغل بھی مت دکھانا مجھے پھر کیوں آئے تم دلاور خان اس وقت اپنے سامنے کھڑے بشر پر اپنا غصہ نکال رہا تھا....

... خان ہمنے ہر ممکن کوشش کر لی پر بی بی کا کچھ پتا نہی چلا ہے اس لئے مایوس ہو کر ہمیں واپس آنا پڑا بشر آج ہی واپس لوٹہ تھا اور اب اپنے مایوس کا غصہ برداشت کر رہا تھا....

... کہاں چلی گئی ہے آخر کہاں وہ ابھی اسی کے بارے میں سوچ رہا تھا جب اس کا فون بجا تھا....

... کیا ہو خان ابھی تک ملی نہی تمہاری بیٹی آذان کی آواز اسکی کانوں میں گنجی تھی....

... کیا بکو اس کر رہے ہو میں جانتا ہوں وہ تو تمہارے پاس ہے نہ دلاور اسکی بات نہی سمجھا تھا....

... میں حیا کی نہی تمہاری اصلی بیٹی آیت کی بات کر رہا ہوں اس بار آذان نے کھل کر بات کی تھی...

... آذان کی بات سن کر دلاور ایک پل کے لئے خاموش ہو گیا تھا وہ تو اب تک اس دھوکے میں رہ رہا تھا کی آذان کو کچھ معلوم نہی ہے پر یہاں تو وہ سب جانتا تھا....

... کون حیا دلاور انجن بنتے ہوئے بولا تھا....

... حیا کون ہے یہ تو تم اچھی طرح جانتے ہو زیادہ انجن بھی مت بنو خان....

... آذان کی بات سن کر اب دلاور سمجھ چکا تھا کی حیا اسکو سب بتا چکی ہے اور آیت اس وقت کہاں ہے وہ یہ بھی سمجھ چکا تھا.. اب سارا کھیل اسکے سمجھ میں آ گیا تھا...

... کیا ہو اخاموش کیوں ہو گئے خان اب یاد آ گیا سب کچھ آذان اسکو جلانے کے لئے ہنسا تھا...

... تم مجھ سے کبھی جیت نہیں سکتے آذان شاہ یہ بات یاد رکھنا دلاور اس بار غصے سے بولا تھا...

... کون جیتے گا اور کون ہار جائے گا ابھی کچھ وقت میں تمہیں پتا چل جائے گا...

... کہا تھا ناں میں نے کی تجھے برباد کر دوں گا وہ وقت آگیا ہے خان اب تو کچھ نہیں کر سکتا میری بہن کے قتل کو سزہ ضرور ملے گی اور میری اور میری نظر میں ہر قتل کو سزہ ملنی چاہئے اس بار آذان کی آواز میں بھی غصہ تھا....

مجھے سزہ ملے گی یا نہیں یہ تم بعد میں سوچنا پہلے تمہارے گھر میں جو قتل موجود ہے اسکے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا.... دلاور خان کو پورا یقین تھا کی حیا نے اس قتل کے بارے میں اسکو کچھ نہیں بتایا ہو گا جو اس سے انجانے میں ہوا تھا....

.... کس قتل کی بات کر رہے ہو تم آذان اسکی بات سمجھا نہیں تھا اسکے گھر میں کون قتل تھا اسکو جسکے بارے میں خبر ہی نہیں تھی....

.... اوہ تو تمہاری بیوی نے تمہیں کچھ نہیں بتایا ہے کی وہ کسی کا قتل کر کے آئی ہوئی ہے دلاور نے اسکا غصہ مزید بڑھا دیا تھا....

www.kitabnagri.com

.... دلاور خان کی بات سن کر آذان نے غصہ سے فون دیوار پر بہت زور سے دے مارا تھا....

.... وہ بہت غصے میں اپنے آفس سے نکلا تھا....

.... جبکی دوسری طرف دلاور خوش ہو گیا تھا اسکا اسکا اندھیرے میں چلایا تیر کامیاب ہوا تھا ..

اس وقت اسکی کار بہت تیز رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اس وقت اسکا غصہ کار کی تیز رفتار سے بھی خطرناک حد تک بڑھا ہوا تھا...

.. اسکا غصہ صرف اور صرف حیا کی وجہ سے بڑھا ہوا تھا جس نے ان لوگوں سے اتنی بڑی بات چھوپائی تھی ان لوگوں نے اس سے اپنے بارے میں کچھ نہیں چھپایا تھا اور اسکو سب کچھ بتایا تھا کچھ بھی اس سے راز نہیں رکھا تھا....

... اور ایک وہ تھی جس نے ان سے اتنی بڑی بات راز رکھی ہوئی تھی جتنا وہ اس بارے میں سوچ رہا تھا اتنا ہی اسکا غصہ مزید بڑھ رہا تھا اسکو حیا سے یہ امید نہیں تھی...

.. آذان کو غصہ اس بات پر بھی زیادہ آ رہا تھا کی اسکو یہ بات دلا اور خان سے پتا چلی تھی..

... وہ جب بھی یہ سوچتا تھا کی وہ حیا کے ساتھ اب اچھے سے رہے گا تب ہی کچھ ناں کچھ ایسی بات ہو جاتی تھی...

... کل بھی اسنے حیا کی بات چپ چاپ برداشت کی تھی ورنہ اسکا دل چاہ رہا تھا کی اسکی غلط فہمی ایک پل میں ہی ختم کر دیں پر اسنے اس وقت اپنے غصے پر بہت کنٹرول کیا ہوا تھا....

... انہی سوچوں میں گھر بھی آ گیا تھا وہ جلدی سے کار سے نکلا اور اسنے اندر کی طرف قدم بڑھادئے تھے...

... وہ بس حیا سے اتنا پوچھنا چاہتا تھا کی اس نے اتنی بڑی باتوں لوگوں سے کیوں چھوپائی تھی...

.... کیا ہوا ہے آذان تم اتنی جلدی میں گھر کیوں آئے ہو اس نے ابھی پہلی سیڑھی پر قدم ہی رکھا تھا کی اسکو اپنے پیچھے سے حارث کی آواز سنائی دی تھی....

.. حارث اسکو غصے میں آفس سے نکلتا ہوا دیکھ چکا تھا حارث کو اسکا اس طرح سے نکلتا دیکھ کر کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا تو وہ بھی اسکے پیچھے اپنی کار لے کر نکلا تھا....

... حارث میں اس وقت کچھ اور بات کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں پلڑ بعد میں بات کر لے ناں تم آذان اسکو جواب دے کر پھر سے اپر کی طرف بڑھا تھا...

.. آذان بتاؤ تو سہی آخر ہوا کیا ہے تم اتنے غصے میں کیوں ہو حارث نے اسکا بازو پکڑتے ہوئے کہا تھا...

... جاننا چاہتے ہونا تم کی میں اتنے غصے میں کیوں ہوں تو سنو تمہاری پیاری بہن جسکو تم معصوم سمجھتے ہو قتل کر کے آئی ہے وہ کسی کا قاتل ہے وہ آذان اپنا بازو اسکی گرفت سے آزاد کرواتا ہوا بولا تھا..

دوپہر کا وقت تھا پورا گھر بھی سنسان ہو رہا تھا ملازم بھی اپنے اپنے قوڑ میں آرام کرنے گئے ہوئے تھے پر اسکی آواز اتنی تیز نہیں تھی کی اپر اپنے کمرے میں موجود حیا سن سکتی..

... آذان اپنی بات کہ کر اب حارث کی شکل دیکھنے لگا تھا جو ایسا کھڑا تھا جیسے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا ہو...  
www.kitabnagri.com

... میں نے کیا کہا شاید تم نے ٹھیک سے سنا نہیں ہے آذان اسکا اس طرح کھڑے رہنا کچھ عجیب لگا تھا...

... میں جانتا ہوں آذان یہ میرے لئے کوئی نئی بات نہیں ہے حارث بڑے اطمینان سے آذان کو بتا رہا تھا جبکی حارث کی بات سن کر آذان نے حیرانی سے اسکی طرف دیکھا تھا...

... حیا نے مجھے اسی دن سب سچ بتا دیا تھا اس نے مجھ سے کچھ بھی نہیں چھوپایا تھا کیسے اس دن اپنی عزت بچانے کی خاطر اس سے یہ قتل ہوا تھا...

... اور یہ بات میں نے تم سے اس لئے چھپائی کیونکہ اس وقت تم بہت غصے میں تھے اور پھر شاید تم اس وجہ سے حیا کو غلط سمجھتے اس لئے میں نے یہ بات تمہیں بتانی ضروری نہیں سمجھی تھی... حارث نے ساری بات اسے کھل کر بتادی تھی...

.... حارث کی بات سن کر آذان کے اندر جیسے سکون سا اترتا تھا...

.... شکر ہے حارث تم وقت پر آگئے ورنہ آذان نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑا تھا....

... ورنہ یہ سارا غصہ بیچاری حیا پر اترنا تھا حارث نے اسکا جملہ پورا کیا تھا...

.. حارث کی بات سن کر آذان مسکرایا تھا وہ سہی تو کہ رہا تھا اگر آج وہ وقت پر نہ آتا تو آج وہ پھر سے حیا کو تکلیف دے بیٹھتا... اور حیا پھر اس سے ایک قدم اور دور ہو جاتی جو وہ اب بالکل نہیں چاہتا تھا...

... آذان تم جانے انجانے میں حیا کے ساتھ بہت غلط کر چکے ہو میں بس اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کی اسکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ اور ہاں اپنے گناہ کی معافی مانگ لو تو اور اچھا ہو گا حارث اسکو سمجھا رہا تھا جبکی اسکے جواب میں آذان خاموش ہی رہا تھا....

... وہ خود بھی تو یہی چاہتا تھا اور اب اسکو آگے کیا کرنا ہے اس نے سوچ لیا تھا ...

.....



...

.....

ایک سائن کرنے میں اتنا کیوں سوچ رہی ہو بے فکر ہو کر سائن کر دو مجھے اپنے دونوں بھائیوں پر  
پورا بھروسہ ہے کی وہ تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دیں گے....

.. ازلان اسکے ہاتھ میں فائل دیکھ کر بولا جو ابھی کچھ دیر پہلے حارث اسکو دے کر گیا تھا اور وہ بس جب سے اسکو  
لے کر بیٹھی تھی....



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

... از لان کی بات سن کر آیت نے حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھا تھا....

... جہاں تک اسکو پتا تھا آذان حارث اور حیا کے علاوہ اس گھر میں کوئی نہیں جانتا تھا کی وہ کون ہے اور کس لئے یہاں موجود تھی....

.... اتنا حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں شروع سے جانتا ہوں کی تم کون ہو کس کی بیٹی ہو اور اس وقت یہاں ہمارے گھر میں کس مقصد کی لئے موجود ہو مجھے ہر بات کا علم ہے...

... وہ اس سے بات کرتا ہوا اسکے سامنے والے صوفہ پر آکر بیٹھ گیا تھا اس وقت دونوں لاؤنج میں موجود تھے...

... شاید تمہیں ہم پر بھروسہ نہیں ہے از لان اسکی خاموشی کا یہ ہی مطلب سمجھا تھا....

... ایسی بات نہیں ہے اگر مجھے آپ لوگوں پر بھروسہ نہیں ہوتا تو میں اس وقت یہاں آپکے سامنے موجود ناں ہوتی...

... آیت کو اسکی بات اچھی نہیں لگی تھی اس وقت وہ تو صرف اپنی ماں کے بارے میں سوچ رہی تھی اور پھر ازلان کی بات سن کر حیران ہوئی تھی کیونکہ وہ اسکو اتنا سلجھا ہوا اور اتنا سیریس نہیں لگتا تھا پر وہ ایسا بھی ہو سکتا ہے اس نے سوچا نہیں تھا....

... مجھے بہت خوشی ہوئی تمہاری بات سن کر کی تم نے ہمیں اپنے بھروسے کے قبل سمجھا ازلان اپنی زون میں واپس آتے ہوئے بولا تھا....

... ازلان کو خوشی ہوئی تھی اسکا جواب سن کر اسکو یہ کم بولنے والی لڑکی کب اتنی اچھی لگنے لگی تھی اسکو پتا ہی نہیں چلا تھا...

... ازلان کی شرارت سمجھ کر آیت بھی مسکرا دی تھی.. ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ کچھ پریشان سی تھی یہ ہی وجہ تھی کی یہاں چپ چاپ بیٹھی تھی لقین ازلان اور اسکی باتوں سے اسکی پریشانی دور ہو گئی تھی آیت کو بھی ازلان اپنی ہنس مکھ عادت کی وجہ سے بہت پسند آیا تھا بہت ہی کم لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود بھی خوش رہتے ہیں اور اپنے ساتھ دوسرو کو بھی خوش رکھتے ہیں....

... کیا ہوا مجھے نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا.... ازلان اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر بولا تھا.... اور شرارت سے اس نے اپنی ایک آنکھ دبائی تھی....

... آیت جو اسکی طرف دیکھتے ہوئے سوچے جا رہی تھی ازلان کے اس طرح کرنے سے گڑبڑ کا اس نے اپنی نظریں جھکالی تھی.....

..... اس کے اس طرح سے گھبرا کر نظریں جھکالے نے سے ازلان کا کہنا پورے لاؤنج میں گونجا تھا...

....ردا سہی کہتی ہے بہت ہی برے ہو تم آیت اپنی جھپ مٹانے کے لئے بولی تھی اور وہاں سے اٹھ کر جانے میں اس نے دیر نہی کی تھی...

...لقین وہاں سے نکلنے کے بعد بھی آیت کو اپنے پیچھے بھی اسکو از لان کے زور زور سے ہنسنے کی آواز سنائی دی تھی

.....

.....

وہ ابھی بی جان کے روم سے نکلی ہی تھی کی سامنے سے آتے وجود سے بری طرح ٹکرائی تھی...  
....ارے سمجھل کر کن سوچوں میں گم ہو کی سامنے سے آتے اتنے لمبے چوڑے شخص کو بھی نہی دیکھ سکی...  
..ردا جو ابھی اپنی ہوئی اس اچانک ٹکر سے بھی نہی سمجھلی تھی کی حارث کی آواز اپنے بہت ہی قریب سن کر ایک دم سے چو کی تھی...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

...آپ....وہ اسکو دیکھ کر بس اتنا ہی کہ سکی تھی....کیونکہ اسکو اس وقت یہاں دیکھ کر حیران ہوئی تھی...  
...جی میں....حارث بھی اسی کے انداز میں بولا تھا...جب سے اس نے آذان سے بات کی تھی اور آذان کو بھی کوئی اعتراض نہی تھا تبھی سے حارث کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہی تھا....

....سوری وہ در عصل میں کچھ سوچ رہی تھی تو میں نے آپکو دیکھا نہی....اس لئے ردانے اپنی بات ادھوری چھوڑی تھی...

.... اچھا کوئی بات نہیں آپنے نہیں دیکھا یقین مجھے امید ہے کی تمہاری سوچوں میں میں ہی تھا حادثہ نے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تھا...

.... حادثہ کی بات سن کر رد ا خاموش ہو گئی تھی اب وہ اسے کیا بتاتی کی وہ سچ ہی تو کہ رہا تھا جب سے اس نے اپنے پیار کا اظہار کیا تھا تب سے بس رد ا کے دماغ میں اسی کی باتیں گھومتی رہتی تھی ہر وقت ہر پل...  
... اسے اسکی چاہت پر یقین بھی تھا اور یہ سب اسی کی باتوں کا اصرار تھا کی وہ اسکی طرف جھکنے لگی تھی...

..... سچ کہ رہا ہوں ناں میں حادثہ اسکو خاموش دیکھ کر پھر سے پورے یقین سے بولا تھا.... کیونکہ وہ رد ا کی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ چکا تھا اور اب اسکو لگنے لگا تھا کی اسکی منزل قریب ہے....

.... آپ بی جان سے ملنے آئے تھے نہ وہ اندر ہی ہیں رد ا اسکی بات کو نظر انداز کرتی بولی اور وہاں سے جانے لگی تھی جب اسکو حادثہ کے الفاظ سنائی دئے تھے..

.... رد ا بس میں تم سے اتنا کہنا چاہتا ہوں کی بی جان اگر تم پر کوئی فیصلہ چھوڑے تو تم انکو جواب سوچ سمجھ کر دینا کیونکہ تمہارے اس ایک جواب میں کسی کی زندگی بھر کی خوشیوں کا سوال ہو گا.. اتنا کہ حادثہ بی جان کے روم میں چلا گیا تھا...

... جبکی اسکے جانے کے بعد رد ا باہر کھڑی اسکی باتوں کا مطلب سمجھتی رہی تھی ....

.....

...

.....

وہ لاؤنج میں اکیلی بیٹھی ٹیوی دیکھ رہی تھی آج حارث بھی بی جان کے پاس گیا ہوا تھا اسکا بھی بہت من تھا بی جان سے ملنے کا پروہ آذان کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتی تھی...

... اس دن آذان سے اتنے بری طرح بات کرنے کے بعد اب اس میں اتنی ہمت نہیں ہو رہی تھی کی وہ آذان سے جا کر پوچھ سکے اور کچھ آذان بھی آج کل اسکو نظر انداز کر رہا تھا اور اسکا برتاؤ دیکھ کر حیا کی رہی سہی ہمت بھی ختم ہو گئی تھی...

.. کافی دیر ٹیوی دیکھتے رہنے کے بعد جب وہ بور ہو گئی تو وہ اٹھی اور ٹیوی بند کر کے اپنے کمرے کی طرف چل گئی.. اس نے سوچا تھا کی اب تک تو آذان بھی سوچکا ہو گا...

... وہ اپنے روم کا دروازہ بند کر کے جیسے ہی مڑی تو روم کو دیکھ کر دنگ رہ گئی تھی..

.. کیونکہ پورا روم بہت ہی خوبصورتی سے ڈکوریٹ کیا گیا تھا ہر طرف کنڈل لگی ہوئی تھی کینڈل لگی ہوئی تھی روم میں جگہ جگہ پھولوں کی پیتیاں بکھری ہوئی تھی...  
www.kitabnagri.com

یہ سب کب اور کس نے کیا ہے اسکے من میں جو پہلا سوال جو آیا تھا وہ یہ تھا...

.... مانتا ہوں کی تیرا گنہگار ہوں میں...

... پر تیری معافی کا بھی طلبگار ہوں میں...



.... جبھی آذان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی آواز پر اسنے گردن موڑ کر دیکھا جو قدم قدم چلتا ہوا اسکے قریب آ رہا تھا....

.... اسکی باتوں کا مطلب سمجھنے کے بعد حیا سمجھ گئی تھی کی یہ سب آذان نے ہی کیا ہے....

... میں بہت چھوٹا تھا جب میرے ماں باپ ہمیں چھوڑ کر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے...

... اس دن میں بہت رویا بہت تڑپا تھا پر میری نور نے مجھے سمبھالا تھا اگر اس وقت وہ ناں ہوتی تو پتا نہی میرا کیا ہوتا کچھ وقت گزرا تو ہم پھر سے خوش رہنے لگے تھے بی جان اور دادا جان نے ہماری پرورش کی ہماری ہر چیز کا خیال رکھا...

... آذان حیا کو اپنی زندگی کے بارے میں بتا رہا تھا جو چپ چاپ کھڑی اسے سن رہی تھی...

.... پھر ایک دن میری نور کے ساتھ بہت ظلم ہوا اس شخص نے میری بہن کو کہی کا نہی چھوڑا تھا میری نور دن رات تڑپتی رہی روتی رہی اور پھر ایک دن دادا جان کے بعد وہ بھی مجھے چھوڑ کر چلی گئی تھی اور اس دن بھی میں بہت رویا بہت تڑپا تھا پر مجھے سمبھالنے والا کوئی نہی تھا جو تھے وہ جا چکے تھے دلاور نے میرا سب کچھ چھین لیا تھا اور اس دن میں آخری بار رویا تھا میں نے سوچ لیا تھا کی میں اپنی بہن کے ساتھ ظلم کرنے والے سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس بدلے کی آگ میں میں سب کچھ بھولتا چلا گیا سہی غلط غم خوشی میں یہ سب محسوس کرنا بھول گیا تھا بس یاد تھا تو بس اپنا بدلہ....

... پر اس دن جب تم گھر سے چلی گئی تھی تو اس دن بہت وقت بعد مجھے ایسا لگا تھا کی کوئی اپنا مجھ سے پھر سے دور جا رہا ہے اس دن مجھے یہاں درد ہوا تھا.... یہاں...

... آذان نے حیا کا ہاتھ پکڑ کر اپنی سینے پر رکھتے ہوئے کہا تھا... جبکی حیا تو بس اسے دیکھے ہی جا رہی تھی وہ اس کے الفاظوں میں چھپا درد محسوس کر سکتی تھی...

... اس دن مجھے ایسا لگ رہا تھا کی اگر تم مجھے ناں ملی تو میرے سینے میں دھڑکتا یہ دل بند ہو جائے گا.... آذان نے حیا کے ہاتھ پر اب اپنا بھی ہاتھ رکھ دیا تھا...

... اور جب تم مجھے ملی تو مجھے لگا جیسے پورا جہاں مجھے مل گیا ہو میں مانتا ہوں کی میں نے تمہارے ساتھ ہمیشہ غلط کیا ہے تمہیں تقلیف دی ہے پر تمہیں تقلیف دے کر درد مجھے بھی ہوتا تھا...

... مجھے نہیں پتا میں کب اور کیسے تمہیں اتنا چاہنے لگا محبت تو مجھے تم سے پہلی نظر میں ہی ہو گئی تھی جس کا ایزاف میرے دل نے بعد میں کیا تھا... تم سوچتی ہو گئی کی میں تمہیں تقلیف دے نے کے لئے یہاں لایا ہوں پر ایسا نہیں تھا مجھے تمہیں دیکھ کر سکوں ملتا ہے اور اس لئے میں تم کو خود سے دور نہیں کرنا چاہتا تھا....

... اسکا ایک ایک حرف حیا کے دل میں اتر رہا تھا آذان کی باتیں سن کر حیا کی آنکھوں میں آنسو جمع ہو رہے تھے جن کو اسنے بڑی مشقل سے بہنے سے روکا ہوا تھا....

www.kitabnagri.com

.... میں مانتا ہوں کی میں تمہارا گنہگار ہوں تمہارے ساتھ بہت ظلم کئے ہے میں نے ہو سکے تو مجھے معاف کر دو حیا میں یہ بھی جانتا ہوں یہ تمہارے لئے بہت مشقل ہے.... پر پھر بھی میری تم سے گزارش ہے مجھے معاف کر دو...

... آذان نے حیا کا ہاتھ چھوڑا اور اس کے قدموں میں زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس سے اپنے گناہ کی معافی مانگ رہا تھا....

... آذان کو اس طرح دیکھ کر حیا کو یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کی وہ اس طرح سے اس سے اپنے گناہ کی معافی مانگے گا اسکے جانے کب سے رکے ہوئے آنسو اب اسکا چہرہ بھیگورہے تھے...

.... مجھے معاف کر دو حیا اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کی کبھی ایسا نہیں ہو گا میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دوں گا میں تمہارے ساتھ ہسی خوشی زندگی گزرنا چاہتا ہوں اسنے اب حیا کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے ....

.... مجھے معاف کر دو حیا اور میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کی کبھی ایسا نہیں ہو گا میں تمہیں کبھی تکلیف نہیں دوں گا...

... آذان اسکو اپنی محبت کا یقین دلارہا تھا اور حیا بس اسکو سننے جارہی تھی....

... آذان کے منہ سے نکلا ایک ایک لفظ اسکے ڈیل میں اتر رہا تھا اسکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے...

.. میں تمہارے ساتھ ہسی خوشی زندگی گزرنا چاہتا ہوں حیا.... اسنے اب حیا کے دونوں ہاتھ تھام لئے تھے...

.... جبکی حیا تو بس کھڑی آنسو بھارہی تھی اسنے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کی آذان اس سے اس طرح سے معافی مانگے گا اور ساتھ میں وہ اس سے اپنی محبت کا بھی اعتراف کر رہا تھا..

.... اور اسکے منہ سے اپنے لئے یہ سب سن کر حیا کو خوشی بھی ہوئی تھی آج اسکو پتا چل گیا تھا کی محبت کے اس سفر میں وہ اکیلی نہیں تھی وہ بھی اسکو چاہتا ہے...

.... اسے تو خود بھی نہیں پتا چلا تھا کی کب وہ اس ظالم شخص کی محبت میں گرفتار ہو گئی تھی...

... اس کے ساتھ اتنے ظلم ستم کرنے کے بعد بھی وہ آذان کو اپنے دل میں بسہ بیٹھی تھی...

.... میں نے آپکو معاف کیا آذان اس گناہ کے اور ہر اس ظلم کے لئے جو اپنے میرے ساتھ کئے ہے حیا نے روتے ہوئے آذان کی طرف دیکھ کر کہا تھا جو اس کے ہاتھ تھامے ابھی بھی زمین پر اس کے قدموں میں بیٹھا ہوا تھا... وہ کیوں ناں اسے معاف کرتی جو اس کے قدموں میں بیٹھا اسکی معافی کا طلبگار تھا اور اللہ بھی ٹو معاف کرنے والو کو پسند کرتا ہے تو اسنے بھی اسکو معاف کر دیا تھا....

.... حیا کی بات سن کر آذان ایک دم اس کے قدموں سے اٹھا تھا اور اس کے مقابل کھڑا ہوا اسکو یقین نہی آیا تھا جو اس نے سنا ہے وہ سچ ہے یا نہی...

.... تم سچ کہہ رہی ہو حیا تم نے مجھے معاف کر دیا آذان نے اسکا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر کہا تھا.... ہاں میں نے آپکو معاف کیا حیا نے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا جن میں وہ اپنا عکس آرام دیکھ سکتی تھی.... تم بہت اچھی ہو حیا بہت آذان نے کہتے کے ساتھ ہی حیا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا....

.... حیا کو بھی اس وقت سہارے کی ضرورت تھی اسکی باہوں میں آتے ہی اس کے آنسوؤں میں تیزی آگئی تھی اسکو ایک سکون سا محسوس ہو رہا تھا اسکی باہوں میں...

.... آذان بھی آج بہت خوش تھا اسکو آج ایک ساتھ دو خوشیاں ملی تھی آج اس کے اتنے دن کی بے چینی بھی ختم ہو گئی تھی...

... تم نے آج مجھے بہت بڑی خوشی دی ہے حیا آذان اس سے الگ ہوا تھا اور اسکا چہرہ پھر سے اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے بولا تھا....

.... آپ پھر کبھی اس طرح سے تنگ تو نہیں کرو گے ناں مجھے حیا نے کچھ ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا تھا اسکا کیا بھروسہ کب غصہ ہو جائے....

... حیا کی بات سن کر آذان کو اس پر بہت پیار آیا تھا.... وہ اسے اس وقت ایک چھوٹے بچے کی طرح لگی تھی...  
... میں آذان شاہ تم سے آج وعدہ کرتا ہوں کی تمہیں اتنی خوشی دوں گا کی تم پچھلے ہر غم بھول جاؤ گی آذان اتنا کہ کر اس پر جھکے اور اپنے لب اسکی پیشانی پر رکھ دئے تھے....

... حیا جو اسکے جواب کا انتظار کرتی اسکی طرف دیکھ رہی تھی آذان کی اس حرکت سے اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی...

... اور اس بار اسنے آذان کو خود سے دور بھی نہیں کیا تھا وہ بس آنکھیں بند کئے اسکا لمس محسوس کر رہی تھی....  
... آذان نے دیکھا جو ابھی بھی آنکھیں بند کئے کھڑی تھی تبھی اسکی نظر حیا کے لبوں پر پڑی تھی...

.. وہ اس پر پھر سے جھکنے ہی لگا تھا جب اسکا فون بجا تھا فون کی آواز سے آذان بہت بد مزہ ہوا تھا.... وہ حیا سے دور ہوا اور مڑا تھا بیڈ کی طرف....

... وہیں حیا نے بھی اپنی آنکھیں کھولی تھی اس نے دیکھا آذان بیڈ پر پڑا اپنا موبائل اٹھا رہا تھا جس پر کسی کی کال آرہی تھی...

...ہاں حارث بولو کیا بات ہے آذان کال ریسیو کرتے ہی بولا تھا... جبکی اسکی نظریں حیا کو ہی دیکھ رہی تھی.. جو اب نظریں جھک کر کھڑی تھی...

.... اچھا ٹھیک ہے میں ابھی آتا ہوں حارث کے جواب میں آذان نے اتنا کہہ کر فون رکھ دیا تھا اور فون رکھ کر پھر سے حیا کے پاس آیا تھا....

.... مجھے بہت ضروری کام ہے حیا تھوڑی دیر میں واپس آ جاؤں گا پھر آ کر بات کرتا ہوں جہاں سے ختم ہوئی ہے وہیں سے شروع کریں گے ٹھیک ہے...

... آذان حیا کے بالوں کو اس کے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا اور ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھ کر روم سے چلا گیا تھا.....

.... اس کے جانے کے بعد حیا کتنی ہی دیر بس اس کا لمس اپنے ماتھے اور اپنے کان کی لو پر محسوس کر رہی تھی...

.. اس نے آج تک آذان کا ظالم والا روپ دیکھا تھا یہ روپ حیا کے لئے نیا اور انوکھا تھا..... وہ آذان کے بارے میں سوچتی پہلی بار کھل کر مسکرائی تھی

www.kitabnagri.com

.....

.....

-

-----



آج وہ پوری طرح برباد ہو گیا تھا جو آذان شاہ نے اس سے کہا تھا وہ سب اسے پورا کر دیا تھا...

آذان شاہ نے دلاور خان سے اسکا سب کچھ چھین لیا تھا..... اسکے پاس اب کچھ نہیں بچا تھا..

... جس دولت کو پانے کے لئے اسنے اپنی بیوی کو بھی مار دیا تھا

.. لیکن پھر بھی وہ دولت اسکو نہ مل سکی کیوں کی وہ سب آیت کے نام ہو چکا تھا...

.... پھر اسنے آیت کے بڑے ہونے کا انتظار کیا اسنے سوچا تھا کی وہ بڑے ہونے کے بعد اس سے سب کچھ اپنے نام کروالے گا پر ایسا ہونہ سکا کیوں کی اسنے سائن کرنے سے منکر کر دیا تھا اس وقت تو دلاور کو بہت غصہ آیا پر وہ غصے سے کام نہں لینا چاہتا تھا..

... اسی وقت اسکی ملاقات حیا سے ہوئی اور پھر اسنے سبکے سامنے جھوٹ بولا کی حیا اسکی بیٹی ہے...

.... حیا سے سائن کروا کر آیت کو مروادیتا اور حیا کو اپنی بیٹی بنا کر اپنے پاس رکھتا...

.. کیوں کی کسی کو نہیں پتا تھا کی یہ سب آیت کا ہے اور آیت کو کسی نے دیکھا بھی نہیں تھا...

... دلاور کو اپنا پلان کامیاب ہونے کی پوری امید تھی..... لیکن آذان شاہ کے بیچ میں آجانے سے اسکا سارا پلان برباد ہوتا چلا گیا تھا..

... اور آج آذان نے سب سچ کر دکھایا تھا اسکے پاس کچھ بھی نہیں رہنے دیا تھا... یہاں تک کی اسکو اس گھر سے بھی نکالا جا چکا تھا جہا وہ اب تک رہتا آ رہا تھا....

جتنا خوش ہونا ہے ہو لو آذان شاہ میں بہت جلد تمہاری یہ سری خوشیاں چھین لوں گا..

..... تم سے تمہاری سب سے پیاری چیز چھین لوں گا... دلاور خان اپنی سوچوں میں آذان سے مخاطب تھا

.. دلاور خان کا اس وقت غصے سے بہت برا حال تھا وہ اس وقت بشر کے گھر موجود تھا اور اپنی آج ہوئی بربادی کے بارے میں سوچ رہا تھا...

.. خان ابھی کچھ بھی غلط کرنے کے بارے میں مت سوچے ابھی آپکے حالات ٹھیک نہیں ہے اگر کچھ بھی غلط کیا تو پھر آپکو ہی نکسان ہو گا بشر اسکو سمجھا رہا تھا....

... آیت نے اس پر دھوکے بازی کا کوئی کیس نہیں کیا تھا پر آذان نے پولیس کو پہلے ہی سب کچھ بتا دیا تھا کی اسکو اپنے باپ سے خطرہ ہو سکتا ہے جس وجہ سے دلاور کو وارن کیا گیا تھا کی اگر اسنے کچھ بھی غلط کیا تو اسکے لئے اچھا نہیں ہو گا....

... نہیں بشر میں اسکو برباد کر کے ہی رہوں گا اور جب تک میں چین سے نہیں بیٹھنے والا ہوں دلاور پھر سے غصے میں بولا تھا اسکا بس نہیں چل رہا تھا کی اگر آذان اسکے سامنے ہوتا تو وہ اسکا قتل ہی کر دیتا....

.. دلاور کی بات سن کر بشر خاموش ہو گیا تھا وہ کیا کہہ سکتا تھا اتنا تو وہ اپنے مالک کو جانتا تھا کی جو وہ بولتا ہے اس پر عمل بھی کرتا ہے

.....

.....

...

.....

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو حیا کو بلکل اپنے قریب ہی سوتا پایا تھا اسکا چہرہ دیکھ کر اسکے ہونٹوں پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ بکھر گئی تھی...

حیا اسکی طرف کروٹ لئے لیٹی ہوئی تھی.... اسنے ایک ہاتھ آذان کے سینے پر رکھا ہوا تھا...

.... آج ایسا پہلی بار ہوا تھا کی جب وہ اٹھا تو حیا اسکو اپنے پاس سوتی ہوئی ملی تھی ورنہ اتنے دنوں سے تو جب وہ جاگتا حیا اسکو بیڈ تو کیا پورے روم میں ہی کہیں نظر نہی آتی تھی....

.. آج اسکو یوں سوتا دیکھ کر آذان کو بہت اچھا لگ رہا تھا یہ اسکو آج معلوم ہوا تھا کی وہ سوتے ہوئے اور زیادہ خوبصورت لگتی ہے....

.... رات حارث کی کال آنے پر وہ سیدھا وکیل کے پاس گیا تھا فائل وکیل کو دینے کے بعد کچھ ہی دیر بعد حارث آیت کو اپنے ساتھ لے آیا تھا اور گھر پر کیا بہانہ بنا کر لایا تھا اس نے پوچھنا ضروری بھی نہی سمجھا تھا....

... آیت کے آنے کے بعد کام اور آسان ہوتا چلا گیا اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا اتنے سالوں کی محنت آج پوری ہو گئی تھی وہ بہت خوش تھا اور یہ خوشی وہ حیا کے ساتھ شہر کرنا چاہتا تھا پر کچھ کام میں اتنی دیر ہو گئی تھی جب وہ گھر واپس آیا تو حیا سوچکی تھی اسکو سوتا دیکھ آذان نے اسکو اٹھانا مناسب نہی سمجھا تھا تو وہ بھی سونے کے لئے لیٹ گیا تھا....

.... آذان بس اسکو دیکھتا یہ سب سوچے جا رہا تھا جب حیا ہلکا سا کسمسائی تھی اسکو اٹھتا دیکھ کر آذان نے فورن اپنے آنکھیں بند کر لی تھی.....

.... حیا کی آنکھ کھلی تو اس نے خود کو آذان کے قریب لیٹا پایا تھا ایک دم اسکو اپنے قریب دیکھ کر حیا ایک دم گھبرا کر اٹھی تھی پر آذان کو سوتا دیکھ کر کچھ پر سکوں ہوئی تھی..

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

... حیا آذان کو دیکھتی اسکی کل رات والی باتیں یاد کر رہی تھی ایک مسکراہٹ نے اسکے ہونٹوں کو چھوا تھا...  
... کتنا کچھ بدل گیا تھا ایک رات میں وہ جو اسکو دور سے دیکھتے ہوئے بھی ڈرتی تھی آج اسکے اتنے قریب بیٹھی  
بس اسی کو دیکھ رہی تھی....

.... تم کیا پورا وقت ایسے ہی دیکھتی رہو گی کچھ بولو گی نہی ایک دم آذان نے آنکھیں کھولتے ہوئے اس سے کہا تھا....

... حیا جو اسکو دیکھنے میں مگن تھی اسکی آواز سن کر سٹیپہ گئی تھی... اسکو اپنی چوری پکڑے جانے پر بہت شرم آئی تھی...

.. وہ تو سوچ رہی تھی آذان تو سویا ہوا ہے پر ایسا نہی تھا...

.. بولوناں میں انتظار کر رہا ہوں آذان اب اٹھ کر اسکے پاس ہی بیٹھ گیا تھا....

... کیا بولوں حیا اسکی بات نہی سمجھی تھی کی وہ کیا سننا چاہ رہا ہے...

... وہی سب جو میں نے کل رات تم سے اپنی محبت میں کہا وہی سب میں اب تم سے سننا چاہتا ہوں آذان حیا کے مزید قریب ہوتے ہوئے بولا...

.. وہ تو اپنے اپنی محبت میں بولا تھا نہ حیا کہا اور اس سے تھوڑا دور ہوئی تھی..

... تو کیا تمہیں محبت نہی ہے مجھ سے آذان نے اسکا بازو پکڑ کر اسکو پھر سے اپنے قریب کیا تھا...

.... پتا نہی حیا نے چھوٹا سا جواب دیا تھا کیونکہ اسکو اب آذان سے بہت شرم آرہی تھی جو اسکا بازو پکڑے اسی کی طرف دیکھ رہا تھا..

... ٹھیک ہے تمہیں دو دن دیتا ہوں تم پتا کر لو ان دو دنوں میں اگر تم نے بتا دیا تو ٹھیک ہے ورنہ مجھے اچھے سے پتا کرنا آتا ہے آذان نے اسکا بازو اپنی گرفت سے آزاد کیا اور بیڈ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا..

...وہ ابھی حیا سے زبردستی نہیں کرنا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کی حیا خود سے اپنی محبت کا اعتراف کرے...

...آذان کی گرفت اور اسکی بات سن کر حیا نے سکھ کا سانس لیا تھا اور نہ تو اسکی قربت سے اس سے بولا ہی نہیں جا رہا تھا...

..اچھا سنوں آج ہم بی جان کے پاس جا رہیں ہے تیاری کر لو وہ واشر روم میں جاتا جاتا رکاوٹ اور مڑ کر اسکو آج کے پلان کے بارے میں بتایا تھا... اور پھر واشر روم میں گھس گیا تھا جبکی حیا اسکی بات سن کر پھر سے مسکرا دی تھی اسکا بھی بہت دل تھا بی جان کے پاس جانے کا اور آج آذان اسکو خود وہاں لے جا رہا تھا



کیا ہو رہا ہے.....ردا اور آیت جو لوں میں بیٹھی باتیں کر رہی تھی از لان کی آواز پر دونوں نے ہی ایک ساتھ مڑ کر پیچھے دیکھا تو از لان ہاتھ میں شوپر لئے انکی طرف مسکراتے ہوئے دیکھتا ہوا آ رہا تھا.....

..کچھ نہیں بس ایسے ہی باتیں کر رہے تھے...

.....ردا نے بھی مسکراتے ہوئے کہا.....



... اچھا جی تم اپنی باتوں سے آیت کو بور کر رہی ہو.... ازلان نے شرارت سے رداسے کہا جبکی اسکی نظرے آیت پر تھی....

.... اچھا جی میں اپنی باتوں سے سب کو بور کرتی ہوں..... ردانے موزوغصے سے اسکی طرف دیکھا جو اپنے ہونٹھوں پر شرارتی مسکراہٹ لئے کھڑا تھا.....

.... ارے میں تو مذاک کر رہا ہوں.... ازلان نے اسکی ناک دباتے ہوئے کہا جس پر رداسے ساتھ ساتھ آیت بھی مسکرا دی تھی.....

... اچھا واسے یہ تمہارے ہاتھ میں کیا ہے....

ردانے شوپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے پوچھا.....

یہ میں تم دونو کے لئے لایا ہوں.... ازلان نے شوپر رداسے کو دیا..

... ارے واہ آسکریم... ردانے خوش ہوتے ہوئے کہا جس پر وہ ازلان مسکرا دیا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ٹھنڈ کے

موسم میں رداسے کو آسکریم کھانا کتنا پسند ہے.. [www.kitabnagri.com](http://www.kitabnagri.com)

... ویسے خیریت تو ہے نہ آج تم خد بنا کہے لے کر آئے ہو ورنہ تو کتنی منت کرنی پڑتی ہے تمہاری ردانے منہ

بناتے ہوئے کہا تھا....

... بس آج میرا من تھا کی تمہیں خوش کر دوں تو لے آیا ازلان بات بناتے ہوئے بولا تھا اب وہ اسے کیا بتاتا کی

وہ خوش تھا اور وجہ وہ پوچھتی جو وہ بتا نہیں سکتا تھا....

.... پر آیت سمجھ گئی تھی... وہ آج خوش کیوں ہے اور اسکی خوشی کی وجہ بھی....

حارث نے ازلان کو سب بتا دیا تھا یہ اسکے لئے بھی اتنی ہی خوشی کی بات تھی جتنی آذان کے لئے.....

.... تم اکیلی مت کھانا آیت کو بھی دے دینا بھوکڑ ازلان پھر سے اسکو چھیڑتے ہوئے بولا تھا.

.... اگر تم نا بھی بولتے تو بھی میں یہ سب کے ساتھ باٹنے والی تھی پر تم خوش مت ہونا تمہیں نہی دوں گی ردا  
نے اسکو زبان دکھا کر کہا تھا....

... پتا تھا مجھے اس لئے میں اپنے لئے بھی لے کر آیا ہوں اب اسکو چڑانے کی باری ازلان تھی جس پر رد امنہ بنا کر  
رہ گئی تھی...

.... اسکے منہ بنانے سے ازلان ہنستا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا اس بات سے بے خبر کی آیت نے دور تک اسکو جاتے  
دیکھا تھا.....

آج ہم یوں اچانک بی جان کے پاس کیوں جا رہیں ہیں آج وہاں جانے کی کوئی خاص وجہ....

... حیانے کارڈ رائیو کرتے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا... اس وقت وہ بلیک جینس اور وائٹ شرٹ میں  
نظر لگ جانے کی حد تک اچھا لگ رہا تھا....

... کتنا خوبصورت تھا اسکا ہمسفر....

... آذان اسکی زندگی اور دل میں آنے والا پہلا مرد تھا ورنہ آج تک تو اسنے تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا کی اسکی زندگی میں کوئی آئے گا یا پھر اس نے اس سب کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا... حیا اسکو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اسکی نظر اتری تھی...

.... کیا میں اپنی بی جان سے بنہ کسی وجہ کے ملنے نہیں جاسکتا ہوں ہر بار کوئی وجہ ہونی ضروری ہے کیا آذان نے غصے سے کہا تھا جب کی اسکی نظریں سامنے سڑک پر تھی....

.... آذان کی بات اور آواز سن کر حیا اپنی جگہ پر بیٹھی بیٹھی ہی کانپنے لگی تھی اس نے تو صرف وہ بولا تھا جو اسکے دل میں سوال آیا تھا...

.... اس میں غصہ ہونے والی کیا بات تھی حیا بس اپنے دل میں سوچ کر ہی رہ گئی تھی...  
..... کیا ہوا ڈر گئی.. تبھی اسکے کانوں میں آذان کی آواز آئی تھی...

.... اسکی آواز سن کر حیا نے گردن موڑ کر دیکھا تو آذان اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا...  
... حیا حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی کیا چیز تھا یہ شخص وہ سمجھ نہیں پائی تھی..

.... مذاک کر رہا ہوں یا راتنا کیوں ڈرتی ہو آذان نے اسکی حیران نظروں میں دیکھتے ہوئے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اسکی چھوٹی سی ناک دبائی تھی...

... آذان کو اسکی اس طرف بدلتی حالت پر ترس آیا تھا اسکے غصے سے کیسے حیا کا مسکراتا چہرہ بجھ سا گیا تھا...  
... آذان کی اس حرکت سے حیا مسکرا دی تھی ابھی کچھ دیر پہلے والا ڈر کہیں غائب ہو گیا تھا....

...بتاؤ ناں کیوں ڈرتی ہو اتنا آذان نے پھر سے اپنا سوال دوہرایا تھا....

.. یہ آپ پوچھ رہے ہو مجھے تو لگتا ہے کی مجھے آپکو کچھ بتانے کی ضرورت نہیں ہے...

... آپکو کب اور کس بات پر غصہ آجائے پتا ہی نہیں لگتا حیا نے منہ بنا کر آذان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...

... اب کبھی نہیں کروں گا بے فکر رہو آذان مسکرایا تھا...

.. میں کیسے مان لوں حیا کو یقین نہیں آیا تھا اسکی بات پر..

... جب دیکھو گی تب خود ہی یقین کر لو گی آذان نے اس بار پورے یقین سے کہا تھا....

.... اسکا جواب سن کر حیا خاموش ہو گئی تھی وہ تو اس پر تب بھی یقین کرتی تھی جب جانتی بھی نہیں تھی کی وہ

آذان کو چاہنے لگی ہے اور اب اسکا اظہار سن کر وہ کیوں ناں اس پر یقین کرتی....

..... ویسے میں آج بی جان سے ایک ضروری بات کرنے والا ہوں اسکو خاموش دیکھ کر آذان پھر سے بولا تھا اسکو

حیا سے بات کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا.....

www.kitabnagri.com

.... کس بارے میں.. حیا نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا تھا..

.... میں آج بی جان سے حارث اور ردا کے بارے میں بات کرنے والا ہوں مجھے ردا کے لئے حارث بہت اچھا

لگتا ہے تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں آذان نے اسکی پسند پوچھی تھی...

.... مجھے بھی حارث اچھے لگتے ہیں اور ردا انکے ساتھ خوش رہے گی کیونکہ حارث بہت اچھے دل کے مالق ہے حیا

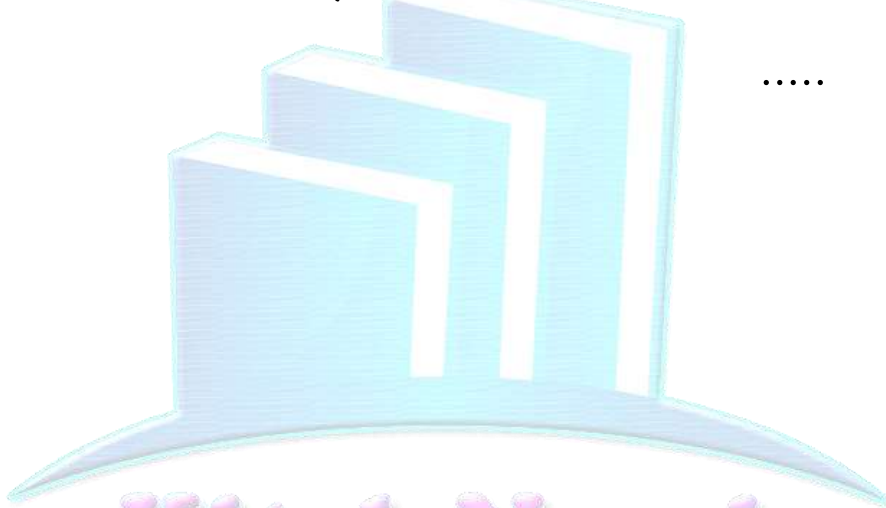
نے پورے دل سے کھا...

.... آذان کی بات سن کر حیا بہت خوش ہوئی تھی وہ خود بھی تو یہ ہی چاہتی تھی اور اس نے بھی بی جان سے اس بارے میں بات کرنے کا سوچ رکھا تھا....

.... یہ تو اچھی بات ہے کی ہم دونوں کی پسند ملتی ہے اسکا جواب سن کر آذان کو خوشی ہوئی تھی...

.... جب کی حیا جواب میں بس مسکرا دی تھی...

.... اسکے بعد پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا لقیں آذان بار بار اس پر نظر ڈال لیتا تھا جو باہر کے منظر دیکھنے میں کھوئی ہوئی تھی .....



اذلان تم کہیں جا رہے ہو.... رد اذلان کو باہر جاتا ہوا دیکھ کر اسکے پیچھے آتے ہوئے بولی تھی....

.... ہاں جا رہا ہوں پر تم اس خوشی میں مت رہنا کی میں تمہارا کوئی کام کر دوں گا....

... اذلان اسکے ہاتھ میں موجود فائل دیکھتے ہوئے بولا تھا... وہ ایسا ہی تھا کبھی رد اکا کوئی کام نہی کرتا تھا بیچاری ہزار منت کر کے اس سے اپنا کام کرواتی تھی...

.. میں اپنے کام کے لئے نہی روکا ہے تمہیں آیت کے کام کے لئے روکا ہے ردانے اسکی غلط فہمی دور کی تھی....

... آیت کے کام کے لئے کیا کام ہے اسکا... اذلان نے اب جاننا چاہا تھا..

... اچھا جی آیت کے کام میں بڑی دلچسپی ہے تمہیں ورنہ میرے بولنے سے پہلے ہی تم منا کر چکے تھے کی میرا کچھ کام نہیں کرو گے ردا نے منہ بنا کر کہا تھا....

.... ہاں تو وہ مہمان ہے ہماری اسکا کام میں کیوں نہ کروں از لان ن بڑے آرام سے بات بنائی تھی...

.... اچھا جی مہمان ہی ہے یا پھر اس سے بھی بڑھ کر کچھ اور ہو گئی ہے تمہارے لئے ردا نے از لان کی بات پکڑتے ہوئے اپنی بات کہی تھی جو وہ کچھ دن سے اس سے کہنا چاہ رہی تھی....

... ایسا کچھ نہیں ہے تم اپنے دماغ پر اتنا زور مت ڈالا کرو ایک تو پہلے ہی کم ہے اس نے اسکا پھر سے مزاج بنایا تھا....

.... بات کو مت مٹاؤ از لان میں سیریس ہوں ردا نے اس بار سنجیدہ سا چہرہ بنا کر کہا تھا جبکی اسکی آنکھیں مسکرا رہی تھی....

.... تم تو ایک بات کے پیچھے ہی پر جاتی ہو اس بار وہ جھنجھلا کر بولا تھا....  
.. تو پھر بتاؤ دونہ میں کیا اسکو جا کر بتادوں کی جو تم اتنا ڈر رہے ہو ردا اپنی بات پر بضد تھی...

.... ہاں کرتا میں اسکو پسند کرنے لگا ہوں پتا نہیں کب سے شاید پہلی نظر میں ہی وہ مجھے اچھی لگی ہے شانت اور سلجھی ہوئی بلکل ویسی ہی جیسی مجھے پسند ہے از لان نے کھل کر اپنے دل کی بات کہی تھی...

... تو معملا یہاں تک پہونچ گیا ہے ردا اسکی بات سن کر مسکرائی تھی..

... ہاں میری ماں اب تو بتاؤ کیا کام تھا اسکا حارث پھر سے پہلی بات پر آگیا تھا....



.... یہ فائل تم حارث کو دے دینا آیت نے دی ہے میں نے اس سے بولا تھا کی تم جا کر از لان کو دے آؤ پر وہ مانی ہی نہیں اس لئے مجھے آنا پڑا تمہارے پاس ...  
.... ردانے تفصیل سے اسکو ساری بات بتائی تھی ....

... ویسے آیت حارث کو فائل کیوں دے رہی ہے اس کو حارث سے کیا کام ردہ نے اپنے دل میں آیا سوال اس سے پوچھ لیا تھا ....

... وہ شاید حیا بھابھی کو دینا چاہتی ہوگی اس لئے حارث کو بولا دے نے کے لئے تم ان فالتو باتوں میں اپنا چھوٹا سا دماغ مت لگایا کرو از لان نے بات بنائی تھی اب وہ اسکو کیا بتاتا کی اس فائل میں کیا ہے ....  
.... اسکی بات سن کر ردانہ خاموش ہو گئی تھی ...



انکی گاڑی شاہ ہاؤس کے پورچ میں آکر رکی تھی ...

.... حیا آذان سے پہلے کار سے نکلی تھی ... اور اندر کی طرف بڑھی تھی اس نے آذان کا بھی انتظار نہیں کیا تھا اسکو بی جان سے ملنے کی بہت جلدی تھی اسکو بہت دنوں سے بی جان کی بہت یاد آرہی تھی ....  
.... اسکی جلد بازی پر آذان ہولے سے مسکرایا تھا ....

.... حیات بات سونو... آذان نے اگے آگے چلتی حیا کو بہت ہی محبت سے پکارا تھا....

... حیا بی جان سے ملنے کی خوشی میں جلدی جلدی چلتی جا رہی تھی جب آذان کی آواز پر اسکے قدم رکے تھے اس نے مڑ کر دیکھا تو آذان اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا...

.... جی کیا بات.... اسکو کھڑا دیکھ کر حیا بولی تھی...

.... جس طرح ہم دونوں ساتھ جا رہے ہیں اسی طرح ساتھ بھی واپس جائے گے آذان اسکے قریب آ کر بولا....

.... حیا نے ناں سمجھی سے اسکی طرف دیکھا تھا....

... میں بس اتنا کہنا چاہ رہا ہوں اگر تمہیں بی جان نے رکنے کے لئے کہا تو تم انکو منا کر دینا کیونکہ میں بی جان کو اچھی طرح جانتا ہوں جو بات ہم کرنے جا رہے ہیں اسکے بعد وہ تمہیں ضرور روک لیں گی اور میں اس بار انکو منا نہیں کر سکتا پر تم کر سکتی ہو.... آذان نے اپنی بات اسکو سمجھائی تھی...

... پر میں کیسے منع کروں گی انکو حیا اب کچھ پریشان ہوئی تھی...  
www.kitabnagri.com

.... مجھے نہیں پتا بس تم میرے ساتھ ہی واپس جاؤ گی یہ بات تم اچھی طرح جانتی ہو کی میں پہلے بھی نہیں چھوڑتا تھا اور اب تو بات ہی کچھ اور ہے...

... میں ہر وقت تمہیں اپنی نظروں کے سامنے دیکھنا چاہتا ہوں اپنے پاس اپنے بالکل قریب آذان نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکی آنکھوں میں دیکھتا بول رہا تھا...

...اسکی بات سن کر حیا کی دھڑکنے ایک دم بہت ہی تیز ہوئی تھی ایک تو وہ اسکے اتنے قریب کھڑا تھا پر سے اسکی باتیں حیا کو اس سے نظریں جھکانے پر مجبور کر گئی تھی...

....تم سمجھ گئی نامیں نے کیا کہا آذان پھر سے اس سے مخاطب ہوا تھا..

...حیا نے صرف گردن ہلانے پر اتفاق کیا تھا.... اب وہ کیا کہتی اسکی بولتی تو آذان کی باتوں سے ہی بند ہو گئی تھی..

...چلو چلتے ہیں اذان اسکا ہاتھ چھوڑ کر بولا...

...اسکے اس طرح صرف گردن ہلا دینے سے آذان کو ہنسی آئی تھی...

..اب وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے....

....السلام علیکم بھائی سب سے پہلے ان پر اذان کی نظر پڑی تھی اذان کی ساتھ ساتھ ردانے بھی سامنے دیکھا

تو سامنے سے آتے آذان اور حیا کو اسنے بھی سلام کیا....

....وعلیکم السلام اذان حیا انکے سلام کا جواب دیا تھا.... حیا رداسے گلے ملی تھی.. اب وہ چاروں ایک ساتھ کھڑے تھے....

....کیا بات ہے بھائی آج تو آپنے ہمیں سر پر انز ہی کر دیا ہے یوں اچانک آکر اذان خوشی سے بولا تھا....

...وہ لوگ اب اندر لاؤنج میں آکر بیٹھ گئے تھے..

..میں نے سوچا کافی دیں ہو گئے ہے تو بس اس لئے چلا آیا بی جان کہاں ہیں آذان نے اسکی بات کا جواب دے کر  
رد اسے پوچھا تھا.....

..بی جان اپنے روم میں آرام کر رہیں ہے میں رانی کو بھیجتی ہوں ردا اٹھی تھی...

... نہیں رہنے دو ہم دونوں انکے روم میں ہی چلے جاتے ہیں حیا نے ردا کو کھڑا ہوتے دیکھ کر بولا تھا...

..ہاں وہیں چلتے ہے آذان بھی حیا کی بات سن کر اٹھا تھا..

..ردا کچھ دیر بعد اچھی سی کوئی بھیجہ دینا رانی کے ہاتھ آذان نے جاتے جاتے ردا کو کہا اور پھر حیا کے ساتھ بی  
جان کے روم کی طرف چل دیا تھا....

.....بی جان ان دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی ورنہ تو انکو لگا تھا کی فون کر کے ہی اسکو بلانا پڑے گا کیونکہ  
انکو بھی حیا کی بہت یاد آرہی تھی فون پر تو روز ہی بات ہو جاتی تھی پر سامنے دیکھنے کی خوشی کچھ اور ہی ہوتی  
ہے....

.... اور جب آذان نے اپنے آنے کا مقصد بتایا تو ایک پل کے لئے بی جان خاموش ہو گئی تھی اس لئے نہیں کی انکو  
حارث پسند نہیں تھا..... انکو آذان کے منہ سے حارث کا نام سن کر خوشی ہوئی تھی بی جان کو لگا تھا کی پھلے انکے  
من میں یہ بات کیوں نہیں آئی حارث بھی انکو از لان اور آذان کی طرح ہی عزیز تھا...

... سب کچھ انہیں پسند تھا پر ساری بات ردا کی تھی...

....مجھے تمہری بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے بیٹا لقیں میں ردا سے پہلے اسکی مرضی جاننا چاہتی ہوں کیوں کی زندگی اسکو گزارنی ہے... تو فیصلہ بھی اسی کا ہونا چاہئے...

..بی جان نے آذان اور حیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا اس وقت صرف وہ دونوں ہی ان کے روم میں موجود تھے..

....وہ جانتی تھی کی ردا انکی پسند کو کبھی منع نہیں کرے گی پروہ پھر بھی اس پر کوئی زور زبردستی نہیں کرنا چاہتی تھی....

....ہاں بی جان آپ پہلے ردا سے بات کر لیں ہم اسکے ساتھ کوئی زور زبردستی نہیں کریں گے آخری فیصلہ اسی کا ہو گا آذان بھی انکی بات سے صحت تھا.... حیا کو بھی انکی بات سہی لگی تھی...

....حیا بیٹی میں چاہتی ہوں تم اس سے بات کرو اگر میں اس سے بات کروں گی تو وہ صرف مجھ پر فیصلہ چھوڑ دے گی اور میں ایسا نہیں چاہتی ہوں بی جان نے حیا کو کہا جو بیڈ پر انکے برابر ہی بیٹھی ہوئی تھی..  
...پر بی جان میں کیسے کروں گی ردا سے بات.... حیا پریشان ہوئی تھی بی جان کی بات سن کر...

....تم کر لو گی بیٹا مجھے بھروسہ ہے تم پر بی جان نے حیا کے ہاتھوں کو تھام کر کہا تھا...

....اس نے بے بس ہو کر آذان کی طرف دیکھا تھا جو اسکو اشارے سے ہاں ہی کرنے کے لئے بول رہا تھا.... اور اسکی مرضی جان کر حیا کو بھی ہاں کرنی ہی پڑی تھی.  
...

.....

.....

.....

کیا میں اندر آسکتی ہوں حیا نے روم کے دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھا تھا...

.... ردا جو بیڈ شیٹ کو ٹھیک کر رہی تھی حیا کی آواز پر مڑ کر اسکی طرف دیکھا اور خوشدلی سے مسکرا دی تھی..

... اس میں اجازت لینے کی کیا ضرورت ہے حیا تم کبھی بھی آجاسکتی ہو میرے روم میں ردا مسکراتی ہوئی اسکو اندر لے کر آئی تھی....

... اور اسکو بیڈ پر بیٹھا کر خود بھی اسکے پاس بیٹھ گئی تھی..

.... تم بہت اچھی ردا حیا نے دل سے اسکی تعریف کی تھی اسکی بات سن کر ردا مسکرا دی تھی....

... ویسے تم یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو نیچے چلو سب ساتھ بیٹھے ہیں حیا نے اسکو دیکھ کر کہا...

.... ہاں وہ میں بس آہی رہی تھی کی تم آگئی.. ردا نے اسکی بات کا جواب دیا تھا....

www.kitabnagri.com

... ویسے میں تم سے کچھ خاص بات کرنے کے لئے آئی ہوں...

... کیسی خاص بات حیا کی بات پر ردا نے اسکی طرف دیکھا تھا...

.... ردا اگر بی جان اور آذان اگر تمہارے لئے کوئی فیصلہ کریں تو تمہیں کوئی اعتراض تو نہیں ہو گا نا... حیا نے اسکی

چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا...



....کیسا فیصلہ.... حیا کی بات سن کر رد اچھ کچھ تو سمجھ گئی تھی پر بھی بھی اچھی طرح جانا چاہتی تھی اس لئے اس سے پوچھا....

....آذان نے تمہارے لئے حارث کا انتخاب کیا ہے اور بی جان سے اس بارے میں بات کی پر انکا اور آذان کا بھی یہ کہنا ہے کی جو تمہاری مرضی ہوگی وہ ہی ان لوگوں کی بھی حیا نے اب اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر کہا تھا....  
...حیا کی بات سن کر رد اچھ کی کچھ دیں پہلے ہوئی بات کا مطلب سمجھ آ گیا تھا تو وہ اس بارے میں بات کر رہا تھا ردانے دل میں کہا تھا... اسکو امید نہی تھی کی حارث اتنی جلدی یہ سب کر دے گا....

....میں جانتی ہوں ردایہ تمہارے لئے مشکل ہے اپنے پیار کو بھول جانا اتنا آسان بھی نہی ہوتا ہے...  
....ردا کو خاموش دیکھ کر حیا پھر سے بولی تھی جبکی اسکی بات سن کر ردانے چونک کر حیا کی طرف دیکھا تھا....  
.....میں جانتی ہوں ردا کی ازان تمہاری پہلی محبت ہے اور مجھے بہت دکھ ہے کی میں تمہارے بیچ آگئی ہوں..  
ایک دن انجانے میں تمہاری اور بی جان کی میں نے باتیں سن لی تھی...

...حیا یہ کہنا تو نہی چاہتی تھی پر اسکی خاموشی کا اس نے کچھ اور ہی مطلب نکالا تھا...

..... نہی حیا تم غلط سوچ رہی ہو آذان میری پہلی محبت ضرور تھا پر تم یہ بھی جانتی ہو کی یہ محبت ایک طرفہ تھی...  
....اور جب آذان تم سے شادی کر کے یہاں آیا تو یہ ایک طرفہ محبت بھی ختم ہو گئی تھی جانتی ہوں یہ میرے لئے مشکل تھا پر نہ مقین نہی...

اور اب تم دونوں کو ایک ساتھ خوش دیکھ کر مجھے بھی خوشی ہوتی ہے.... یہ بات اپنے دل سے نکال دو کی تم ہمارے بیچ آئی ہو تم آذان کی قسمت میں تھی تو تم اسے مل گئی اگر آذان میری قسمت میں ہوتا تو وہ مجھے پہلے ہی مل جاتا.....

..... رد اسکے دل سے یہ بات نکالنا چاہتی تھی کی وہ اب بھی آذان کو پسند کرتی ہے یا وہ انکے بیچ آگئی ہے.....  
.... رد کی بات سن کر حیا کے دل میں اسکے لئے اور عزت بڑھ گئی تھی.... وہ جو سوچتی تھی کی رد شاید اب بھی آذان کے لئے اپنے دل میں جگہ رکھتی ہے اسکی یہ غلط فہمی بھی دور ہو گئی تھی....  
السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔  
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

..... حیاتم بی جان سے جا کر کہنا کی مجھے انکا ہر فیصلہ منظور ہے کیونکہ میں جانتی ہوں آج تک انہوں نے میرے بارے میں کبھی غلط فیصلہ نہیں لیا ہے.... ردانہ ایک فیصلہ کرتے ہوئے حیا کو کہا تھا اور اسکی بات سن کر حیا کو خوشی ہوئی تھی کیونکہ حارث سے زیادہ اسکو اور کوئی پیار کر ہی نہیں سکتا تھا اور اسکو اتنا پیار کرنے والا شوہر ہی ملنا چاہئے تھا.....

.... رداتم پر کوئی زور زبردستی نہیں تم آرام سے سوچ کر جواب دینا... حیا نے ایک بار اور اسکو سوچنے کا وقت دیا تھا...

.... نہیں حیا یہ میں پورے دل سے کہہ رہی ہوں مجھے انکی پسند سے کوئی اعتراض نہیں ہے ردانے پوری سچائی سے کہا..

.... اسکی بات سن کر حیا نے اسکو گلے لگا لیا تھا اسے خوشی ہوئی تھی رداکا جواب سن کر..

... تم دیکھنا ردائپنے اس فیصلے سے کبھی کوئی مایوس نہیں ہوگی حیا نے یقین کے ساتھ کہا اور خوشی خوشی اسکو وہیں چھوڑ کر بی جان کے پاس گئی تھی.....

.... اسکے جانے کے بعد ردائکیلے میں مسکرا دی تھی اسنے سہی فیصلہ کیا تھا یہ اسکے دل نے بھی کہا تھا....

..... حیا کے منہ سے رداکا جواب سن کر بی جان بہت خوش ہوئی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ بات گھر میں سب کو معلوم ہو گئی تھی....

... حارث نے جب سنا تو اسکو یقین ہی نہیں آیا تھا اور آذان نے ایک ہفتے بعد شادی کی تاریخ فکس کی یہ سن کر تو حارث کی خوشی ڈبل ہو گئی تھی...

بی جان نے حارث کو بھی یہیں بلوایا تھا... اس وقت شاہاؤس میں سبھی لوگ بہت خوش تھے اور پریشان بھی کی اتنی جلدی سارے انتظام کیسے ہو گے یہ سوچ کر

آیت تم نے یہ فائل کیوں لوٹادی یہ تمہاری امانت ہے تمہیں اسکو سمجھال کر رکھنا ہے.... آذان نے آیت کو فائل واپس لوٹاتے ہوئے کہا تھا....

.... میں جانتی ہوں یہ میری امانت ہے پر میں ابھی اس لایق نہیں ہوں کی اتنی بڑی ذمہ داری سمجھال سکوں آیت نے فائل اسکے ہاتھ سے لے کر ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا تھا...

... اسکی بہت سن کر آذان نے حارث کی طرف دیکھا تھا وہ سچ ہی تو کہہ رہی تھی وہ اتنی بڑی کہاں تھی جو اتنی بڑی کمپنی کو سمجھال سکتی....

... وہ لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے تھے آذان نے اسکو ساری پیپر دے دئے تھے اب دلاور سے ساری پر اپرٹی اسی کے پاس آگئی تھی پر آیت اتنی بڑی ذمہ داری سے گھبرا رہی تھی..

.... تم فکر مت کرو آیت تم سب سمجھال سکتی ہو میں ہوں حارث ہے تمہارے ساتھ تم اکیلی نہیں ہو اب یہ سب تمہیں ہی تو سمجھالنا ہے آذان اسکو سمجھا رہا تھا...

... میں جانتی ہوں پر میں ابھی یہ سب سمجھالنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں آیت نے رونی صورت بنا کر کہا تھا...

اسکو شروع سے ہی ان سب میں دلچسپی نہیں تھی اور ایک کمپنی کو چلانا آسان نہیں تھی...

.... پلز جب تک میں اس قبل نہیں بن جاتی تب تک یہ سب آپ دیکھ لیں...

... اور ویسے بھی آپ لوگوں کے علاوہ میں کسی اور پر بھروسہ بھی نہیں کر سکتی ہوں.... آیت نے ان لوگوں سے التجا کی تھی...

.. اسکی شکل دیکھ کر حارث اور آذان کو اس پر ترس آیا تھا وہ اس پوری دنیا میں بالکل تنہا تھی اور انکے علاوہ یہاں کسی کو جانتی بھی نہیں تھی ٹھیک سے...

... ٹھیک ہے فلحال کے لئے میں حارث کو بول دیتا ہوں پر آگے چل کر سب تمہیں ہی دیکھنا ہے آذان اسکی بات مانتے ہوئے بولا تھا پر آخر میں اپنا فیصلہ بھی سنایا تھا...

... جی ٹھیک ہے فلحال کے لئے اتنا کافی ہے میرے لئے آیت خوش ہوتے ہوئے بولی تھی جبکی اسکا خوشی سے کھلتا چہرہ دیکھ کر آذان حارث بھی مسکرا دئے تھے

.....

www.kitabnagri.com

.....

.....

.....

میں رد کو پسند کرتا ہوں تمہیں ایسا لگا تھا....

..... آذان حیا کے ایکدم پیچھے آکر کھڑا ہو کر بولا تھا..... جو ڈریسنگ کے سامنے کھڑی نہ جانے کن سوچوں میں گم تھی....

.... وہ بہت دیر سے اس سے بات کرنے کی کوشش کر رہا تھا پر وہ اسکو اکیلی مل ہی نہیں رہی تھی ابھی وہ اسکو ڈھونڈھ ہی رہا تھا جب وہ اسکو روم میں مل گئی تھی....

.... حیا اسکی آواز سن کر مڑی تھی پر اسکی بات نہ سمجھ پائی تھی اس لئے نہ سمجھی سے اسکو دیکھنے لگی تھی....  
.... میں ردا کو پسند کرتا ہوں تمہیں ایسا لگا تھا نہ آذان نے اپنا سوال پھر سے دوہرایا تھا...

.... اسکی بات سمجھ کر حیا حیران نظروں سے اسکی طرف دیکھنے لگی تھی... وہ اس بارے میں کیسے جانتا ہے حیا من میں سوچ کر ہی رہ گئی تھی....

.... مجھے اس بارے میں کیسے پتا چلا یہ ہی سوچ رہی ہوں نہ... آذان اسکے حیران چہرے کو دیکھ کر بولا وہ اسکی آنکھوں میں موجود سوال پڑھ چکا تھا...

... جس طرح تم نے کبھی ردا کی بات سن لی تھی آج میں نے بھی انجانے میں تمہاری اور ردا کی بات سن لی تھی.... آذان نے اسکی حیرانگی دور کرتے ہوئے کہا تھا.... وہ یہ سن کر بہت حیران ہوا تھا کی ردا اسکے بارے میں ایسا سوچتی ہے جبکی اس نے آج تک ردا کو صرف اپنی بہن ہی سمجھا تھا.... اور اب حادثہ کے لئے ہاں سن کر اسکو بھی خوشی ہوئی تھی..

... آپکو غلط لگا تھا مجھے تو کبھی ایسا کچھ نہیں لگا اسکی ساری بات سمجھ کر حیا آذان سے نظریں چوراتے ہوئے بولی تھی....



..... مجھے غلط نہی لگا کچھ بھی تم اچھے سے جانتی ہو آذان نے اب حیا کا بازو پکڑ کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....  
... آذان کی اس حرقت سے حیا بوکھلا گئی تھی...

.... اس بار آپکو غلط لگا ہے حیا اس سے اپنا بازو آزاد کروانے لگی تھی پر اسکے اس طرح سے کرنے پر آذان نے اپنی گرفت سخت کی تھی اور اسکو خود سے مزید قریب کیا....

.... اگر مجھے غلط لگ رہا ہے تو اس دن کیوں پوچھ رہی تھی کی مجھے کسی سے پیار ہوا ہے یا نہیں اس دن ردا کی بات سن کر تمہیں لگا تھا کی شاید میں بھی اسکو پسند کرتا ہوں آذان نے اسکا چہرہ اپر کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھا تھا.... اس نے اسکو کچھ دن پہلے والی بات یاد کروائی تھی....

.... ایسا کچھ نہیں ہے وہ تو میں نے ایسے ہی پوچھا تھا... بس جاننا تھا کی آپکو کوئی آج تک پسند آئی ہے یا نہیں حیا نے بات بناتے ہوئے کہا تھا..

... اسکے اتنے قریب ہونے کی وجہ سے حیا سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا ایک تو آذان کی گرم سانسیں اسکے چہرے پر پڑ رہی تھی اپر سے اسکے بازو پر اسکی پکڑ سے حیا کی دھڑکنے تیز ہو رہی تھی....

..... اچھا اگر ایسا ہے تو تب تو میں نے سہی سے جواب نہیں دیا تھا آج میں تمہیں بتاتا ہوں کی مجھے کون پسند ہے اور میں اسکو کتنا چاہتا ہوں آذان نے حیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو اپنے اور قریب کر کے باقی کا فاصلہ بھی ختم کر دیا تھا....

..... آذان آپ یہ کیا کر رہے ہیں پلیز چھوڑے مجھے حیا نے اسکے سینے پر ہاتھ رکھ کر دور کرنا چاہا تھا..

...وہ اسکی اس حرکت سے بوکھلا گئی تھی اسکے چہرہ ایک دم ٹماٹر کی طرح لال ہوا تھا....

.... ابھی تو میں تمہیں بتاؤں گا کی اس وقت میری باہوں میں جو لڑکی ہے اسے میں پسند کرتا ہوں اور کس قدر اسکو چاہنے لگا ہوں اسکی شاید اسکو بھی خبر نہیں ہے....

.... آذان نے کہتے کے ساتھ ہی اپنے لب حیا کے گال پر رکھ دئے تھے....

.... آذان چھوڑے مجھے یہ کیا کر رہے ہیں آپ... آذان کی بڑھتی جو سارت سے حیا پوری جان سے کانپ اٹھی تھی....

.... کیوں چھوڑ دوں ابھی تو میں نے بتانا شروع ہی کیا ہے کی کتنا چاہتا ہوں میں اس لڑکی کو آذان نے اسکے شرم سے پڑتے لال چہرے کو دیکھ کر کہا... اور ساتھ ہی اسکے دوسرے گال کو بھی چوم لیا تھا....

.. آذان..... جانے دیں نہ..... حیا اس بار صرف سرگوشی میں آواز نکلی تھی....

..... بالکل بھی نہیں آج مجھے بتانے دو تم ورنہ تم جو مجھ سے دور دور بھاگتی رہتی ہو نہ اس سے مجھے بتانے کا موقع نہیں ملتا آج ملا ہے تو میں تمہیں ایسے ہی جانے نہیں دوں گا..... آذان نے ایک ہاتھ سے اسکے بالوں کو پیچھے کیا اور پھر سے اس پر جھکا ہی تھا کی ایک دم دروازہ نوک ہوا تھا.....

.... بڑی بیگم آپکو بی جان نیچے بلارہیں ہے باہر سے رانی کی آواز سنائی دی تھی جو بی جان کا پیغام لے کر آئی تھی....

... رانی کی آواز سن کر آذان بد مزہ ہوا تھا اور حیا کو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا..

... جبکی دوسری طرف حیا نے شکر کا سانس لیا تھا اور نہ آذان تو آج اسکی جان نکالنے کی درپے تھا.....  
... آذان کی باہوں سے آزاد ہوتے ہی وہ ایک دم روم سے بھاگی تھی حیا کو ڈر تھا کی وہ کہیں اسکو دوبارہ پکڑ نہ لے.....

.... بھاگ لو حیا جتنا بھاگنا ہے آگے میں تمھیں بھاگنے کا موقع نہیں دوں گا آذان اسکو جلدی جلدی روم سے جاتے ہوئے دیکھ کر مسکرایا تھا اور اپنے من میں اسی سے ہی مخاطب تھا.....

.... آجاؤ آذان بیٹا میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے... وہ کچھ دیر بعد خود بھی نیچے آیا تھا اور اسکو آتا دیکھ کر بی جان بولی تھی اس وقت وہ سبھی لوگ ساتھ بیٹھے تھے بس ایک رداواہاں موجود نہیں تھی وجہ حارث کی موجودگی اس وقت اسکو حارث کے سامنے آنے پر شرم آرہی تھی....

.... جی بی جان بولے وہ کہتا ہوا ان کے برابر میں بیٹھ گیا تھا جب کی بی جان کی دوسری سائیڈ حیا بیٹھی تھی....  
... بیٹا میں تو پریشان ہو گئی ہوں تم نے اتنی جلدی شادی رکھ دی ہے یہ سب اتنی جلدی کیسے ہو گا بی جان نے اسکو اپنی پریشانی بتائی تھی...  
www.kitabnagri.com

... بی جان آپ فکر کیوں کر رہی ہے سب کچھ آرام سے اور اچھے سے ہو گا ہم سب ہے نہ آپ بے وجہ کی فکر نہ کریں..... آذان انکو سمجھا رہا تھا...

.... تم ٹھیک کہہ رہے ہو بیٹا ویسے بھی اب میری حیا بیٹی ہے میرے پاس وہ سب کچھ سمجھا لے گی یہاں رہ کر بی جان نے اپنے پاس بیٹھی حیا کو محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا تھا.....

.... جب کی بی جان کی بات کا مطلب سمجھ کر حیا نے فوراً ہی اذان کی طرف دیکھا تھا...

.... اذان بھی اسی کی طرف دیکھ رہا تھا جیسے کہ رہا ہو میں نے کہا تھا نہ...

... بس میں نے سوچ لیا ہے حیا میرے پاس ہی رہے گی اب اور شادی کی ساری زمیرداری اسی کو دیکھنی ہے بی جان نے اپنا فیصلہ سنایا تھا....

.. دوسری طرف اذان اسکو اشارے سے نہ بول رہا تھا حیا پریشان ہو گئی تھی کی کیا کرے بی جان کو انکار کرنا اسکے لئے آسان نہیں تھا اور اذان کے غصے کا بھی اسکو ڈر تھا...

.... کیوں حیا میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ اب بی جان اسی سے مخاطب تھی اور وہ کیا کہہ سکتی تھی نظریں نیچے کر کے صرف گردن ہلا کر رہ گئی تھی کیونکہ جانتی تھی اذان اسی کو گھور رہا تھا  
.....



.....

اذان تم اس یہاں کیا کر رہے ہو اور صوفہ پر کیوں لیٹے ہو اپنے روم میں جاؤ وہاں آرام کرو...

.... حارث جو پکن میں پانی پینے جا رہا تھا اذان کو لاؤنج میں صوفہ پر لیٹا دیکھا تو اسکے پاس آکر بولا تھا....

.... کیونکہ آج کل وہ بہت بیزی رہنے لگا تھا اپنے ساتھ ساتھ آیت کی کمپنی کی بھی دیکھ بھال کر رہا تھا...

... اور سارا دن کام کی وجہ سے تھکن ہو جاتی ہوگی اس لئے وہ اسکے آرام کے خیال سے بھی بولا تھا....

.... مجھے نیند نہی آرہی تھی تو اس لئے میں یہاں آکر لیٹ گیا آذان اٹھتے ہوئے بولا تھا..

... اب وہ اسکو کیا بتاتا کی پچھلے چار دنوں سے وہ یہیں سو رہا تھا اسکو حیا کے بغیر اپنے روم میں نیند ہی نہی آتی تھی...

.... آج حیا کو وہاں پر گئے ہوئے چار دن ہو گئے تھے اور ان چار دنوں میں اس نے حیا کو دیکھنا تو دور اسکی اس سے بات بھی نہی ہوئی تھی وہ اتنا بیزی ہو گیا تھا کی وہ تھوڑا سا وقت نکال کر اس سے مل ہی آتا پر ایسا نہی ہوتا تھا...  
... جبکی حارث کے ایک دو چکر وہاں کے لگ چکے تھے....

... اور جب بھی فون کرتا تو وہ کسی کام میں بیزی ہوتی یا گھر پر موجود ہی نہی ہوتی تھی....

... اسکو کبھی کبھی تو بہت غصہ آتا تھا کی اس نے بی جان کو نہ کیوں نہی کی پر اس سے ہر بات کا حساب لے لیگا یہ سوچ کر وہ مسکرا دیتا تھا...

.... نیند نہ آنے کی وجہ حیا تو نہی ہے مجھے ایسا لگ رہا ہے کی تم حیا کی یاد میں ہی یہاں سوتے ہو.. حارث شرارت سے کہتا اسکے پاس آ بیٹھا تھا...

.... یہ سب تمہاری وجہ سے ہو رہا ہے شادی تمہاری ہے اور میری بیوی کو مجھ سے دور کر دیا گیا تھا آذان منہ بنا کر بولا....

.... کر لو برداشت ایک دو دن کی تو بات ہے پھر تو دیدار اے یار ہو ہی جائے گا.... حارث مسکرایا تھا...

.. اسکو یہ جان کر بہت خوشی ہوئی تھی کی اسکے اور حیا کے بیچ سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے اسنے خدا کا شکر ادا کیا تھا  
ورنہ اسکو حیا اور آذان کی بہت فکر رہتی تھی..

..... بس یہ ایک دو دن ہی ایک دو ہفتوں کی طرح لگ رہے ہے مجھے آذان بیچارہ سامنے بنا کر بولا تو اسکی شقل دیکھ  
کر حارث کی ہنسی چھوٹ گئی تھی...

... ہاں ہاں ہنس لو جب تمہارے ساتھ ہو گا نہ ایسا تب دیکھوں گا تمہاری حالت میں آذان اسکی ہنسی سے چیڑ گیا  
تھا..

..... ایسا مت بول یار تیری حالت میں دیکھ رہا ہوں میرا ایسا حال میں سوچ بھی نہیں سکتا حارث ڈرنے کی ایکٹنگ  
کرتے بولا....

... اس بار اسکی شقل دیکھ کر آذان کو بھی ہنسی آگئی تھی دونوں کافی دیر بیٹھے یوں ہی ہنستے رہے تھے.....

..... تم نے اس دلاور پر نظر رکھی ہوئی ہے نہ آذان نے کچھ یاد آنے پر حارث سے پوچھا تھا....

.... ہاں تم بے فکر رہو میرے آدمی اس پر ہر وقت نظر رکھے ہوئے ہے وہ اپنے خاص ملازم بشر کے ساتھ رہ رہا  
ہے اس پر پل پل نظر رہتی ہے انکی.... حارث نے اسکی بات کا جواب دیا اور سیدھا ہو کر بیٹھا تھا....

.... یاد رہے اس بار بھی اسکو کوئی شق نہیں ہونا چاہئے....

.. تم بے فکر ہو آذان اس بار بھی کوئی پروہلم نہیں ہوگی حارث نے اسکو یقین دلایا تھا....



.... حارث کی بات سن کر آذان کچھ مطمئن ہوا تھا وہ حارث اور اسکے کام پر پورا بھروسہ کرتا تھا اور اگر حارث نے بولا ہے تو اسکو اب کوئی فکر نہیں تھی

.....

.....

.....

یہ دیکھو حیا میں نے یہ سوٹ خاص بارات کے لئے بنوایا ہے...

.... بی جان نے اسکی طرف ایک سوٹ بڑھاتے ہوئے کہا تھا... وہ لوگ اس وقت بیٹھی کل بارات میں پہننے کا سوٹ سلیکٹ کر رہیں تھی جب بی جان اس سے مخاطب ہوئی تھی..

... بی جان جانتی تھی کی وہ شادی کی تیاریوں میں اتنی مصروف تھی کی اسنے خود کے لئے اب تک کچھ نہیں خریدا تھا... اس لئے اسکے لئے انہونے ہی سب تیاری کی تھی اسکا ہر فنکشن کا سوٹ تیار کروایا تھا....

.. بی جان یہ تو بہت ہی خوبصورت ہے آپکا بہت شکریہ بی جان سوٹ کو دیکھ کر حیا خوش ہوتے ہوئے بولی تھی...

... ہاں بی جان بہت خوبصورت ہے یہ تو پاس بیٹھی ردا بھی سوٹ کو دیکھ کر بولی تھی...

... میری بیٹی اتنی خوبصورت ہے تو اسکے لئے ہر چیز بھی خوبصورت ہونی چاہئے نہ بی جان نے محبت بھری نظروں سے اسکو دیکھتے ہوئے کہا تھا.....

... انکو آذان کی پسند پر فخر ہوا تھا جب سے وہ یہاں تھی اس نے سری زمرداری سمبھال رکھی تھی ردا کی ساری شوپنگ بھی اسی نے کی تھی ہر کام اسکی نگرانی میں ہو رہا تھا....

... اچھا ہوا آذان نے تمہیں یہاں چھوڑ دیا تم نے سب کام اتنے اچھے سے سمبھالا ہے کی مجھے تو فکر ہی نہیں ہے اب بی جان نے پھر سے اسکی تعریف کی تھی جسکی وہ واقعی میں حقدار بھی تھی....

... بی جان کے منہ سے اس آذان کا نام سن کر اسکی آنکھوں میں ایک دم سے اسکا چہرہ آگیا تھا....

... ایک ہفتہ ہو گیا تھا اسکو اس دشمن جاں کو دیکھ ہوئے.....

اس بچہ نہ وہ آیا تھا اور نہ ہی اسکی اس سے بات ہو پائی تھی کئی بار اسنے فون کرنے کے بارے میں سوچا تھا پر اسکی مصروفیت کا سوچ کر رک جاتی تھی...

... پر اسکا دل ہر وقت بچپن رہتا تھا تو وہ خود کو کام میں مصروف کر لیتی تھی...

... کل مایو کے فنکشن میں وہ اسکا بہت بے صبری سے انتظار کر رہی تھی پر اسکا انتظار تب ختم ہوا تھا جب حارث نے بتایا کی وہ میٹنگ کی وجہ سے شہر سے باہر گیا ہوا ہے اور بس بارات والے دن ہی اسکی واپسی ہوگی یہ سب سن کر حیا بہت ادا اس ہو گئی تھی پھر پورا فنکشن میں وہ بو جھی بو جھی ہی رہی تھی...

... جاؤ بیٹا یہ سب اپنے روم میں رکھ آؤ بی جان اسکو خاموش دیکھ کر بولی تھی...

... انکی بات سن کر حیا اپنے روم کی طرف چل دی تھی وہ لوگ اس وقت ردا کے روم میں ہی تھے اور ردا کا روم بھی اپر ہی تھا....

.... اس نے اپنے روم کا دروازہ کھولنے کے لئے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا اسکے روم کا دروازہ خد ہی کھلا اور اسکا بڑھا ہوا ہاتھ کسی نے پکڑ کر اسکو روم میں اسکو کھینچا تھا....

وہ بی جان کے دئے ہوئے کپڑے ہاتھ میں لئے اپنے روم میں جا رہی تھی اپنے روم کا دروازہ کھولنے کے لئے اس نے جیسے ہی ہاتھ بڑھایا تھا کی اسکے دروازے کھولنے سے پھلے ہی....

... روم کا دروازہ کھلا اور کسی نے اسکا بڑھا ہوا ہاتھ تھام کر اسکو اندر روم میں کھینچا تھا....

.... حیا جو اپنی ہی دھن میں چلتی ہوئی آرہی تھی اس طرح سے کرنے پر کھینچنے والے کے سینے سے جا لگی تھی....

... اور اسنے کچھ کہنے کے لئے جیسے ہی سر اٹھایا تو آذان کو دیکھ کر ایک پل کے لئے وہ خاموش ہو گئی تھی....

... آج اسکو اتنے دنوں بعد دیکھ کر حیا کو بہت خوشی ہوئی تھی وہ بس آذان کو دیکھے ہی جا رہی تھی اسکو اس بات کی پرواہ ہی نہی تھی کی وہ اس وقت آذان کی باہوں میں موجود ہے..

..... یہ ہی کچھ حال آذان کا تھا اسکو دیکھ کر آذان کو لگا کی آج اسکو سکون مل گیا ہوا تنے دن کی بے چینی ختم ہو گئی تھی اسکی....

..... آپ کب آئے.... حیا نے اپنے من میں آیا سوال پوچھا تھا کیونکہ بی جان نے تو خبر نہی دی تھی اسکو اسکے آنے کی....

..... میں بہت دیر کا آیا ہوا ہوں بی جان کو میں نے منع کیا تھا کی تمہیں نہ بتائیں اور پچھلے تین گھنٹوں سے یہاں روم میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں آذان نے اسکو تفصیل سے ساری بات بتائی تھی اور اسکو اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا....

..... اسکا جواب سن کر حیا بس اسکو خاموشی سے دیکھتی رہی تھی....

..... کیسی ہو... آذان نے حیا کے چہرے پر آئے بالوں کو پیچھے کیا اور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے پوچھ رہا تھا.....

..... میں ٹھیک ہوں اور آپ... حیا اسکی بات کا جواب دے کر اس سے دور ہوئی تھی اور نیچے بکھرے کپڑے اٹھا کر صوفہ پر ڈالے تھے...

... اسی دوران آذان روم کا دروازہ اچھی طرح لاک کر چکا تھا...

..... میں تو بالکل ٹھیک نہیں ہوں... اس لئے میں یہاں تمہارے پاس ٹھیک ہونے آیا ہوں.....

.. آذان پیچھے سے اسکو اپنی باہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا اور اسکی کان کی لٹو کو چوم لیا تھا...

.... حیا جو اپنے کپڑے صوفہ پر ڈال کر مڑنے ہی والی تھی آذان کی حرکت سے بوکھلا گئی تھی...

.... حیا تم نہیں جانتی یہ دن میں نے کیسے گزارے ہے ہر پل بس تمہاری یاد آتی تھی میں اڑ کر تمہارے پاس آنا

چاہتا تھا پر وقت ہی نہیں ملتا تھا آج اپنا کام وقت سے پہلے ختم کر کے میں سیدھا یہیں آیا ہوں تمہارے پاس....

... آذان اسکے کان میں اپنی بے چینی کی داستان سن رہا تھا.... اور حیاتو بس اسکے الفاظوں میں گم تھی اسکا کہا ایک ایک لفظ اسکے دل میں اتر رہا تھا.....

... تم کچھ نہیں بولو گی یہ دن کیسے گزرے تمہارے میرے بنا.. اب آذان نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر پیچھا تھا....

.... اسکی بات سن کر حیا کو سمجھ نہ آیا تھا کی کیا بولے کیا نہیں اسکی بھی تو حالت بالکل اسی کی طرح ہو رہی تھی اسکا دل بھی تو چاہ رہا تھا کی وہ بس اسکے سامنے آجائے....

.... کیا ہوا کچھ بولو گی نہی آذان اسکو خاموش دیکھ کر حیا کا چہرہ اپر کرتے ہوئے بولا تھا..

.... میں نے آپکو بھی اتنا ہی یاد کیا جتنا آپنے مجھے.. حیا شرم کر بولی تھی....

... اسکا جواب سن کر آذان کھل کر مسکرایا تھا اور جھک کر اسکی پیشانی کو چوما تھا....

..... اور محبت..... وہ بھی مجھ جتنی ہی کرتی ہو یا مجھ سے زیادہ آذان اب شرارت سے بولا تھا....

.... مجھے نہی پتا.... اس وقت حیا کی دھڑکنے بہت تیز ہو چکی تھی اسکو اپنی ٹانگوں پر کھڑے رہنا مشکل لگ رہا تھا....

..... کوئی بات نہی تم پتا کرنے میں جتنا چاہے وقت لے لو پر مجھے تو تم سے بہت محبت ہے...

.. اسکا اظہار میں بار بار کرنے کے لئے تیار ہوں اور کتنا ہے یہ میں آج بتا کر ہی رہوں گا.... آذان نے جواب دینے کے ساتھ ساتھ حیا کو اپنی باہوں میں اٹھایا تھا....

.... آذان یہ کیا کر رہے ہیں آپ پلزنچے اتارے مجھے... حیا اسکے ایسا کرنے سے اور زیادہ گھبرا گئی تھی...  
.... نہ نہ آج نہی آج تو تمہیں بتا کر ہی رہوں گا آج کوئی بھی بہانہ نہی چلنے والا ہے تمہارا... آذان اسکو بیڈ پر لے  
جاتے ہوئے بولا تھا....

.... آج حیا کو لگ رہا تھی فرار کی راہ مشقل ہے اسکی سمجھ نہی آرہا تھا کی کیا کرے...  
.... آذان شاید بی جان کو میری ضرورت ہوگی... حیا نے آخری کوشش کی تھی..  
... نہی آج بس مجھے تمہری ضرورت ہے اور کسی کو نہی آذان نے حیا کو بیڈ پر لیٹا کر اس پر جھکتے ہوئے بولا تھا....  
..... آج میں بس تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں تم میں کھونا چاہتا ہوں... آذان نے اتنا کہہ کر اسکی دونوں  
آنکھوں کو چوم لیا تھا...

.... جبکی حیا تو بس آنکھیں بند کئے اسکا لمس محسوس کر رہی تھی.. اب اسے کچھ بولنے کی ہمت نہی پچی تھی...  
اور آج بس تم میری سنوں گی صرف مجھے اور میری محبت کو محسوس کروگی اب آذان اسکے لبوں پر جھکا تھا اور  
بس پھر اس پر جھکتا ہی چلا گیا تھا....  
www.kitabnagri.com

... آج ان دونوں کے بیچ کوئی زبردستی نہی تھی ایک چیز جو تھی وہ تھی صرف محبت اور آج حیا کو اچھے سے معلوم  
ہو گیا تھا کی آذان اس سے کتنی شدید محبت کرتا ہے اور یہ جان کر حیا نے اپنا آپ آذان کو سونپ دیا تھا....

..

.....



.....

...

.....

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے اس نے گردن موڑ کر اپنے برابر دیکھا تو حیا وہاں موجود نہی تھی....

.... رات کا منظر یاد کر کے اسکے چہرے پر ایک خوبصورت مسکراہٹ آگئی تھی وہ حیا کے اظہار کے بعد ہی اپنے اور حیا کے درمیاں دوری کو مٹانا چاہتا تھا پر ایک تو اتنے دن بعد اسکو دیکھا اور پھر یہ سن کر کی وہ بھی اسکے لئے اتنی ہی بے چین تھی تو وہ خود پر قابو نہی رکھ پایا تھا اور پھر حیا نے بھی اپنا آپ خود سوپہ تھا اور یہ دیکھ کر اذان کو بہت خوشی ہوئی تھی اور پھر اسنے اپنے اور حیا کے بیچ سارے فاصلے ختم کر دئے تھے....

السلام علیکم

Kitab Nagri

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/ Page/ Social Media Writers .Official

Fb/ Pg/ Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

.... وہ اٹھا اور فریش ہو کر نیچے آیا تو گھر میں چہل پہل دیکھی تھی پر حیا اسکو کہیں نظر نہی آئی تھی...

... آج حارث کی بارات تھی تو کچھ دیر بعد وہ خود بھی کام میں بیزی ہو گیا تھا....

... پر اسکا دل بار بار حیا کو دیکھنے کے لئے کر رہا تھا لہذا سارا دن وہ اسکو کہیں نظر ہی نہی آئی تھی....

.. جبکی حیا سارا دن ردا کے پاس ہی تھی...

.... بارات کا فنکشن بہت ہی بڑے ہوٹل میں رکھا گیا تھا...

... اور پھر کچھ ہی دیر میں نکاح ہوا اور ردا حارث کے نام لکھ دی گئی تھی....

.... آذان کسی گیسٹ سے بات کرنے میں مصروف تھا جب اسکی نظر سامنے سے ردا کو لاتی حیا پر پڑی اور پھر

پلٹنے ہی بھول گئی تھی وہ اس وقت بی جان کے دئے ہوئے سوٹ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی.....

.. آذان بس ایک ٹک اسے دیکھے ہی جا رہا تھا ایک تو وہ آج پورا دن میں اسکو اب نظر آئی تھی اور اتنی خوبصورت لگ رہی تھی کی آذان کا دل کر رہا تھا کی اسکو یہاں سے لے کر کہیں ایسی جگہ چلا جائے جہاں صرف وہ اور حیا ہو اور کوئی نہی....

.... حیا نے ردا کو لے جا کر حارث کے پہلوں میں بیٹھیا تھا اور وہ ابھی مڑی ہی تھی کی اپنے سامنے آذان کو کھڑا پایا تھا....

... بہت خوبصورت لگ رہی ہو.... آذان اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہوا حارث کے پاس جا کر اسکو مبارک باد دینے لگا تھا جب کی حیا اسکی اتنی سی تعریف پر شرم سے لال ہو گئی تھی... وہ خود کو سمجھالیتی ہوئی وہاں سے ہٹی اور بی جان کے پاس جا کر بیٹھ گئی تھی... بہت خوبصورت لگ رہی ہے میری بیٹی کسی کی نظر نہ لگے..

... اسکے پاس آتے ہی بی جان نے اسکی نظر اتری تھی انکی بات پر حیا مسکرا دی تھی...

.... کتنے اچھے لگ رہے ہے نہ دونوں ایک ساتھ حیا نے بی جان سے کہا جو خود بھی سامنے دلہن بنی بیٹھی ردا کو دیکھ رہی تھی....

... ردا اس وقت دلہن بنی بہت ہی خوبصورت لگ رہی تھیں جب کی حارث بھی بہت اچھا لگ رہا تھا انکی جوڑی کو سبھی نے بہت پسند کیا تھا....

...ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو اللہؑ نظرے بد سے بچا یہ دونوں کو اور ہمیشہ ایسے ہی خوش رہیں بی جان انکی نظر اتارتی ہوئی بولی تھی...

...آمین حیانے بھی دل میں کہا تھا...

...آج سب لوگ بہت ہی خوش تھے ہر کسی کے چہرے سے اسکی خوشی کا اندازہ لگایا جاسکتا تھا....

...کیا ہوا ہے آیت تم یہاں اکیلی کیوں کھڑی ہو وہاں بی جان اور بھابھی کے پاس چلی جاؤ نہ....

...ازلان جو کافی دیر سے آیت کو اکیلے کھڑے دیکھ رہا تھا اب اسکے پاس آکر بولا..

...جی...ہاں..وہ...میں بس جاہی رہی تھی اسکی بات سنکر آیت کچھ گھبرا کر بولی تھی وہ اس وقت کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی....

...کیا ہوا تم کچھ پریشان سی لگ رہی ہو کوئی پراللم ہے کیا اسکا گھبرا یا ہوا چہرہ دیکھ کر ازلان فکر مندی سے بولا تھا....

...نہی نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ذرا تھکن ہو گئی ہے تھوڑی سی....

...آیت اب کچھ سمجھل کے بولی...

...اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو ازلان پھر سے بضد ہوا تھا...

...نہی کوئی پراللم نہیں ہے میں بی جان کے پاس جاتی ہوں آیت اسکے سوالوں سے بچتی اسکے پاس سے ہٹ گئی تھی....

جبکی از لان اسکے جواب سے مطمئن نہی ہوا تھا اسکو ایسا لگ رہا تھا کی آیت اس سے کچھ چھپا رہی

ہے

.....

.....

.....

رخصتی ہوئی اور وہ رخصت ہو کر واپس اسی گھر میں آگئی تھی بس فرک صرف اتنا تھا کی وہ اس وقت اپنے روم نہی.. حارث کے روم میں اسکی دلہن بنی بیٹھی تھی..... ابھی کچھ دیر پہلے ہی حیا اسکو حارث کے روم میں چھوڑ کر گئی تھی...



اور وہ بیٹھی حارث کا انتظار کر رہی تھی... اسنے نظریں اٹھا کر روم کو دیکھا جو بہت ہی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا.....

.. روم کو دیکھ کر اسکی گھبراہٹ میں اضافہ ہوا تھا آگے کے بارے میں سوچ کر ہی اسکی دھڑکنے ایک دم تیز ہوئی تھی....

... ابھی وہ اپنی دھڑکنوں پر قابو کر پائی تھی جب روم کا دروازہ کھلا تھا اور حارث روم میں داخل ہوا..

.. حارث دروازہ بند کر کے دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا ہوا اسکے پاس جا رہا تھا آج وہ بہت خوش تھا اسکو زندگی کی سب سے بڑی خوشی ملی تھی حارث کو لگ رہا تھا کی آج اسکی زندگی میں جو خالیپن ہے وہ اب ختم ہو چکا ہے .. جب ردانے ہاں کی تھی تو اسکو یقین ہی نہی آیا تھا پر یہ اسکی محبت ہی تھی جس میں رداکو ہاں ہی کرنی پڑی تھی کیونکہ اب وہ اس محبت کے سفر میں اکیلا نہی تھا....

.... جو جو حارث اسکے قریب آ رہا تھا رداکے دھڑکنے اور تیز ہوتی جا رہی تھی اسکی ہتھیلی پسینے سے بھیگ چکی تھی... شرم سے اسنے اپنی گردن مزید جھکا لی تھی...

... حارث روکا اور بالکل اسکے پاس اسکے سامنے آکر بیٹھ گیا تھا....

... السلام علیکم حارث نے اسکے جھکے سر کو دیکھ کر سلام کیا تھا جسکا جواب ردانے صرف گردن ہلا کر ہی دیا تھا... بہت خوبصورت لگ رہی ہو اسنے رداکے دنوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیا اور اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر کہا تھا یہ احساس ہی اسکے لئے کتنا خوبصورت تھا کی جس کو وہ اس قدر چاہتا ہے وہ آج اسکی دلہن بنی اسکے سامنے بیٹھی ہے....

www.kitabnagri.com

.... جبکی ردابس خاموش بیٹھی رہی تھی پر اسکی کانپتی پلکوں پر حارث کی نظر تھی....

.... تم نہی جانتی رداتمہاری ہاں سے مجھے کتنی بڑی خوشی ملی ہے میں اور تمہاری اس ہاں سے مجھے یہ بھی پتا چل گیا ہے کی محبت کے اس سفر میں تم بھی میرے ساتھ ہو...

.. ہونہ.... ابکی بار حارث نے رداکا چہرہ اپر کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا تھا اور اسکی آنکھوں میں اپنا عکس دیکھ کر حارث کو اسکا جواب مل گیا تھا پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتا تھا....



....ردانے شرم سے سر کو جھکا کر ہاں میں گردن ہلا دی تھی اور اسکے اس اقرار سے حارث اب دلوں جاں سے خوش ہوا تھا اسنے فورن ہی ردا کو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا....

....تم نہی جانتی ردا تمہارے اس اظہار نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے میں بہت خوش ہوں آج بہت زیادہ حارث اسکو اپنی باہوں میں لئے اپنی خوشی اسکو بتا رہا تھا...

...میں بھی بہت خوش ہوں حارث..... آپکے پیار نے مجھے جیت لیا ہے اور پتا نہی کب میں بھی آپکو چاہنے لگی مجھے بھی خبر نہی ہوئی... حارث سے الگ ہوتے ہوئے ردا نے اپنی محبت کا اقرار کیا تھا وہ اسکو اتنا چاہتا تھا تو اسکا بھی تو حق بنتا تھا نہ اس اظہار کا تو ردا نے بھی اس سے کچھ چھپانا نہی چاہا تھا...

....تم سچ کہ رہی ہو ردا حارث سے تو آج خوشی سمجھالی ہی نہی جارہی تھی ایک ساتھ جو اتنی خوشی مل رہی تھی اسکو...

...جی اس بار ردا صرف اتنا ہی کہ پائی تھی جب حارث اس پر جھکا تھا اور اسکی آنکھوں کو چوم لیا تھا....

کیا مجھے اجازت ہے... حارث نے بہت ہی محبت سے اسکی اجازت مانگی تھی جس پر ردا شرم کر اسکے سینے سے لگ گئی تھی.....

اور حارث اسکی اس ادا پر مسکراتے ہوئے اسکو اپنی باہوں میں لے لیا تھا .....

.....

.....

..

.....

بارات کی طرح ولیمہ کی تقریب اچھے

سے ہو گئی تھی....

..... ردا آج کل بھی خوبصورت لگ رہی تھی اور بہت خوش بھی..

... اسکے چہرے پر خوشی دیکھ کر بی جان مطمئن ہو گئی تھی ورنہ انکو ردا کی بہت فکر تھی....

.. فنکشن دیر تک چلا تھا سب دیر رات گھر لوٹے تھے حیا کل کی طرح آج بھی بہت بیزی رہی تھی ابھی وہ سب کچھ کام ختم کروا کر اپنے روم میں جا رہی تھی جب لاؤنج میں کسی کی موجودگی کا اسکو احساس ہوا تو وہ یہ دیکھنے کی کون ہے وہاں آئی تھی..

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.. آیت تم اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو آیت کو وہاں دیکھ کر وہ بولی..

.... آیت جو فون پر کسی سے بات کر رہی تھی اسکی آواز سن کر فون کاٹ کر اسکی طرف مڑی تھی...

.. کچھ نہیں وہ میرا فون رہ گیا تھا وہ ہی لینے آئی تھی وہ جلدی سے کہتی وہاں سے چلی گئی تھی جبکی حیا اسکو جاتا دیکھتی رہی تھی اسکو کچھ تو عجیب لگا تھا پھر اپنا وہم سمجھ کر وہ روم میں آئی تو آذان اسکو نظر نہیں آیا شاید واش روم میں ہو گا...

.... یہ سوچ کر وہ کپڑے چنچ کر کے لئے ڈریسنگ روم میں گئی اور ہلکا سا سوٹ پہن کر نکلی تھی ابھی وہ بیڈ کے پاس آ کر کھڑی ہی ہوئی تھی جب پیچھے سے آکر اذان نے اسکو اپنی باہوں میں بھر لیا تھا.....

.... مجھے اپنی بیوی سے بہت ساری شکایات ہے... اذان نے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی اور اسپر اپنی پکڑ سخت کی تھی....

.. کیسی شکایات... اسکی بات سمجھ کر حیا مسکرائی تھی وہ جانتی تھی اذان یوں کیوں کہ رہا ہے کل سے اب تک وہ اس سے بات بھی نہیں کر پایا تھا وہ کام میں اتنی بیزی تھی کی اسکو ٹائم نہیں ملا کل رات جب وہ کام سے فارغ ہو کر آئی۔ تو اذان سوچکا تھا اور آج بھی یہ ہی ہوا تھا....

.... بہت ساری ہے.... میری بیوی کل سے نہ میرے پاس آئی ہے.... نہ میرا خیال رکھا اور نہ میں نے کل سے اسکو اچھے سے دیکھا ہے پتا ہے کتنا بے چین رہا ہوں میں اذان نے کہنے کے ساتھ ہی اپنے لب اسکی گردن پر رکھ دئے تھے...

... آپ تو جانتے ہی ہے نہ کل میں کتنی مصروف تھی اور آج بھی تو بس وقت نہیں ملا مجھے.... حیا اسکی بڑھتی جساتوں سے گھبرا کر بولی اور اپنا آپ اس سے چھڑانے لگی تھی.....

.. غلطی تو تم سے ہوئی ہے اذان شاہ کو انگور کرنے کی اور اسکی سزہ بھی تمہیں ملے گی اذان نے اسکا رخ اپنی طرف کر کے اسکا چہرہ اپر کرتے ہوئے کہا تھا...

... کیسی سزا میں تو.... حیا اس سے پہلے کی کچھ کہتی اذان اس پر جھکا تھا اور اسکا باقی کا جملہ منہ میں ہی رہ گیا تھا..

.... حیا نے سختی سے اذان کی شرٹ کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیا تھا...

..کچھ پل بعد وہ اس سے دور ہوا تھا اور ان چند پلوں میں حیا کی حالت خراب ہو گئی تھی... اسکا چہرہ شرم سے سرخ ہو چکا تھا....

....کیا ہوا اتنی سی سزا سے ڈر گئی تم... آذان اسکے لال سرخ پڑتے چہرے کو دیکھ کر بولا تھا....

....بہت ہی بورے ہیں آپ حیا نے اسکے سینے پر مقہ مارتے ہوئے کہا تھا..

....ابھی تو تمہیں اور بتاؤں گا کی کتنا براہوں میں آذان نے کہا اور حیا کو اپنی باہوں میں اٹھالیا تھا...

...جبکی حیا نے شرم کر اسکے سینے میں اپنا چہرہ چھپالیا تھا

آذان بیٹا یہ بریانی لونا آج تمہاری بیوی نے خاص صرف تمہارے لئے بنائی ہے....

...وہ لوگ اس وقت بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جب بی جان اسکی طرف بریانی کی ڈیش کرتے ہوئے بولی تھی.....

...بی جان کی بات سنکر آذان نے محبت بھری نظروں سے حیا کی طرف دیکھا تھا جو بی جان کی بات سن کر شرم سے سر جھکا گئی تھی....

...آج اسنے آذان کے لئے بریانی بنائی تھی پر اسکو کہلاتے ہوئے اب شرم آرہی تھی کیونکہ آج اسنے پہلی بات آذان کے لئے کچھ بنایا تھا....

..بی جان نے اسکی شرم دیکھ کر خود آذان کو مخاطب کیا تھا ورنہ وہ تو کبھی کہتی ہی نہیں....

...کیا بات ہے بھابھی کبھی ہمیں بھی کچھ بنا کر کھلا دینا ہماری پسند کی کوئی چیز...

...ازلان شرارت سے حیا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا..

... اپنی پسند تو تم اپنی بیوی کو بتانا وہ بنا کر کھیلا دے گی تمہیں اذان ازلان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا...

... اب وہ پہلے سے خوش رہنے لگا تھا پہلے کی طرح سنجیدہ اور غصے میں بھی کم ہی رہتا تھا اور ازلان کی شرارتوں کا جواب مذاک میں دے دیتا تھا.... وہ بدل گیا تھا حیا کی محبت میں.....

... اسکا مطلب ہے بھائی آپکی بیوی صرف آپکے لئے ہی کھانا بنایا کرے گی... ازلان اسکی بات کا مطلب سمجھ کر منہ بنا کر بولا تھا....

.... ہاں یہ ہی سمجھ لو اسنے ازلان کی بات کا جواب دے کر سامنے بیٹھی حیا کو دیکھ کر آنکھ دبائی تھی....  
... سبکے سامنے آذان کی اس حرکت سے حیا نے شرما کر نظریں جھکا لی تھی... اسکو امید نہی تھی وہ سب کے سامنے بھی ایسی حرکت کر سکتا ہے...

.... پتا نہی وہ دن کب آئے گا جب کوئی صرف میرے لئے کھانا بنائے گی ازلان نے ٹھنڈی آہ بھرتے ہوئے کہا  
اور ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی آیت کو دیکھا وہ اپنا کھانا کھانے میں مصروف تھی ازلان کو تو ایسا ہی لگا تھا....  
... جبکی آیت اپنے اپر ازلان کی نظریں محسوس کر رہی تھی اپنی پریشانی میں وہ ازلان کی باتیں اور اسکی نظروں کو نظر انداز نہی کر سکتی تھی..

... پہلے تم اپنی بڑھائی پر اچھے سے دھیان دو وہ بعد میں سوچنا ان سب کے بارے میں اب کی بار خاموش بیٹھی بی  
جان بولی تھی اور انکی بات سنکر ازلان بس منہ بنا کر رہ گیا تھا اور اسکی شغل دیکھ کر سب لوگ مسکرا  
دئے ..

.....

.....

.....

کیا ہوا تھک گئی آج.... حارث نے ردا کے بالوں میں اپنا ہاتھ چلاتے ہوئے کہا تھا..

.. ردا اپنا سر حارث نے کندھے پر رکھ کر اس کے پہلو میں بیٹھی ہوئی تھی...

... وہ لوگ ابھی باہر سے ڈنر کر کے لوٹے تھے اور ان لوگوں کو بھیجنے والا اذان تھا کیونکہ جب اذان نے بولا تو حارث نے منا کر دیا تھا اسکو سب لوگوں کے ساتھ رہنا اچھا لگتا تھا...

... اذان تو چاہتا تھا کی وہ لوگ، سنٹیمن بر بھی جائے پر حارث اسکو اکیلا چھوڑنا نہیں چاہتا تھا اذان نے کئی بار اسکو سمجھنے کی کوشش کی پر اسکی نہ ہاں میں نہیں بدلی تھی...

www.kitabnagri.com

... ہاں تھوڑی سی تھکن ہو گئی ہے کیونکہ عادت نہیں ہے نہ لیٹ نائٹ گھومنے کی ردا نے آنکھیں بند کئے اسکی بات کا جواب دیا تھا وہ اسکی انگلیوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس کر رہی تھی ایک سکون سا تھا جو اسکو اپنے اندر تک اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا...

.... اسکی ساری تھکن مانوں ایکدم ختم سی ہو گئی تھی....



...ردا تم خوش ہونہ اس رشتے سے حارث نے آج پھر کتنی بار پوچھا گیا سوال اس سے پھر پوچھا تھا... وہ روز ہی اس سے یہ ہی سوال پوچھتا اور اسکا جواب سن کر ہی حارث کو سکون ملتا تھا..

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔  
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو  
ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

..... حارث کی بات سن کر ردا کے ہونٹھ مسکراے تھے اس نے اپنی آنکھیں کھول کے سراٹھا کر حارث  
کی طرف دیکھا جو اسی کو دیکھ رہا تھا.....

..... میں آپ کے ساتھ بہت زیادہ خوش ہوں حارث اسنے بہت پر زور دیتے ہوئے کہا تھا....

آپکو ہر بار یقین کیوں نہیں آتا ردانے بھی ہر بار کی طرح اپنا سوال دوہرایا تھا....

...مجھے تمہاری ہر بات پر یقین ہے رداس مجھے اس بات پر یقین نہیں آتا کی تم مجھے مل گئی ہو یہ سب مجھے ایک خواب کی طرح لگتا ہے جیسے میں آنکھیں کھولوں گا اور سب غائب ہو جائے گا... حارث نے ردا کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا....

...یہ سب سچ ہے حارث کوئی خواب نہیں ردانے حارث کے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں لیا تھا....

...اسکی بات سنکر حارث مسکرایا تھا..

...ردا ایک بات پوچھوں حارث نے اسکا سر پھر سے اپنے کندھے پر رکھتے ہوئے اس سے پوچھا تھا....

...جی پوچھے آپ مجھ سے کچھ بھی پوچھ سکتے ہیں آپکو اجازت لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے... ردا کے ہاتھوں میں حارث کا ہاتھ ابھی بھی موجود تھا....

.... تمہیں برا تو نہیں لگائیں نے آذان کو منا کر دیا کی ہم کہیں گھومنے نہیں جائے گے تم تو جانتی ہو نہ کی کیا وجہ ہے میری ناجانے کی.....

www.kitabnagri.com

... حارث نے ردا کو دلا اور سے لے کر آیت حیا کے بارے میں سب کچھ بتا دیا تھا اور ردا کو حیا کے بارے میں سن کر بہت دکھ ہوا تھا اسکے دل میں حیا کے لئے اور عزت بڑھ گئی تھی کی اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی اس نے آذان کو معاف کر دیا تھا وہ ہوتی تو شاید کبھی ایسا نہ کر پاتی....

.... نہی مجھے برا نہی بلکی یہ دیکھ کر بہت اچھا لگا کی آپ اور آذان ایک دوسرے کا کتنا خیال رکھتے ہو خود سے پہلے ایک دوسرے کے بارے میں سوچتے ہو ردانے دل سے یہ بات کی تھی وہ سمجھتی تھی حارث کے نہ جانے کی وجہ ہر سب کچھ جان کر وہ خود بھی نہی چاہتی تھی کی وہ لوگ کہیں جائے....

..... مطلب تمہیں خوشی ہے کی ہم لوگ کہیں نہیں گئے ہیں حارث نے اسکو تھوڑا غصے سے کہا تھا....

..... نہی میں نے ایسا کب کہا میں تو یہ کہ رہی تھی کی.... ردانے لوگ کی حارث اسکی بات کا غلط سمجھ گیا ہے اس لئے وہ جلدی سے گھبرا کر بولی تھی...

.... جبکی وہ اسکی مسکراہٹ نہی دیکھ سکی تھی....

... اچھا تو مطلب تم جانا چاہتی ہو میرے ساتھ اسنے ردانے کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا...

.. ردانے نظریں اٹھا کر حارث کی طرف دیکھا جو مسکراتے ہوئے اسی کو دیکھ رہا تھا حارث کی شرارت سمجھ کر ردانے بھی مسکرا دی اور ہاں میں گردن ہلا کر اسکے سینے پر سر رکھ لیا تو حارث نے بھی مسکراتے ہوئے اس پر اپنا گھیرا مزید تنگ کر لیا تھا

www.kitabnagri.com

.....

.....

..

.....

کیا چاہتے ہیں آپ.... بار بار مجھے فون کرنے کا کیا مطلب ہے....

.... آیت نے اس بار غصے میں اکر کہا تھا وہ اپنی آواز اونچی بھی نہیں کر سکتی تھی اسکو ڈر تھا کی کوئی سن نہ لے....

..... میں بس تم سے ایک بار ملنا چاہتا ہوں صرف ایک بار مل لو مجھ سے آکر....

.... دلاور نے ہمیشہ کی طرح اپنی بات دوہرائی تھی...

... اور میں بول چکی ہوں کی مجھے آپسے نہیں ملنا کوئی نہیں لگتے آپ میرے پیچھا چھوڑ دے میرے آیت اپنا غصہ

ضبط کر رہی تھی ورنہ تو اسکی آواز بھی نہیں سننا چاہتی تھی....

.... اور وہ گھر پر کسی کو بتا کر پریشان بھی نہیں کرنا چاہتی تھی ابھی تو سب لوگوں کے چہروں پر خوشیاں لوٹی ہیں....

... یہ تم اچھی طرح جانتی ہو کی تم کیا لگتی ہو میری سوتیلا ہی سہی پر باپ ہوں تمہارا اور جن لوگوں کے پاس م رح

رہی ہو نہ اصل میں تو وہ کچھ نہیں لگتے تمہارے...

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.... پر وہ آپ سے کئی گنا بہتر ہیں آپ نے جو کیا ہے میرے ساتھ اور جو کرنے والے تھے اسکے بعد سے تو آپ

باپ کہلانے کے لائق نہیں ہیں اس بار آیت کی آواز تیز ہوئی تھی....

.... پر تم اس حقیقت کو نہیں بدل سکتی آیت اور بس ایک بار مل لو آکر مجھ سے میں مانتا ہوں میں نے بہت غلط کیا

تمہارے ساتھ تمہاری ماں کے ساتھ بس اسی کی معافی مانگنا چاہتا ہوں دلاور اب اپنے مطلب کی بات پر آیا

تھا....

...مجھے نہیں ملنا آپسے یہ آخری بار کال کر رہے ہیں آپ اگر آئندہ کی تو اگلی بار میں آپ کی نہیں سنو گی....

...تم آؤ گی اور ضرور آؤ گی مجھے اس بات کا پورا یقین ہے میں تمہیں اڈریس سینڈ کر رہا ہوں اور وقت بھی دلا اور  
نے کہہ کر فون کاٹ دیا تھا جبکی آیت پریشانی میں روم سے ادھر سے ادھر ٹھل رہی تھی اسکی سمجھ نہیں ا رہا تھا کی  
وہ کیا کرے...

...وہ آذان اور حارث کو بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ان لوگوں نے اس کے لئے اتنا کچھ کیا ہے آج تک اور اب  
وہ اتنی چھوٹی باتوں کے لئے انکو مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی....

...اسکی سمجھ نہیں ا رہا تھا کی وہ کیا کرے... وہ کیوں اس سے ملنا چاہتا ہے اور ایک دم اسکو اپنی غلطی کا احساس ہو گیا  
ہے اسنے اتنا تو سوچ لیا تھا اب جو کرنا ہے اسی کو کرنا ہے وہ اب کسی پر بوجھ نہیں بننا چاہتی تھی



آپ اب تک جاگ رہے ہیں مجھے لگا تھا کی آپ سو گئے ہونگے....

...حیا جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تو آذان کو صوفہ پر بیٹھا دیکھ کر بولی جو لپ ٹاپ لئے بیٹھا تھا...

...تو تم میرے سونے کا انتظار کر رہی تھی اس لئے جان کر دیر سے آئی ہو..

... آذان لیپ ٹاپ بند کر کے اسکو سائیڈ پر رکھ کر حیا کے پاس آتے ہوئے بولا تھا...

... نہی ایسی بات نہی ہے وہ بی جان سے باتیں کرتے ہوئے وقت کا پتا ہی نہی چلا تو بس دیر ہو گئی اور مجھے لگا کی آپ اب تک سو گئے ہونگے تو بس اس لئے پوچھا تھا....

... حیا نے اسکو تفصیل سے اپنے لیٹ آنے کی وجہ بتائی تھی کیونکہ اسکا کوئی بھروسہ نہی تھا کی کب اسکو غصہ آ جائے اور ویسے بھی اسکا غصہ وہ ابھی تک بھولی نہی تھی.....

.... آذان کو اس وقت وہ کوئی مجرم لگی تھی جو نظریں نیچی کئے اپنا گناہ کا اعتراف کر رہی ہو اسکو اس طرح کھڑا دیکھ کر آذان کو اس ٹوٹ کر پیار آیا تھا اسنے مسکرا کر حیا کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....  
... میں نے کتنی بار بولا ہے کی مجھ سے مت ڈرا کرو بس پیار کیا کرو اتنا پیار کی میں خود کو بھی بھول جاؤں..  
.... آذان نے جھک کر اسکے گلابی رخساروں کو چوما تھا.....

.... حیا جو ابھی اسکے غصہ ہونے سے ڈر رہی تھی اب اسکی جسارتوں سے ایکدم سے بھو خلا گئی تھی....

... ویسے تم نے بریانی تو بہت اچھی بنائی تھی اور اسکے لئے تمہیں انام تو ضرور ملنا چاہئے آذان اتنا کہ کر جھکا اور حیا کو اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

.. نہی آذان مجھے نہی چاہئے کچھ آپ بس مجھے نیچے اتارے۔

... حیا جو اسکو جھکتا دیکھ کر اپنی آنکھیں بند کر گئی تھی خود کو اسکی باہوں میں محسوس کر کے آنکھیں کھول کر گھبرا کر بولی تھی اسکو۔



...پر مجھے تو دینا ہے آخر تم نے پہلی بار کچھ بنایا ہے میرے لئے اور اسکی تم حقدار بھی ہو آذان اسکو بیڈ پر بیٹھا کر بولا اور ڈریسنگ کی دراز سے کچھ نکال کر لایا تھا.....

.... حیا بس اسکو دیکھ رہی تھی جو ہاتھ میں ایک باکس لئے اسکے پاس آکر گھوٹنوں کے بل زمین پر بیٹھ گیا تھا...

.... تمہیں بہت شوق ہے نہ مجھ سے دور جانے کا تو اب ایسا کبھی نہیں ہو گا جب بھی تم مجھ سے دور جانے کی کوشش کرو گی یہ آواز کر کے مجھے بتا دیا کریں گی... اور میں تمہاری کوشش کو ناقام بنا دیا کروں گا..

... آذان اسکے پیروں میں پائل پہناتے ہوئے حیا کی طرف دیکھ کر بولا..

... اسکو اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھ کر حیا کی آنکھوں میں آگئے تھے اسنے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اس سے اس قدر محبت کرنے لگے گا..... کی اسکی ذرا سی دوری بھی وہ برداشت نہیں کر سکتا....

.... آپ مجھ سے اتنا پیار کرتے ہیں حیا بے یقینی سے اس سے پوچھ بیٹھی تھی....

... میں تمہیں چاہتا ہوں حیا اور کس قدر یہ تو میں بھی نہیں جانتا.... میں جب جب تمہارا چہرہ دیکھتا ہوں تب تب تم سے محبت بڑھتی ہے تمہیں نہ دیکھوں تو مجھے سکون نہیں ملتا.. آذان حیا کا ہاتھ تھام کر اسکو اپنے مقابل کھڑا کر کے اسکی آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا...

.... اور اس محبت کا اظہار میں بار بار بھی کروں میرے لئے کم ہے یہ بات الگ ہے کی تم نے اپنی محبت کا اظہار اب تک نہیں کیا پتا نہیں تم مجھ سے محبت کرتی بھی ہو یا نہیں.... مجھے تو لگتا ہے تم.... آذان نے اپنا جملہ ادھورا چھوڑا تھا....

... نہی آذان ایسا نہی نہی میں بھی آپسے بہت محبت کرتی ہوں وہ تو میں.... اذان کا مسکراتا چہرہ دیکھ کر حیا کی بات منہ میں ہی رہ گئی تھی اسکو اپنی جلد بازی پر جی بھر کر غصہ آیا تھا کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی اسنے جان کر ایسا بولا تھا...

... میں ٹھیک ہی کہتی ہوں بہت برے ہیں آپ حیا نے اسکے سینے پر مکہ مار کر اپنا چہرہ اسکے سینے میں چھپا لیا تھا....  
... اب بولونہ کیا بول رہی تھی اپنا جملہ مکمل کرو اذان اسکا چہرہ اپنے سامنے کر کے اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرا کے بولا....

... اسکی آنکھوں میں گزارش تھی جیسے آج وہ سچ میں اس سے سننا چاہتا ہو کی وہ اسکو کتنا چاہتی ہے..  
... بہت چاہتی ہوں میں آذان آپکو اتنا کی آپ سوچ بھی نہیں سکتے...

... جس طرح آپکو مجھے دیکھ کر سکون ملتا ہے اسی طرح آپکو دیکھ کر میرا دن شروع ہوتا ہے آپکے بنا میرا کوئی وجود نہی ہے.. وہ اسکی التجا کو رد نہی کر سکی تھی آج اسنے اپنی محبت کا اعتراف کر ہی دیا تھا....

... اسکے کہے ایک ایک لفظ سے آذان کو اپنے اندر سکون اترتا ہوا محسوس ہو رہا تھا... وہ پہلے سے جانتا تھا وہ بھی اس سے اتنی ہی محبت کرتی ہے بس وہ اسکے اظہار کے انتظار میں تھا جو آج ختم ہوا تھا...

... اسکا اظہار سننے کے بعد آذان مسکرایا تھا اور اسکو اپنی باہوں میں سختی سے بھیج لیا تھا اور حیا نے بھی پر سکون ہو کر اپنی آنکھیں بند کر لی تھی

اب آپ آگے کیا کرنے والے ہیں خان...

.... بشر دلاور کی طرف دیکھ کر بولا تھا جو ہاتھ میں فون لئے کھڑا مسکرا رہا تھا.....

.... اسکی یہ شیطانی مسکراہٹ آج بشر نے بہت دن بعد دیکھی تھی اور وہ جانتا تھا کی اسکے خان کے دماغ میں کچھ تو غلط چل رہا ہے.....

... بس تم دیکھتے جاؤ بشر کی کیسے میں سب کچھ دوبارہ حاصل کر لوں گا جو سب کچھ میں کھو چکا ہوں وہ اب پھر سے دوبارہ میرے پاس ہو گا....

.... دلاور بولے جا رہا تھا اور بشر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا اسنے جیسا سوچا تھا وہ ہی دلاور خان بول رہا تھا اس بات کی پرواہ کئے بغیر کی اسکا اس بار کیا انجام ہونے والا ہے...

.... خان آپ کچھ نہ کریں پچھلی بار تو آپ بچ گئے تھے کیونکہ آیت بی بی نے پولیس کو کوئی خبر نہیں کی تھی آپ میری مانے تو کچھ دن صبر سے گزار لیں پھر اسکے بعد دیکھتے ہیں کی کیا کرنا ہے بشر اسکو سمجھاتے ہوئے بول رہا تھا اور وہ اپنی جگہ بالکل سہی کہ رہا تھا....

.... نہیں بشر میں کچھ دن صبر نہیں کر سکتا ہوں وہ سب میرا ہے میں نے اس بزنس کو اتنا بڑا کیا اور میں اس طرح آسانی سے کسی اور کے ہاتھ نہیں لگنے دوں گا دلاور خان غصے سے داہڑا تھا....

.... اسکی داہڑ سن کر اک پل کے لئے بشر بھی ڈر گیا تھا...

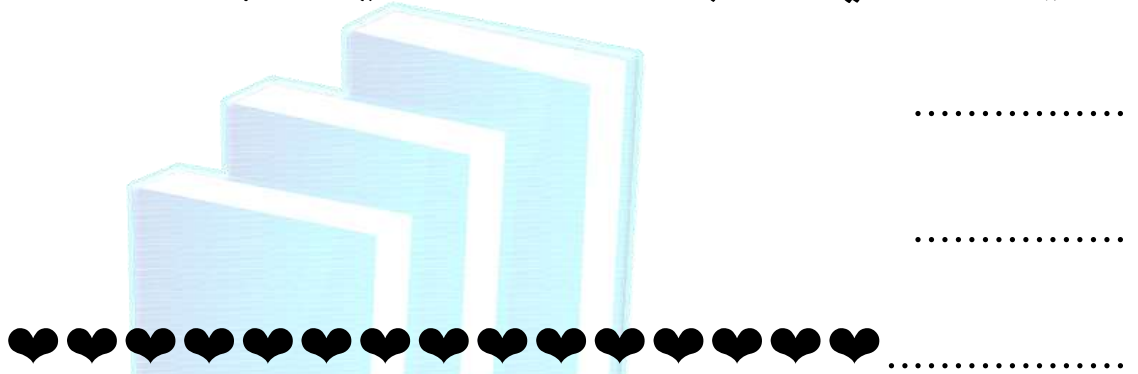
... خان آپ کو یقین ہے کی وہ آئے گی.....

... بشر نے اس بار کچھ ڈرتے ہوئے اس سے پوچھا تھا جو غصے میں ادھر ادھر ٹہل رہا تھا...

.... بشر کی بات سن کر غصے میں بھی دلاور کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی....

... وہ آئے گی ضرور آئے گی کیونکہ وہ بھی اپنی ماں کی طرح ہی بے وقوف اسی کی طرح لوگوں پر جلدی بھروسہ کرنے والی دلاور نے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سگریٹ کا ایک گہرا کش لیا تھا....

.... اب بس اسکو کل کا انتظار تھا اسنے سوچ لیا تھا اسکو آگے کیا کرنا ہے اور آذان شاہ سے کیسے بدلہ لے نہ ہے پر کل کیا ہونے والا تھا یہ کوئی نہیں جانتا تھا اسکی جیت ہونی تھی یا پھر سے ہار



تم اتنی جلدی میں کہاں جا رہی ہو جو تمہیں سامنے سے آتا اتنا بڑا وجود بھی نہیں نظر آیا....

... آیت جو جلدی جلدی میں اپنے فون کو دیکھتی مین گیٹ کی طرف جا رہی تھی سامنے سے آتے از لان کو دیکھ نہیں سکی تھی جسکا انجام یہ ہوا کی وہ از لان سے بری طرح ٹکرا گئی تھی....

.... سوری وہ میں نے آپکو دیکھا نہیں دراصل میرا دھیان کہیں اور تھا....

... آیت اس سے جلدی جلدی معذرت کرتی سائیڈ سے نکلنے لگی تھی...

... جا کہاں رہی ہو تم ویسے اتنی جلدی میں... از لان نے اسکو اپنے سائیڈ سے نکلتا ہوا دیکھا تو اسکی کلائی تھام کر اسکو پھر سے اپنے سامنے کھڑا کر کے بولا....

..... ایک بہت ضروری کام ہے میں کچھ دیر میں واپس آ جاؤں گی وہ اسکی گرفت میں موجود اپنی کلائی چھوڑا کر بولی تھی...

.... کوئی اور وقت ہوتا تو وہ از لان کی اس حرقت سے تھوڑی گھبرا جاتی کیونکہ آج تک از لان نے اس طرح سے اسکا ہاتھ نہی تھاما تھا....

... یقین اس وقت وہ اپنی پریشانی میں اس بات کو محسوس ہی نہی کر پائی تھی...

.... مجھے بتاؤ کہاں جانا ہے تمہیں میں لے کر چلتا ہوں تمہیں آج ڈرائیور بھی نہی ہے اکیلی کیسے جاؤ گی تم از لان تھوڑا فکر مندی سے بولا تھا....

... نہی نہی میں خود چلی جاؤں گی مجھے ویسے بھی زیادہ دور نہی جانا ہے آیت اپنے قدم بڑھاتے ہوئے بولی تھی جبکی اسکی جلد بازی سے از لان کو کچھ گڑبڑ کا احساس ہوا تھا ورنہ وہ کبھی ایسا برتاؤ نہی کرتی تھی.....

.... تم رو کو ذرا میں بس ابھی کار نکال کر لاتا ہوں از لان اسکی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے بولا اور اپنی کار کی طرف بڑھا تھا وہ اسکا پریشان چہرہ دیکھ کر خود بھی پریشان ہو گیا تھا.....

... میں نے کہا نہ میں خود چلی جاؤں گی مجھے کسی کی کوئی مدد کی ضرورت نہی ہے اور کتنی بار بولوں میں آیت اس بار سختی سے بولی اور بنا اسکی طرف دیکھ گیٹ پار کر گئی تھی...

.... جبکی از لان تو بس حیران پریشان سا کھڑا اسکے الفاظ اور اسکے برتاؤ پر غور کرتا رہ گیا تھا اب اسکو پورا یقین ہو گیا تھا کی کچھ تو غلط ہوا ہے آیت کے ساتھ پر کیا ایک یہ سوال وہ وہاں کھڑا سوچ رہا تھا



اگر تم میری زندگی میں نہ آتی حیاتو میری زندگی بے رنگ ہی رہتی اگر تم نہ ہوتی تو آج بھی میں وہ پہلے والا آذان ہی رہتا..... جو ہر احساس کو بھول چکا تھا.... تم نے میری زندگی میں آکر میری بے رونق زندگی میں خوشیاں بھر دی ہیں...

وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھا اپنے ہاتھ میں موجود فوٹو فریم کو دیکھ کر بول رہا تھا....

.. یہ فوٹو اسکی اور حیا کی حارث کے نکاح کے وقت کی تھی اس میں وہ دونوں ساتھ بیٹھے کتنے اچھے اور مکمل لگ لگ رہے تھے یہ اسکے دل نے بھی کہا تھا...

... وہ بہت خوش رہنے لگا تھا ہر چیز اسکو اب خوبصورت لگنے لگی تھی حیا کے ساتھ نے اسکے پیار نے اسکو پوری طرح بدل کر رکھا دیا تھا اور نہ تو وہ ہنسنا بھی بھول چکا تھا... اور اگر آج حیا اسکی زندگی میں نہ آتی تو اور اس سوچ پر آکر وہ رک جاتا تھا.....

... وہ اپنی انہی سوچوں میں گم تھا جب اسکا فون بجا تھا سکرین پر حیا کا نام دیکھ کر اسکی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی تھی....

..... میری محبت میں کتنی شدت ہے کی میں بالکل ابھی تمہیں ہی یاد کر رہا تھا اور تمہارا فون بھی آگیا.....



.... وہ اپنا سر سیٹ کی بیک سے ٹیکا کر فوٹو فریم کو ایک سائیڈ پر رکھ کر اسکی کال ریسیو کرتے ہوئے بولا تھا....

.... آذان وہ میں حیا اسکی بات کے جواب میں بس اتنا ہی بول پائی تھی...

... ہاں بولو آذان کی جان میں سن رہا ہوں آذان اپنے لہجے میں محبت سمیٹ کر بولا...

... آذان وہ آیت گھر پر نہیں ہے میں نے ہر جگہ تلاش کر لیا اسکو رداسے پوچھ لیا پر وہ مجھے گھر پر کہیں نہیں ملی ہے.... حیا ایک سانس میں بس بولتی چلی گئی تھی..

.... تو اسے اتنا پریشان ہونے والی کیا بات ہے جان کسی کام سے باہر گئی ہوگی تم فون کر کے پتا کر لو نہ آذان اسکو سمجھتے ہوئے بولا....

... آذان یہ ہی تو پریشانی والی بات ہے اسکا فون بند جا رہا ہے مجھے کچھ عجیب لگ رہا ہے آذان آیت نے کبھی ایسا نہیں کیا ہے وہ بننا بتائے کہیں نہیں گئی اور اسکا فون بھی بند نہیں ملتا ہے.... حیا کی اس بار آواز میں پریشانی تھی جسکو آذان اچھے سے محسوس کر سکتا تھا...

... تم پریشان مت ہو میں از لان کو کال کرتا ہوں اور ہاں حیا تم بی جان کے سامنے کچھ ذکر مت کرنا وہ پریشان ہو جائیں گی وہ ابھی اسکو سمجھا ہی رہا تھا جب اسکے روم میں حارث داخل ہوا تھا اسکے چہرے پر بھی پریشانی وہ دیکھ سکتا تھا....

.... اچھا حیا سنو میں بعد میں کال کرتا ہوں اور جو میں نے کہا ہے وہ یاد رکھنا وہ حیا کو ہدایت دیتا فون کٹ کر چکا تھا اب وہ سامنے کھڑے حارث کی طرف دیکھا جو اس کی بات ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

... اور حارث نے جو اسکو بتایا اس سب کو سن کر آذان کا غصے سے برا حال ہول گیا تھا۔۔۔ وہ غصے میں اپنی چیئر سے کھڑا ہوا تھا...

... آذان تم اکیلے نہی جاؤ گے میں بھی چل رہا ہوں تمہارے ساتھ حارث اس کے غصے سے لال چہرے کو دیکھ کر بولا تھا.... وہ اچھے سے جانتا تھا آذان غصہ میں کسی چیز کی پرواہ نہی کرتا تھا ہر ایسے میں اس کے ساتھ اسکا ہونا ضروری تھا.....

.... نہی حارث تم یہیں رہو میں نے جو کہا ہے بس جلد سے جلد وہ کرو اور مجھے اس جگہ کا ایڈریس دو آذان اسکو روکتے ہوئے بولا تھا...

... نہی آذان تمہارا وہاں اکیلے جانا ٹھیک نہی ہے تم سمجھتے کیوں نہی ہو حارث اس کے وہاں اکیلے جانے پر راضی نہی تھا....

... حارث اب میں کچھ نہی سننا چاہتا ہوں وہ کرو جو میں بول رہا ہوں آذان نے اس سے کہا اور اپنے روم سے نکل گیا تھا جبکی حارث نے اپنے دوست کی خیریت کی لئے دعا مانگی تھی..

www.kitabnagri.com

.....

.....

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥...

.....

میرا بہت دل گہرا رہا ہے ردا میں ایسے نہیں بیٹھ سکتی مجھے جانے دو تم حیا نے ردا کی طرف دیکھتے ہوئے بولا....

.... حیا ڈر تو ہمیں بھی لگ رہا ہے ہمیں بھی آذان اور آیت کی بہت فکر ہے مگر تم خود ہی سوچو کی تم وہاں جا کر کیا کرو گی ردا اسکو سمجھاتی ہوئی بولی تھی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر پھر سے اسکو صوفہ پر بیٹھایا تھا....

... ہاں بھابھی ردا بالکل ٹھیک کہہ رہی ہے ویسے بھی ہم کچھ نہیں کڑ سکتے ہیں حارث نے سختی سے مجھے منا کیا ہے کی آپ لوگوں کو کہیں نہ جانے دوں تو بہتر ہے ہم یہاں بیٹھا کر بس دعا کر سکتے ہیں کی اللہ بھائی اور آیت کی حفاظت کرے ورنہ آپ تو جنتی ہی ہیں آپ سے پہلے میں وہاں موجود ہوتا... پر مجھے پورا یقین ہے کی وہ میرے بھائی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہے از لان پورے یقین سے بولا تھا....

... از لان بھی اسکو سمجھا رہا تھا جو دونوں میں سے کسی کی سننے کو تیار ہی نہیں تھی....

... جب سے حارث نے ان لوگوں کا آیت کا دلا اور کے پاس جانے کا بتایا اور پھر یہ بھی کی آذان بھی وہاں جا چکا ہے تو یہ سن کر وہ تینوں اس وقت سخت پریشان تھے...

www.kitabnagri.com

... ویسے بھی اب کوئی راز باقی نہیں رہا تھا ان لوگوں کے بیچ از لان تو پہلے سے ہی سب کچھ جانتا تھا اور اب ردا سے بھی یہ بات راز نہیں رہی تھی... ردا اور از لان نے حیا کو بتا دیا تھا کی وہ دونوں سب کچھ جانتے ہیں بس ایک بی جان تھی جو اس راز سے محروم تھی اور ان لوگوں کا کوئی ارادہ بھی نہیں تھا انکو بتانے کا.....

.... تم دونوں نہیں جانتے ہو وہ کتنا خطرناک شخص ہے پلزمجھے آذان کے پاس جانے دو میں یہاں ایسی ہی نہیں بیٹھ سکتی مجھے انکے پاس جانا ہے....

... حیا اب روتے ہوئے بولی تھی اسکا بس نبی چل رہا تھا کی وہ پل میں آذان کے پاس پھوچ جاتی اسکا دل بری طرح گھبرا رہا تھا.....

... از لان بلکل ٹھیک کہ رہا ہے وہ آذان کا کچھ نبی بگاڑ سکتا.. حیات تم پلزا ایسا مت کرو سب ٹھیک ہو گا آذان اکیلے نبی ہے حارث بھی تو ہیں انکے ساتھ بس تم دعا کرو کی وہ لوگ آیت کو لیکر ہی واپس آئے ردا اسکو اپنے گلے سے لگاتے ہوئے بولی تھی وہ خود بھی بہت پریشان تھی.....

.... میری سمجھ نبی آرہا ہے آیت آخر گئی ہی کیوں ہے اسکے پاس.. وہ ہمیں بھی تو کچھ بتا سکتی تھی... از لان کو آیت پر بھی اس وقت بہت غصہ آرہا تھا وہ بنا بتائے کیوں گئی اور وہ بھی جھوٹ بول کر....

.... دلاور نے ہی کچھ کہا ہو گا اسکو اور وہ ہم لوگوں کو مزید پریشان نبی کرنا چاہتی تھی تم نے دیکھا نبی کچھ دنوں سے وہ کتنا چپ رہنے لگی تھی کچھ یاد آنے پر ردا بولی تھی جبکی حیا بھی اسکی بات سے متفق ہوئی تھی اسکو بھی وہ الجھی الجھی سی لگی تھی....

... از لان بھی ردا کی بات سن کر چپ ہو گیا تھا اسکی نظروں کے سامنے کچھ دیر پہلے والا منظر گھوم گیا تھا کاش وہ اسکو صبح روک لیتا تو اب وہ لوگ اس وقت اس حال میں نہ ہوتے.....



.....

وہ دلاور کے بتائے ہوئے پتا پر پھونچ رہی تھی...

وہ ایک گھر کے اندر داخل ہوئی تھی یہ ایک سنسان سی جگہ تھی....

... تو آخر تم آہی گئی مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گی.....

.... دلاور خان آیت کو سامنے سے آتا ہوا دیکھ کر بولا تھا اور ایک شاتر مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر تھی....

... جبکی اسکی بات سن کر آیت کو بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تھا.... پر اب تو وہ آگئی تھی اور اسکو یہ بھی جاننا تھا کی اسنے اسے یہاں کیوں بلایا ہے..

... تم بھی اپنی ماں کی طرح ہی نکلی جس طرح وہ میری باتوں میں آسانی سے آگئی تھی آج اسی طرح تم بھی میری باتوں میں آگئی....

Kitab Nagri

.... دلاور خان شیطانی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجا کر بول رہا تھا....

www.kitabnagri.com

.... جبکی اسکی بات سن کر آیت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا کی وہ کیسے بھول گئی تھی یہ شخص کبھی نہیں بدل

سکتا ہے.... اسکو اپنی بے وکونی پر جی بھر کر غصہ آ رہا تھا... اس نے یہ کیسے سوچ لیا تھا کی اسنے اس سے معافی مانگنے کے لئے یہاں بلایا ہے....

..... تمہیں کیا لگا میں نے تمہیں یہاں مافی مانگنے کے لئے بلایا ہے....

.. دلاور خان ایک جھٹکے میں اس کے پاس آ کر اسکو بالوں سے پکڑ کر بولا تھا....

ایسا کرنے سے آیت کی چیخ نکل گئی اور اسکی آنکھوں میں آنسو آگئے.....

...نہ نہ ابھی نہیں ان آنسو کو ابھی برباد مت کرو کیوں کی انکی تمہیں باد میں بہت ضرورت پڑے گی....

..... دلاور نے اسکو ایک جھٹکے سے چھوڑا....

دیکھو مجھے جانے دو.... ورنہ تمہارے لئے اچھا نہیں ہوگا.... آیت نے روتے ہوئے دلاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا....

.... چلو ٹھیک ہے میں تمہیں جانے دوں گا لیکن...

... دلاور خان سامنے سوف پر بیٹھتے ہوئے بولا....

.... آیت اسکی بات سن کر ایک پل کو خوش ہی تھی.....

یقین کیا....

.... آیت نے ڈرتے ڈرتے پوچھا تھا کچھ تو وہ سمجھ رہی تھی پر پھر بھی وہ اسکے منہ سے سننا چاہتی تھی....

www.kitabnagri.com

... یقین بدلے میں تمہیں اپنا سب کچھ اپنی ساری دولت میرے نام کرنی ہوگی بولو منظور ہے....

.... اگر نہیں ہے تب بھی میں تم سے سب کچھ چھین لوں گا.... دلاور نے آیت کو وارن کرتے ہوئے بشر کو پیپر

لانے کا اشارہ کیا....

.. جبکی اسکی بات سن کر آیت کا شک یقین میں بدل گیا تھا کی دلاور صرف اس سے اسکی سری دولت لینا چاہتا تھا

.... اسکو رہ کر اب بہت رونا آ رہا تھا اور وہ بہت پچھتا بھی رہی تھی کیوں وہ اسکی باتوں میں آگئی تھی....



.. نہیں وہ میری ماں کی دولت اور میں اپنی ماں کے قتل کو یہ سب واپس نہیں دوں گی میں یہ سب اس شخص کو  
کبھی نہیں دوں گی کبھی نہیں.....

.... میں ایسا کبھی نہیں کروں گی سمجھ تم.... آیت نے غصے سے کہا.....

تم کیا تمہارے تو اچھے بھی ان پیپر پر سائن کریں گے اگر اپنی خیر چاہتی ہو تو شرافت سے کر دو ورنہ مجھے زبردستی  
بھی کرنی آتی ہے....

..... دلاور نے دھاڑتے ہوئے کہا..

..... اتنے میں بشر بھی پیپر لیکر وہاں گیا تھا.....

چل چپ چاپ سائن کر ورنہ تو مجھے بہت اچھی طرح جانتی ہی ہے...

... دلاور نے گن اس کے سر پر رکھتے ہوئے شیطانی مسکراہٹ سے کہا.....

.... جبکی آیت اس کے ہاتھ میں گن دیکھ کر ایک دم سے گھبرا گئی تھی.... اسکی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے...

www.kitabnagri.com

نہیں آیت تم سائن نہیں کروں گی....

..... آیت جو دلاور سے ڈر کر پیپر پر سائن کرنے ہی والی تھی جانی پہچانی آواز سن کر آیت کے ساتھ ساتھ دلاور  
اور بشر نے بھی آنے والے کی طرف دیکھا تھا.....

آیت تم سائن نہیں کروں گی.... آیت جو روتے ہوئے پیپر پر سائن کرنے ہی والی تھی ایک جانی

پہچانی آواز سن کر اسکا چلتا ہوا ہاتھ ایک دم سے رکنا تھا اسنے نظریں اٹھا سامنے دیکھا....

.. سامنے آذان کو کھڑا دیکھ کر اسکا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا...

... جبھی دلاور اور بشر نے بھی چونک کر سامنے دیکھا تھا... اور آذان کو یہاں دیکھ کر دلاور کا خون کھول اٹھا تھا....

.. تم یہاں کیا کر رہے ہو... دلاور خان غصے سے آذان کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا اسکو آذان کو یہاں دیکھ کر حیرانی ہوئی تھی.....

.... مجھے یہاں دیکھ کر تمہیں حیرانی ہوئی ہے نہ تو زیادہ حیران مت ہو مجھے تمہاری پل پل کی خبر تھی..  
... آذان اسکا غصہ مزید بڑھاتے ہوئے بولا تھا...

.... چلو اب تم نے میرا کام آسان کر ڈی ہے یہاں آکر اب میرے دو کام ایک ساتھ ہو جائے گے تجھ سے اپنا بدلہ بھی لے لوں گا اور اپنی ساری دولت بھی حاصل کر لوں گا....

... دلاور نے شیطانی مسکراہٹ چہرے پر سمجھتے ہوئے بشر کو اشارہ کیا تھا...

.... بشر اسکا اشارہ سمجھتے ہی ازان کہ طرف بڑھا تھا پر آذان نے ایک ہی جھٹکے میں اسکو خود سے دور کر کے...

لگاتار تین چار پنچ اسکے منہ پر مارے تھے جس سے بشر بلبلا اٹھا اور درد سے تڑپتا ہوا زمین پر ڈھیر ہو گیا تھا....

..... خبردار آگے مت بڑھنا ورنہ تمہیں بعد میں پچھتاوا ہو گا کی اسکی موت کی وجہ تم تھے..

... دلاور نے آذان کو اپنے قریب بڑھتا ہوا دیکھا تو اسنے ایک جھٹکے سے آیت کا بازو تھام کر اسکو پکڑا اور اسکے سر پر گن تان کر بولا تھا....

.... دلاور کی اس حرقت سے آذان کے اسکی طرف بڑھتے قدم رک گئے تھے..

... دیکھو تمہاری دشمنی مجھ سے ہے تو آیت کو چھوڑ دو تم.. آذان آیت کو اسکی پکڑ میں مچلتا ہوا دیکھ کر تھوڑے آرام سے بولا تھا کیونکہ وہ دلاور کے نشانے پر تھی اسکو آیت کی جان کی فکر ہوئی تھی....

... میری تو تم دونوں سے ہی دشمنی ہے اور آج میں ایک ساتھ اپنے دونوں دشمنوں سے بدلہ لے لوں گا تم دونوں نے ملکر مجھے برباد کیا تھا نہ آج اپنی سزا کے لئے بھی تیار ہو جاؤ.....

... تو جلدی سے اس پیپر پر سائن کرو ورنہ تیری وجہ سے یہ مر جائے گا....

.... اب کی بار دلاور نے آیت کو

اپنی پکڑ سے آزاد کیا اور گن آذان کی طرف کرتے ہوئے آیت کو کہا تھا....

.... نہی آیت تم سائن نہی کرو گی ویسے بھی یہ ہمارا کچھ نہی بگاڑ سکتا ہے.... آذان غصے سے بولا اور آیت کو منع

کیا جو دلاور کی دھمکی سن کر سائن کرنے کے لئے جھکی تھی...  
www.kitabnagri.com

..... شاید تجھے اپنی زندگی عزیز نہی ہے موت تیرے سر پر ہے اور پھر بھی تو اسکو منا کر رہا ہے.... دلاور ایک

دو قدم چلتا اسکے پاس آتے ہوئے بولا تھا اسنے گن ابھی بھی آذان پر تان رکھی تھی....

... ہاں تجھ جیسے لوگوں کو ہرانے کے لئے مجھے اپنی زندگی کی کوئی فکر نہی ہے... ازان بے خوفی سے اسکی

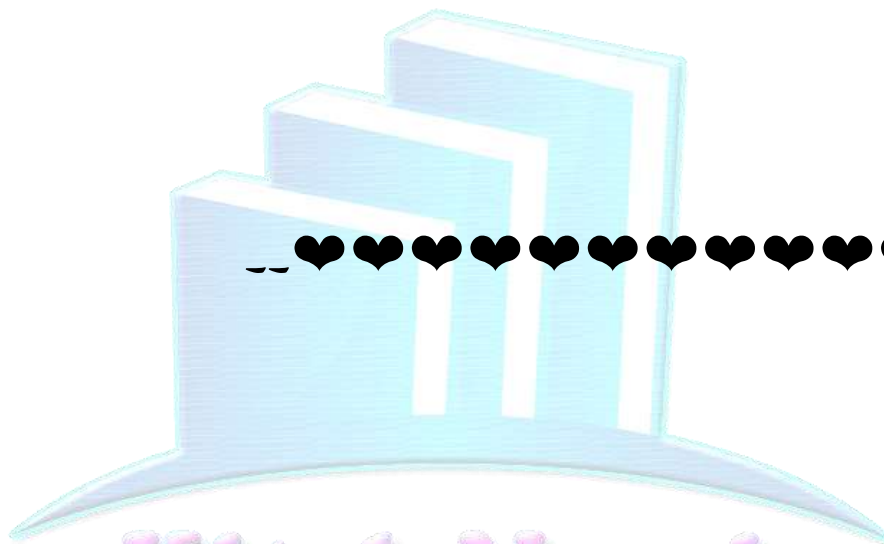
آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا....

... بابا بابا..... دلاور کا کہنا فضا میں گونجا تھا....

..... جبکی آیت بس ڈری سہمی سے کھڑی آذان کو اسکے نشانے پر دیکھ رہی تھی....

.... اگر تجھے اپنی زندگی پیاری نہی ہے تو ٹھیک ہے پھر پہلے تیری ہی جان لے لیتا ہوں ویسے بھی دوسرا کام آرام سے کر سکتا ہوں دلاور نے کہتے کے ساتھ ہی ٹریگر پر دباؤ ڈالا تھا....

..... آذان..... گولی کی آواز کے ساتھ ساتھ فضہ میں آیت کی چیخ کی آواز بھی گونجی تھی



۵ سال بعد---

ردا تم یہاں بیٹھی ہو اور وہاں تمہارے بیٹے نے رورو کر بیچارے حارث بھائی کی حالت خراب کر

www.kitabnagri.com

رکھی ہے....

.... حیا از لان کے روم میں داخل ہوتے ہی ردا کو اسکے چار سالہ بیٹے حدید کے بارے میں بتاتے ہوئے ہنس پڑی تھی....

..... اففف یہ حدید بھی نہ مجھے تھوڑی دیر کے لئے بھی آرام سے کہیں بیٹھنے نہی دیتا ہے....

... ردا جو دلہن بنی آیت کے پاس بیٹھی تھی حیا کی بات سنکر جھنجھولا کر بیڈ سے اٹھتے ہوئے بولی تھی...

.... جاؤ تم نیچے جا کر اسے دیکھو میں بیٹھ جاتی ہوں آیت کے پاس اب جب تک از لان نہی آجاتا حیا نے ردا کو کہا اور آخری بات پر آیت کی طرف شرارت سے دیکھا تھا...

.... حیا کی شرارت بھری مسکراہٹ دیکھ کر آیت شرما کر سر نیچے جھکا گئی تھی....

.... آج آیت اور از لان کا نکاح ہوا تھا سب بہت خوش تھے سب سے زیادہ بی جان انہوں نے آج اپنے سارے بچوں کی شادی جو کر دی تھی... اب وہ مطمئن تھی سب کو خوش دیکھ کر....

.... اب کسی کو یہاں رہنے کی ضرورت نہی ہے کیونکہ اب میں جو آگیا..

... تبھی از لان بھی اپنے روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا تھا اور اسکی بات سن کر حیا اور ردا دونوں ہی مسکرا دی تھی...

.... ہاں ہاں ہم لوگ تو ویسے بھی جا ہی رہے تھے ہمیں شوق نہی ہے دوپیار کرنے والوں کے بیچ میں آنے کا حیا منہ بناتے ہوئے بولی تھی اسکے منہ بنانے سے ردا کھل کر ہنسی تھی...

... ویسے بھی آپکے شوہر کافی ہیں ہم لوگوں کے بیچ آنے کے لئے آپ نہ ہی ہو تو بہت اچھا ہے میرے لئے... از لان بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا وہ بہ بھی حیا کی طرح ہی منہ بناتے ہوئے بولا....

... از لان کی بات سن کر اب حیا اور ردا دونوں کا قہقہا پورے کمرے میں گونجا تھا...

... تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں پہلے ان لوگوں سے نیپٹ لوں از لان انکی باتوں پر مسکراتی ہوئی آیات کی طرف دیکھ کر بولا تھا....

.... حیا اور ردا اسکی باتوں میں چھپا اسکا درد اچھے سے جانتے تھے جب از لان نے آذان سے اپنے اور آیت کی شادی کے بارے میں بات کی تو آذان نے صاف لفظوں میں اسکو منع کر دیا تھا اسکا کہنا تھا کی وہ پہلے کچھ بن کر دیکھائے تب وہ راضی ہو گا کیونکہ آیت انکی زمداری تھی اور وہ پہلے از لان کو زمداری سمجھانے والا بنانا چاہتا تھا..

... اور بس پھر جب تک از لان اس لایق نہیں بنا آذان کی نہ ہاں میں نہیں بدلی تھی اور آج وہ دن آگیا تھا جب آذان خود راضی ہوا تھا اسکی محنت اور لگن دیکھ کر....

.... اگر آپ لوگوں کا ہنسنا ہو گیا ہو تو پلزمیرا روم خالی کر دیں از لان انکی ہنسی دیکھ کر جلتے ہوئے بولا تھا...

.... اچھا ٹھیک ہے ناراض مت ہو ہم تو جا ہی رہے ہیں اب ہمارا مزید تمہیں پریشان کرنے کا ارادہ نہیں ہے تم خوش رہو ہم تو چلے حیا اور ردا روم کے باہر جاتے ہوئے ہوئے بولی اور مڑ کر از لان کی طرف دیکھا جو انہیں کو دیکھ کر مسکرا رہا تھا.... تو وہ بھی مسکراتی ہوئی روم سے چلی گئی تھی.....

.... تمہیں بہت ہنسی آرہی تھی انکی باتوں پر اب دیکھو کیسے میں تمہاری ہنسی غائب کرتا ہوں از لان روم کا دروازہ لاک کر کے بیڈ پر بیٹھی آیت کی طرف دیکھتے ہوئے بولا اور پھر اسنے بیڈ کی طرف قدم بڑھا دئے تھے....

.... جبکی آیت جو اسکی طرف دیکھ رہی تھی اسکی بات کا مطلب سمجھ کر نظریں جھکا گئی تھی

.....

.....





میری جان آپ یہاں بیٹھی ہو اور میں آپکو پورے گھر میں ڈھونڈھتا پھر رہا ہوں.....

.... آذان اپنی تین سالہ بیٹی نور کے پاس آتے ہوئے بولا جس میں اسکی اور حیا کی جان تھی...

... وہ کافی دیر سے کام میں بیزی تھا اسکو دیکھنے کے لئے جب وہ حدید کے پاس گیا تو وہ اسکو اسکے ساتھ بھی کہیں نظر نہی آئی کیونکہ وہ حدید کے ساتھ ہی کھیلتی رہتی تھی پر اسکے ساتھ نہ دیکھ کر وہ پریشان سانور کو ڈھونڈھ رہا تھا جب وہ لان میں بیٹھی ہوئی نظر آئی تھی.....

.... بابا ماما مجھے پیار نہی کرتی ہے آذان کے جواب میں وہ معصومیت سے بولی تھی...

.... کیوں بیٹا آپکو ایسا کیوں لگتا ہے آپکی ماما آپکو مجھ سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں آذان نے اسکے دونوں گالوں پر پیار کرتے ہوئے کہا اور پھر اسکی طرف دیکھنے لگا وہ بالکل حیا جیسی تھی اسی کی طرح خوبصورت اور معصوم...

... نہی بابا وہ نہی کرتی اتنی دیر ہو گئی ہے وہ اب تک میرے پاس بھی نہی آئی ہے میں انکو کتنا مس کر رہی ہوں نور اسکی بات کو رد کرتے ہوئے بولی تھی...  
www.kitabnagri.com

... آذان نے مسکرا کر اپنی چھوٹی سی بیٹی کو دیکھا جو اتنی بڑی بڑی باتیں کرنے لگی تھی.....

.... جب بھی وہ نور کو دیکھتا تو بس ایک بات اسکے خیال میں آتی تھی کی اس دن اگر حادثہ سہی وقت پر نہ پہونچتا تو آج وہ شاید زندہ نہ ہوتا...

... آج سے پانچ سال پہلے نور کے مجرم کو وہ سزا ملی تھی جو اسکو ملنی چاہئے تھی اس دن حارث وقت پر پولیس کو لیکروہاں پہنچا تھا اور دلاور پولیس کی گولی لگنے سے وہیں ختم ہو گیا تھا جبکی بشر کو حراست میں لے لیا گیا تھا...

.... وہ سب لوگ آیت سے بہت ناراض ہوئے تھے کیونکہ اسکی بے وقوفی کی وجہ سے ان دونوں کی جان خطرے میں تھی اور اسکو ان لوگوں کو سب بتا دینا چاہئے تھا پر آیت نے رورو کر سب سے معافی مانگی تھی اور پھر سب نے اسے معاف کیا تھا کیونکہ وہ کم امر تھی اور اسے اتنی عقل بھی نہی تھی وہ بس اس سے ناراض ہوئے تھے اور پھر یہ ناراضگی بھی کچھ دنوں کی ہی تھی اور اب بھی بی جان کو ان لوگوں نے کچھ خبر نہی ہونے دی تھی.... سب اب بہت خوش تھے اپنی زندگی میں اور اب کسی کو کسی بھی چیز کا کوئی ڈر نہی تھا.... حارث بھی ایک بیٹے کا باپ بن چکا تھا وہ لوگ بہت خوش ہوئے تھے. اور جب آذان کو پتا چلا کی وہ بھی باپ بننے والا ہے تو اسکی خوشی ڈبل ہو گئی تھی...

.. اور اسنے پہلے ہی حیا کو بول دیا تھا کی اگر انکے بیٹی ہوئی تو وہ اسکا نام نور رکھے گا اور بھلا حیا کو کیا اعتراض ہوتا اس بات سے بلکی وہ بھی خوش ہوئی تھی سن کر....  
.. بابا میں آپسے بات کر رہی ہوں اور آپ بھی نہی سن رہے ہے نور نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے آذان کا چہرہ چھو کر کہا....

.... بیٹا میں سوچ رہا ہوں کی میری بیٹی کو انور کرنے کے جرم میں آپکی ماما کو ڈانٹ تو پڑنی ہی چاہئے آذان اپنی سوچوں سے باہر آیا تھا اور نور کی چھوٹی سی ناک دبا کر کہا تھا....

.... وہ بالکل آذان کی طرح ہی تھی اسکو بھی پسند نہیں تھا کی حیا ذرا بھی اسکو اگنور کرے اور آذان کی طرح ہی وہ بھی اسکی ناراضگی برداشت نہی کر سکتی تھی....

.... اور نور بھی جیسے سمجھ گئی تھی کی وہ اب اسکی مماسے کچھ نہیں کہے گا اور اسنے مطمئین ہو کر آذان کے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا تھا...

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

نور کہا ہے..... اسکو آج سونا نہیں ہے کیا.... حیا جیسے ہی روم میں داخل ہوئی تو نور کو اپنی جگہ پر نہ دیکھ کر آذان سے مخاطب ہوئی تھی جو صوفہ پر بیٹھا کوئی بک پڑھ رہا تھا....

..... آپکی معلومات کے لئے بتادوں کی ہماری بیٹی آج آپ سے ناراض ہے اور اس لئے وہ آج بی جان کے پاس سو گئی ہے.... آذان بک سائیڈ پر رکھ کر حیا کے پاس آتے ہوئے بولا اور اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکو خود سے قریب کیا تھا....

... مجھ سے کیوں ناراض ہے اور آپنے اسے وہاں کیوں سونے دیا آپ اچھے سے جانتے ہے کی مجھے اسکے بغیر نیند نہیں آتی ہے... حیا آذان کی طرف دیکھتے ہوئے اداسی سے بولی تھی....

..... آج تم نے سارا دن اسکو اگنور جو کیا ہے اور اس لئے وہ آج تم سے ناراض تھی.... آذان نے حیا کے چہرے پر آئے بالوں کان کی پیچھا کیا.... ماں بننے کے بعد بھی وہ آذان کو اور خوبصورت لگنے لگی تھی.....

آپکو تو پتا ہی ہے کی شادی کی تیاری میں بہت بیزی تھی اس وجہ سے میں اسکو وقت نہیں دے پائی....

... اور اس بات کا احساس مجھے ہے آذان.... حیا نے آذان کو دیکھتے ہوئے کہا جو محبت بھری نظروں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا..

.... دیکھ لو میں اور میری بیٹی تم سے کتنا پیار کرتے ہے کی تمہارا اگنور کرنا ہم دونوں سے ہی برداشت نہیں ہوتا ہے..... آذان نے بہت ہی نرمی سے اسکے ہونٹھوں کو چھوا تھا جس سے حیا شرم سے سرخ ہو گئی تھی.....

.. اتنے سال ہو گئے ہے ہماری شادی کو لیکن تم ابھی بھی میری ذرا سی نزدیکی سے ایسے ہی شرماتی ہو جیسے پہلے شرماتی تھی---

.... آذان اسکے چہرے پر جھک کر اپنے پیار کی موہر لگا رہا تھا....

آذان کیا کر رہے ہے.... حیا نے شرماتے ہوئے خود کو اسکی پکڑ سے آزاد کروانا چاہا تھا لقیں آذان نے اسکی کمر پر اپنی پکڑ اور بھی مضبوط کر دی تھی.....

.... کچھ نہیں میری جان میں تو بس تمہیں یہ بتا رہا ہوں کی میں تم سے کتنا پیار کرتا ہوں..... آذان کی شرارتیں بڑھتی ہی جا رہی تھی.....

... آذان مجھے پتا ہے اپ مجھ سے کتنا پیار کرتے ہے لیکن فلحال مجھے اپنی بیٹی کے پاس جانا ہے.....

.... حیا شرماتی ہوئی اس سے اپنا آپ چھوڑاتی ہوئی بولی تھی.....

.. واسے تم تو نور کے آنے پر ہی مجھے اتنا اگنور کر رہی ہو جب ہمارے تین چار بے بی اور ہو جائے گے تم تو مجھے شاید بھول ہی جاو گی....

... آذان نے پھر سے اسکو اپنی پناہ میں لیتے ہوئے کہا.....

... جبکی اسکی تین چار بے بی کی بات سن کر حیا کی تو ہوا ییہی اڑ گئی تھی.....

.. ہا ہا ہا میری جان گھبرا کیوں رہی ہو میں پھر بھی اپنے لئے تمہارا وقت نکل لیا کروں گا...

.... آذان پھر سے اس کے پر جھکا تھا.... لقیں اس کے کوئی گستاخی کرنے سے پہلے ہی حیا نے مسکراتے ہوئے اسکو خود سے پیچھے کیا تھا....

میں نور کو لے کر آتی ہوں.... حیا شرماتے ہوئے جلدی سے کمرے سے نکلتی چلی گئی تھی جبکی اسکے ایسا کرنے سے آذان ایک بار پھر سے کھل کر مسکورا دیا تھا اور اسکے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا تھا..... جو اسکی زندگی اسکی خوشی سب کچھ تھی....

.... وہ بہت خوش تھا اسنے سب کچھ حاصل کر لیا تھا اپنی زندگی میں اسکی بہن کے مجرم کو بھی سزا مل گئی تھی اب وہ مطمئن تھا کیونکہ انکی زندگی میں اب بس پیار تھا اور خوشیاں تھی....



السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو  
آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو



# Sitamgar Hi Humsafar Tha novel by Iqra Sheikh

---

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

[Fb/Page/Social Media Writers .Official](#)

[Fb/Pg/Kitab Nagri](#)

[samiyach02@gmail.com](mailto:samiyach02@gmail.com)

